645

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،21۔دسمبر2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹ ایوان کی میز پر رکھنا

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2010

ایک وزیر محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2010ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) آرڈیننس کاایوان کی میز پر رکھنا

آرڈیننس(ترمیم)پنجاب بنک2011(2بابت2011)

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)پنجاب بنک2011ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودہ قانون کاایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر54بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب2011ایوان میں پیش کریں گے۔

(ڈی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 21 بابت 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ 2011 پر (ضمن 6 سے) ضمن وار غور وخوض کا دوبارہ آغاز

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ 2011 منظور کیا جائے۔

646

2۔ مسودہ قانون (تنسیخ) آرڈیننس (گوجرانوالہ) ٹریفک کنٹرول و بس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011

(مسودہ قانون نمبر 35 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) آرڈیننس (گوجرانوالہ) ٹریفک کنٹرول وبس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) آرڈیننس (گوجرانوالہ) ٹریفک کنٹرول وبس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) آرڈیننس (گوجرانوالہ) ٹریفک کنٹرول وبس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (تنسیخ) آرڈیننس (لاہور) ٹریفک کنٹرول وبس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011

(مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) آرڈیننس (لاہور) ٹریفک کنٹرول وبس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) آرڈیننس (لاہور) ٹریفک کنٹرول وبس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) آرڈیننس (لاہور) ٹریفک کنٹرول وبس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011 منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2011)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ 2011 منظور کیا جائے۔

647

5۔ **مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت 2011 (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 2011)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت 2011 کے تسلسل کے لئے
قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت 2011 منظور کیا جائے۔

6۔ **مسودہ قانون (ترمیم) کارکنان روڈ ٹرانسپورٹ 2011 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2011)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کارکنان روڈٹرانسپورٹ 2011کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کارکنان روڈ ٹرانسپورٹ 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کارکنان روڈ ٹرانسپورٹ 2011 منظور کیاجائے۔

7۔ مسودہ قانون(ترمیم)کارخانہ جات 2011(مسودہ قانون نمبر30 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کارخانہ جات 2011کے تسلسل کے لئے

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کارخانہ جات 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کارخانہ جات 2011 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون(ترمیم)کم از کم اجرت 2011(مسودہ قانون نمبر31 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کم از کم اجرت 2011کے تسلسل کے لئے

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کم از کم اجرت 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کم ازکم اجرت2011منظور کیا جائے۔

648

9۔ مسودہ قانون(ترمیم)(طبی امداد)زخمی اشخاص،2011(مسودہ قانون نمبر12بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(طبی امداد)زخمی اشخاص،2011کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(طبی امداد)زخمی اشخاص،2011،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(طبی امداد)زخمی اشخاص،2011منظور کیا جائے۔

10۔ مسودہ قانون(ترمیم)مختار نامہ2011(مسودہ قانون نمبر14بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مختار نامہ،2011کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مختار نامہ،2011،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مختار نامہ،2011منظور کیا جائے۔

11۔ مسودہ قانون(ترمیم)دادرسی مختص2011(مسودہ قانون نمبر16بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دادرسی مختص 2011کے تسلسل کے لئے

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)داد رسی مختص2011،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)داد رسی مختص 2011منظور کیا جائے۔

12۔ مسودہ قانون(ترمیم)متولیان سرکار2011(مسودہ قانون نمبر17بابت2011)

ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)متولیان سرکار2011کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)متولیان سرکار2011،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)متولیان سرکار2011منظور کیا جائے۔

649

13۔ مسودہ قانون(ترمیم)ازالہ حیثیت عرفی 2011(مسودہ قانون نمبر18بابت2011)

ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)ازالہ حیثیت عرفی 2011کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ازالہ حیثیت عرفی 2011،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)ازالہ حیثیت عرفی 2011منظور کیا جائے۔

14۔ مسودہ قانون(ترمیم)(رجسٹریشن و کنٹرول)سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011
(مسودہ قانون نمبر27بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سماجی بہبود، ترقی نسواں اور بیت المال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 منظور کیا جائے۔

15۔ مسودہ قانون (ترمیم)(تنخواہیں، الاؤنسز و استحقاقات) وزراء پنجاب 2010

(مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنخواہیں، الاؤنسز و استحقاقات) وزراء پنجاب 2010 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنخواہیں، الاؤنسز و استحقاقات) وزراء پنجاب 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنخواہیں، الاؤنسز و استحقاقات) وزراء پنجاب 2010 منظور کیا جائے۔

650

16۔ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریداران پنجاب 2011

(مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریداران پنجاب 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین ومقرریداران پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین ومقرریداران پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

17۔ مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز، پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون وپارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

18۔ مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی ومذہبی اوقاف 2011 (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی ومذہبی اوقاف 2011 کے تسلسل کے لئے
قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی ومذہبی اوقاف 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی ومذہبی اوقاف 2011 منظور کیا جائے۔

19۔ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

651

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ثقافت وامور نوجواناں نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ 2011 منظور کیا جائے۔

20۔ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد 2011(مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سماجی بہبود، ترقی نسواں اور بیت المال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد 2011 منظور کیا جائے۔

21۔ مسودہ قانون(ترمیم)پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

653

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیئسواں اجلاس

بدھ، 21۔ دسمبر 2011

(یوم الاربعاء، 25۔ محرم الحرام 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 27 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝
يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ
فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا
بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا
كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ۝

سورۃ الانفِطار 1 تا 19

جب آسمان پھٹ جائے گا (1) اور جب تارے جھڑ پڑیں گے (2) اور جب دریا بہہ (کر ایک دوسرے سے مل) جائیں گے (3) اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی (4) تب ہر شخص معلوم کر لے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا (5) اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا؟ (6) (وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضا کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا (7) اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا (8) مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو (9) حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں (10) عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے (11) جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں (12) بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے

(15)اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16)اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17)پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے(18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا (19)
وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمھارےﷺ نہیں ہوتے
ہم جیسے نکموں کو گلے کون لگاتا
سرکارﷺ اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے
ملتی نہ اگر بھیک حضورﷺ آپﷺ کے در سے
اِس ٹھاٹ سے منگتوں کے گزارے نہیں ہوتے
خالد یہ تصدق ہے فقط نعت کا ورنہ
محشر میں ترے وارے نیارے نہیں ہوتے

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں اور میری ایک بات سن لیں کہ مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ جب میں بول رہا ہوتا ہوں تو فوری طور پر آپ میں سے کئی حضرات کھڑے ہو جاتے ہیں this is not good دوسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے ایجنڈا پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ دونوں اطراف کے تمام حضرات کو میں ایک چیز کہنا چاہتا ہوں کہ اس ایجنڈے پر 35 سوالات ہوتے ہیں اور ہر سوال دہندہ کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا سوال آ جائے لیکن ہم پوائنٹ آف آرڈرز پر اتنا ٹائم ضائع کرتے ہیں کہ ایجنڈے کے کچھ سوالات ہی کر پاتے ہیں کہ ٹائم ختم ہو جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ during Questions Hour there should be no point of order آپ سب کو اس کا پابند ہونا پڑے گا۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر محکمہ صحت سے متعلق ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ جب سوال آئے گا تو اس حوالہ سے اپنا ضمنی سوال کر لیں۔ مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ہاؤس میں کوئی منسٹر ہے نہ پارلیمانی سیکرٹری ہے تو کون جواب دے گا؟

جناب سپیکر: آپ مجھ سے سوال کریں اتنی دیر میں وہ آ جائیں گے پھر ان سے جواب لے لیں گے۔ متعلقہ محکمہ کے پارلیمانی سیکرٹری کہاں ہیں؟ اگر وہ میری آواز سن رہے ہیں تو فوری طور پر ہاؤس میں تشریف لائیں۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا آپ کوئی ایکشن لے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: ان کو ذرا آنے دیں پھر ان کا کچھ کرتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کیاآپ کے پاس اختیارات ہیں؟

جناب سپیکر: اختیارات استعمال کر لیں گے، آپ دیکھیں ذرا۔

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت ایوان میں تشریف لائے)

پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انتہائی افسوس کی بات ہے، آپ نے آج ہمیں embarrass کیا ہے۔ This is not good to you. Be careful in future.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: پہلا سوال ڈاکٹر سامیہ امجد کا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! On her behalf (معزز ممبر خاتون نے ڈاکٹر سامیہ امجد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال کا نمبر پکاریں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 1170 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اشیائے خورد و نوش میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مسئلہ

*1170: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور اور لاہور میں بالخصوص اور دیگر شہروں میں بالعموم شہریوں کو بدعنوان قصابوں کے مذموم دھندے کے باعث مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے جس سے عوام میں انتہائی مہلک امراض پیدا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آج سے تقریباً 30 سال قبل بنائے گئے Pure Food Ordinance میں کوئی مؤثر mechanism موجود نہیں جس کے تحت اشیائے خورد و نوش میں ملاوٹ کو روکا جا سکے اور مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے پر کوئی سزا مقرر ہو، کیا حکومت مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے والوں کے لئے سزائے موت تجویز کرنے کو تیار ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جرم کی سنگینی کے پیش نظر ذمہ دار افراد کو کڑی سزا دینے کے لئے قانون ہذا میں جلد از جلد ترمیم کرنے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اشیائے خورد و نوش میں ملاوٹ کو چیک کرنے والے سرکاری اہلکاروں کو بھی فرائض سے غفلت کی بناء پر قصوروار ٹھہراکران کے لئے سزا تجویز کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) یہ درست ہے کہ مردہ اور بیمار جانوروں کے کھانے سے انسانوں میں مختلف انواع کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔

تاہم مذبح خانوں کی جانچ پڑتال محکمہ لائیو سٹاک کے ذمہ ہے۔

(ب) Pure Food Ordinance,1960 میں لاگو کیا گیا۔ جس کے تحت Pure Food Rules,1965 متعارف کروائے گئے جن کے تحت اشیائے خورد و نوش میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف سزائیں مقرر ہیں تاہم یہ قوانین صرف Prepared Food Items میں ملاوٹ کرنے والوں کے بارے میں ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب، محکمہ صحت نے حال ہی میں Pure Food Rules,1965 میں ضروری ترامیم لاکر "Punjab Pure Food Rules,2007" متعارف کروائے ہیں اور پنجاب بھر میں یہ قوانین نافذالعمل ہیں۔

(د) اگر کوئی سرکاری اہلکار اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے خلاف جرم ثابت ہونے پر سزا کا باقاعدہ نظام و طریق کار قانون میں موجود ہے اور ان کے خلاف PEEDA ایکٹ کے تحت قانونی، محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! اس میں بہت ہی گھناؤنے جرم کا سوال کیا گیا ہے اور مردہ جانوروں کا گوشت کے فروخت کی بات کی گئی ہے۔ اس کے جواب میں Punjab Pure Food Rules,2007 کی بات کی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی زیادہ سے زیادہ سزا کتنی ہے اور اب تک کتنے لوگوں کو یہ سزا دی جا چکی ہے، اسی کے ساتھ

بہت اہم بات ہے کہ گوشت کو پانی لگا کر فروخت کیا جاتا ہے اور یہ بہت عام سی بات ہے۔ کیا اس کی بھی کوئی علیحدہ سے سزا ہے، اگر ہے تو اب تک یہ سزا کتنے لوگوں کو دی جا چکی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): اس کے جز (الف) کے جواب میں ہے کہ اس ضمن میں Punjab Pure Food Rules, 2011 کے سیکشن 12.8 کے سب سیکشن (01)12.8 اور (03)12.8 کے تحت خالص گوشت جو کہ حلال جانور کا ہو فروخت کرنے اور اس کو مختلف اقسام میں رکھنے یا فروخت کرنے کی اجازت ہے۔ مردہ جانور یا بیمار جانور کا گوشت فروخت کرنا ممنوع ہے۔ مذبح خانوں سے فروخت ہونے والا گوشت محکمہ لائیو سٹاک کا عملہ چیک کرتا ہے، ویٹرنری آفیسر اس پر مہر لگاتا ہے۔ اگر گوشت اور اس سے تیار شدہ اشیاء رولز میں دی گئی Standard Specifications کے مطابق نہ ہوں تو قانون کے مطابق افراد، کمپنیوں، ہوٹلوں یا فاسٹ فوڈ کا کاروبار کرنے والوں کو جرمانے اور سزائیں ہو سکتی ہیں۔ اس میں جرمانہ -/200 روپے اور تین ماہ تک قید ہے۔ ای ڈی او (ہیلتھ) اور محکمہ خوراک اس کو monitor کرتا ہے۔ مذبح خانوں کو چار محکمے لائیو سٹاک، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، ڈی سی او اور ویٹرنری آفیسر look after کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کسی کو سزا دی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس کے ساتھ detail لگائی ہوئی ہے۔ پنجاب کے cases اور penalties کی لسٹ لف ہے اگر آپ کہیں تو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ یہ 1960 کا قانون تھا جس میں دوبارہ 2007 اور 2011 میں rules بنائے گئے جس کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ چار متعلقہ محکمے ہیں جو خراب گوشت بیچنے پر کارروائی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بس، ٹھیک ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ Pure Food Rules 1965 متعارف کروائے گئے جن کے تحت اشیائے خورد و نوش میں ملاوٹ کرنے والوں کے

خلاف سزائیں مقرر ہیں۔ تاہم یہ قوانین صرف prepared food items میں ملاوٹ کرنے کے بارے میں ہیں۔ گوشت کی فروخت تو prepared میں نہیں آتی اس کا مطلب ہے کہ گوشت کی فروخت کے لئے کوئی سزائیں نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس میں دو طرح کا گوشت ہے ایک حلال گوشت جس کو ذبح کرتے ہیں دوسرا وہ گوشت جو tend ہے۔ حلال گوشت میں پانچ categories ہیں۔ جس میں چھوٹا گوشت، بڑا گوشت وغیرہ ہیں اور ان کا Pure Food Rules کے سیکشن میں ذکر ہے۔ اگر وہ غیر معیاری ہو اور فروخت کے قابل نہ ہو تو اس پر کارروائی ہوتی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا غیر حلال گوشت بھی ہمارے صوبے میں فروخت ہوتا ہے، انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ ایک حلال گوشت ہے اور دوسرا tend گوشت ہے۔ کیا یہ حلال نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! Fresh گوشت وہ ہے جو ہمارے سلاٹر ہاؤس میں ذبح ہوتا ہے اور مارکیٹ میں فروخت ہوتا ہے اور دوسرا tend گوشت ہے جو ہم import کرتے ہیں۔ اس کے لئے بھی حلال ہونا شرط ہے یہ گوشت آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور دیگر ممالک سے آتا ہے۔ اس پر حلال certified ہوتا ہے پھر یہاں فروخت ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد نوید انجم کا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! On his behalf (معزز خاتون ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال کا نمبر پکاریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2278 ہے۔

پنجاب ہیلتھ سیکٹر زریفارمز پروگرام کے فنڈز اور اخراجات کی تفصیل

*2278: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کب شروع کیا گیا؟

(ب) اس پروگرام کے تحت سال07-2006، 08-2007 اور 09-2008 میں کتنی رقم سالانہ مختص کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنے بی ایچ یو، آر ایچ سی اور ہسپتالوں کی عمارات تعمیر کی گئیں اوران پر کتنی رقم سالانہ خرچ ہوئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سے طبی آلات خرید کئے گئے؟

(ہ) کتنی رقم اس پروگرام کے انچارج کی تنخواہ، ٹی اے / ڈی اے اور گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) 05-2004 میں ضلعی حکومتوں کو پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز کے تحت فنڈز بھیج دیئے گئے تھے۔اس پروگرام کے تحت پروگرام مینجمنٹ یونٹ اپریل2006 میں شروع کیا گیا۔

(ب) 2006 سے2009 تک مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال05-2004 میںBHUsاور RHCsکی مرمت اور تزئین پر700 ملین روپے مختص کئے گئے۔

سال06-2005 میں BHUsاور RHCsکی مرمت اور تزئین پر500 ملین روپے مختص کئے گئے۔

سال07-2006 میںBHUsاورRHCsکی مرمت اور تزئین پر900ملین روپے، PHSRPالاؤنس کے لئے1056 ملین روپے جبکہ نئی سیٹوں کے اجراء کے لئے تنخواہ کی مد میں1331 ملین روپے مختص کئے گئے۔

سال08-2007 میں BHUsاور RHCsکی مرمت اور تزئین پر2000 ملین روپے جبکہ طبی آلات کی مرمت اور خریداری کے لئے100.8 ملین روپے مختص کئے گئے۔PHSRP الاؤنس اور نئی سیٹوں کے اجراء کے لئے تنخواہیں ضلعی حکومتیں دے رہی ہیں۔

سال09-2008 میں BHUsاور RHCsکی مرمت تزئین پر 154 ملین روپے جبکہ طبی آلات کی مرمت اور خریداری کے لئے500ملین روپے مختص کئے گئےPHSRPالاؤنس اور نئی سیٹوں کے اجراء کے لئے تنخواہیں ضلعی حکومتیں دے رہی ہیں۔

800 ملین کالجز کے لئے NLC کو منتقل کئے گئے ہیں۔ منظوری ہو چکی ہے جبکہ فنڈز ابھی تک جاری نہیں ہوئے۔

(ج) کوئی نئی عمارت تعمیر نہیں کی گئی ہے۔31۔دسمبر 2008 تک بنیادی مراکز صحت کی مرمت و تزئین کا کام، 293 دیہی مراکز صحت اور 781 بنیادی مراکز صحت پر جاری ہے جس میں سے 312 بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت پر کام مکمل ہو چکا ہے اور اب تک 2815 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(د) ابھی تک کوئی طبی آلات نہیں خریدے گئے تاہم 100.08 ملین روپے طبی آلات کی مرمت کے لئے تمام اضلاع کو دیئے گئے نیز 09۔2008 میں نئے طبی آلات کی خریداری کے لئے 500 ملین روپے کی منظوری ہو چکی ہے۔ محکمہ خزانہ عنقریب فنڈز جاری کر دے گا۔

(ہ) اپریل 2006 تا دسمبر 2008 اب تک تمام پروگرام انچارجز کی تنخواہ -/3,312,182 روپے ہے اور پروگرام انچارج کے زیر استعمال ایک گاڑی ہے جس کی قیمت خرید۔ -/9,79,000 روپے تھی اور جس کا اب تک پٹرول کا خرچ۔ -/3,00,376 روپے اور گاڑی کی مرمت کا خرچ۔ -/84,770 روپے ہے۔ TA/DA کی مد میں۔ -/17,780 روپے خرچ ہوئے۔
دسمبر 2008 تک موجودہ پروگرام انچارج کی تنخواہ۔ -/5,16,490 روپے ادا کی گئی۔ پٹرول کا خرچ۔ -/77,537 روپے اور گاڑی کی مرمت کا خرچ -/6280 روپے جبکہ TA/DA کی مد میں۔ -/625 روپے خرچ ہوئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کا جز (ج) اور (د) پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ پڑھائیں گے تو آپ کا ہی نقصان ہو گا کیونکہ کافی سوالات ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس میں پڑھنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس میں یہ ہے کہ اس پروگرام کے تحت سال 07-2006, 08-2007 اور 09-2008 میں کتنی رقم سالانہ مختص کی گئی، جز (ج) میں

ہے کہ ان سالوں کے دوران کتنے بی ایچ یو، آر ایچ سی اور ہسپتالوں کی عمارات تعمیر کی گئیں اور ان پر کتنی رقم سالانہ خرچ ہوئی اور جز (د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سے طبی آلات خرید کئے گئے؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ابھی تک آلات خریدے گئے ہیں یا نہیں، دوسرا اس رقم کو مختص کئے ہوئے دو سال گزر گئے ہیں اگر طبی آلات نہیں خریدے گئے تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اس پروگرام کے انچارج یہ بتائیں کہ 33 لاکھ تنخواہ، گاڑیوں کی سہولتوں اور ٹی اے / ڈی اے کے لئے خرچ بھی دیا جارہا ہے تو کیا حکومت کے پاس اتنا پیسا ہے کہ اس پروگرام پر خرچ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! پنجاب پبلک ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام میں ہمارے donors امداد دیتے ہیں۔ اس میں چار سال کی رقم درج کی گئی ہے یہ ایک سال کی نہیں ہے۔ اس میں چار سال کی ٹرانسپورٹ، پٹرول اور تنخواہیں بیان کی گئی ہیں ان کے بغیر ان کو operational کرنا ممکن نہیں ہے۔ جو انہوں نے equipment کی بات کی ہے وہ فنڈز ہمیں phases میں release ہوتے ہیں، phases میں خریدتے ہیں اور phases میں سپلائی کرتے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: 2010-11 کے فنڈز release ہو گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اگر مجھے 2010-11 کی لسٹ کے بارے میں کہیں گے تو میں منگوا لیتا ہوں اور وہ پیش کر دیتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہمیں phases میں فنڈز release ہوتے ہیں اس کے مطابق ہی ہم equipment خریدتے ہیں اور وہاں پہنچا دیتے ہیں۔ اگر محترمہ کہیں گی تو اس کی details provide کر دیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! تین سالوں میں ٹی اے / ڈی اے کی مد میں -/17780 روپے خرچ ہوئے ہیں تو یہ بتائیں کہ آفیسر کا DA کتنا ہے اگر تین سالوں میں ان کو -/17780 روپے ملا تو اس کا مطلب ہے کہ ایک سال کا تقریباً 5 ہزار روپے ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ٹی اے پانچ سو یا سات سو روپے تو ہوگا۔ کیا انہوں نے travel صرف دس دن کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! جو مختلف پروگرام ہیں ان میں سب کے اپنے اپنے قوانین ہیں، اپنے اپنے TA,DA کے اصول بنتے ہیں اور ان کی اپنی تنخواہیں ہوتی ہیں۔ کسی پروگرام میں ڈاکٹر کی تنخواہ 50 ہزار روپے ہے اور کسی پروگرام میں ایک لاکھ روپے ہے۔ اسی طرح ٹی اے / ڈی اے بھی اس پروگرام کے مطابق دیا جاتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: مجھے یہ عدد 17780 بہت کم لگ رہا ہے۔ اگر انہوں نے تین سالوں میں traveling کی ہے تو یہ بہت کم ہے اور اگر انہوں نے traveling نہیں کی تو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد نوید انجم کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2509 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ڈی جی نرسنگ کی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2509: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کا عہدہ کب سے خالی ہے؟

(ب) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟

(ج) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کے عہدے کو کونسی اتھارٹی پر کرتی ہے؟

(د) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کے لئے کتنی تعلیم و تجربہ ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کی پوسٹ خالی نہ ہے بلکہ مسز منور سلطانہ بطور ڈائریکٹر جنرل نرسنگ تعینات ہے اور اپنے فرائض ادا کر رہی ہے۔

(ب) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کی صرف ایک ہی پوسٹ ہے۔

(ج) ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کی پوسٹنگ اتھارٹی جناب وزیر اعلیٰ پنجاب ہے۔

(د) ڈی جی نرسنگ کی اسامی گریڈ 20 کی ہے اور موجودہ ڈی۔ جی نرسنگ گریڈ 20 میں ہے۔ تعلیمی قابلیت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رجسٹرڈ نرس + ڈپلومہ ان وارڈ اینڈ ٹیچنگ ایڈ منسٹریشن + بی ایس سی

تجربہ: ڈی جی نرسنگ کی پوسٹ کے لئے گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے گریڈ میں کم از کم سترہ سال تجربہ کی حامل (ڈپٹی ڈائریکٹر نرسنگ، ڈپٹی چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ، پرنسپل نرسنگ سکول) کو پروموشن دے کر ڈی۔جی۔نرسنگ تعینات کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کی post اگر اب خالی نہیں ہے تو منور سلطانہ صاحبہ کو کب تعینات کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میری بہن جس محترمہ منور سلطانہ صاحبہ کا ذکر کر رہی ہیں تو ان کو ابھی اڑھائی مہینے پہلے وہاں پر تعینات کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نرسنگ کے لئے گریڈ 19 کی جو پانچ اسامیاں تھیں وہ ساری fill کر دی گئیں ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ گزشتہ دنوں نرسوں نے کچھ مطالبات کئے تھے جس کے نتیجے میں جو گریڈ 20 کی پانچ اسامیاں تھیں وہ fill کر دی گئیں تھیں جس میں ڈی جی نرسنگ بھی شامل ہے، وہ most senior بھی ہیں اور اس بورڈ میں نمبر 1 پر تھی۔ اس کے علاوہ گریڈ 19، گریڈ 18 اور گریڈ 17 کے fortnightly Boards ہو رہے ہیں جس میں ہر پندرہ دن کے بعد مختلف گریڈ سے اگلے گریڈ میں نرسوں کو ترقیاں دی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسامی کب سے خالی تھی جبکہ میں نے اپنے سوال میں ہی یہ پوچھا تھا کہ یہ اسامی کب سے خالی ہے کیونکہ اگر انہوں نے اسے اڑھائی ماہ پہلے تعینات کیا ہے تو یہ اسامی کتنا عرصہ خالی رہی ہے؟

جناب سپیکر: اب آپ اس سے کیا اخذ کریں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ اسامی تقریباً اڑھائی مہینے سے خالی رہی ہے۔ یہاں پر اس سے پہلے نرگس بٹ صاحبہ کام کر رہی تھی ان کی ریٹائرڈ منٹ کے بعد یہ سیٹ اڑھائی مہینے خالی رہی ہے اس کا چارج کسی اور نرس کے پاس تھا۔۔

جناب سپیکر: چلیں! اس کا جواب آگیا ہے جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر2512 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کی تفصیلات

*2512: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کے لئے حکومت کی طرف سے کتنی گرانٹ منظور ہوئی؟

(ب) پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کب شروع کی گئی نیز اس کی تکمیل کی حتمی تاریخ کیا تھی؟

(ج) پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(د) سال2007 تک پیر محل سول ہسپتال کا کتنا کام مکمل ہوا اور کتنا ابھی باقی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ نے پیر محل ہسپتال کی تعمیر کو غیر تسلی بخش قرار دیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کے لئے13.097 ملین روپے کی رقم منظور ہوئی ہے۔

(ب) اس کی تعمیر06۔1۔19 کو شروع ہوئی اور مکمل ہونے کی حتمی تاریخ07۔4۔15 تھی۔

(ج) پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کا ٹھیکہ گورنمنٹ کنٹریکٹر محمد مشتاق باجوہ کو دیا گیا ہے۔

(د) سول ہسپتال پیر محل کا تمام کام مکمل ہو گیا ہے اور یہ ہسپتال محکمہ ہیلتھ کے حوالے/ہینڈاوور کر دیا گیا ہے۔

(ہ) انتظامیہ کی طرف سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اور محکمہ صحت نے تسلی بخش قرار دے کر اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کب شروع کی گئی، جز(ج) میں پوچھا تھا کہ اس تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا تھا اور جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ سال2007 تک پیر محل سول ہسپتال کا کتنا کام مکمل ہوا اور کتنا ابھی باقی ہے جبکہ

سوال کے جواب میں کمپنی کا نام نہیں دیا گیا، جز(د) کے جواب میں بتادیا گیا ہے کہ تمام کام مکمل ہو گیا ہے اور محکمہ صحت کے حوالے کر دیا گیا جبکہ میرا سوال یہ تھا کہ 2007 تک کتنا کام مکمل ہوا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! 2007 تک اس ہسپتال کا 74 فیصد کام مکمل ہوا تھا جبکہ 2009 تک تمام کام مکمل ہو گیا تھا، پیر محل ہسپتال کام کر رہا ہے اور جس کنٹریکٹر کو یہ ٹھیکہ دیا گیا تھا اس کا نام محمد مشتاق باجوہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی، جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! انشاء اللہ اس میں سے کچھ نہ کچھ تو نکلے گا، جز(ب) میں کہا گیا تھا کہ حتمی تاریخ 15-04-2007 ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ہسپتال 2009 میں مکمل ہوا تو اس پر جو escalation کی رقم بنی وہ کتنی ادا کی گئی اور اس کی delay کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہمیں دے دیں ہم انہیں اس کی تفصیل لکھ کر دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ میرا بڑا simple question ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ صاحب ننگے پاؤں ایوان میں آئے ہیں ان سے وجہ پوچھی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ظلم آپ نے ان پر کیا ہے، آپ نے اس وقت کورم بھی توڑا، آپ نے اس وقت walkout بھی کیا تو بعد میں آپ آئے بھی نہیں تو میں کیا کروں۔ میرا کیا قصور ہے؟ ہم نے تو اس دن بُلوالیا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: آپ نے بدھ کا ٹائم دیا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نہیں تھے، بدھ کا ٹائم گورنمنٹ کا تھا اس لئے میں نے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے اسے غیر اعلانیہ طور پر Monday کو کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، ہم نے Monday کا ٹائم رکھ لیا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے information دینی تھی۔

جناب سپیکر: اگر آپ آتے تو آپ کو information ضرور ہوتی، میرے خیال میں آپ کہیں آکر بیٹھے رہے ہیں اور اندر نہیں آئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کس دن؟

جناب سپیکر: مجھے کسی نے بتایا تھا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ایک منٹ کے لئے مائیک دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ کے لئے مائیک مانگ رہے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ یہ آپ کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں اور آپ اس فیصلے کی خود تردید کرتے ہیں مجھے اس پر افسوس ہے۔ دیکھیں! اگر وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر کرنے ہیں تو پھر آپ کے فیصلے کے مطابق اس کو بند کر دیا جائے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! چلیں وقفہ سوالات کے بعد دیں۔

جناب سپیکر: چلیں! بڑی مہربانی، جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب دیں کہ 2007 سے 2009 تک کتنی رقم دی گئی اور اس کا کون ذمہ دار تھا؟

جناب سپیکر: جی، اگر زیادہ رقم دی گئی ہے تو اس کی ذمہ داری پوچھ رہی ہیں کہ کس پر ہوگی اور اگر زیادہ دی ہے تو کیوں دی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے ہم نے note کر لیا ہے اس کا جواب دے دیں گے اور اس کا جواب معلوم کرتے ہیں کہ کتنی رقم بڑھی، کیوں بڑھی اور delay کیوں ہوا۔

جناب سپیکر: یہ note کر لیں کہ آپ کو اس کا جواب دینا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ note کر لیا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ کب جواب دیں گے؟

جناب سپیکر: جی! آپ کل اس کا جواب لے آئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! آج ہی ایک گھنٹے میں جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: آج نہیں، آپ اس کا کل جواب لے کر آئیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ عارفہ خالد پرویز صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2519 ہے اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کھانے پینے کی اشیاء میں رنگوں کے استعمال کی تفصیلات

*2519: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا جن کھانے پینے کی اشیاء میں رنگوں کا استعمال کیا جاتا ہے ان کو چیک کرنے کا حکومت پنجاب کو اختیار ہے، اگر ہاں تو طریق کار کے متعلق وضاحت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) جن رنگوں کا استعمال کھانے پینے کی اشیاء میں کیا جاتا ہے وہ کیسے ہونے چاہئیں اور جو مضر صحت ہیں، ان کے بارے میں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے سیکشن 15 کے تحت لوکل اتھارٹی عوام تک ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک کی فراہمی کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے تمام قواعد و ضوابط پیور فوڈ آرڈیننس 1960 میں موجود ہیں۔ اس آرڈیننس کے مطابق ای ڈی او (ہیلتھ) بطور لوکل اتھارٹی فوڈ لائسنس کے اجراء کا مجاز ہے لائسنس کے بغیر کوئی کاروبار یا فوڈ فروخت نہ ہو سکتی ہے۔

(ب) مزید برآں محکمہ صحت کے ضلعی اور تحصیل سطح پر ای ڈی او (ہیلتھ) اور ڈی او (ہیلتھ) اپنے علاقے میں مکمل طور پر باقاعدگی سے اپنے فوڈ سکواڈ کے ساتھ چیکنگ کرتے ہیں۔ edible colors کے استعمال کا باقاعدہ قانون ہے جس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے جس کی تفصیل و تشریح پیور فوڈ رولز 2007 میں کر دی گئی ہے۔ اگر خوراک میں recommended colors نہ پائے جائیں تو قانون کے مطابق لوکل اتھارٹی کیس متعلقہ عدالتوں میں بھجوا دیتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میرے سوال کے answers according to question تو ٹھیک ہیں مگر اس میں میری آپ سے request ہے کہ ہمارے بہت سارے بچے چونکہ رنگ برنگی چیزیں لے کر کھاتے ہیں اور سکولوں کے باہر مختلف edible colors کے چھوٹے چھوٹے پیکٹ میں ایسی چیزیں ملتی ہیں جن کا data collect کرنا humanly possible نہیں ہے تو میری آپ سے ایک درخواست ہے کہ آپ اس پر ایک چھوٹی سی کمیٹی بنادیں یہ نیک کام ہوگا جو ان کو check up کرلے اور اس کے ذریعے ہم یہ دیکھیں کہ کون سے colors edible نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، already Health Committee موجود ہے۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! ہیلتھ کمیٹی تو موجود ہے مہربانی کر کے اسے ہیلتھ کمیٹی کو refer کردیں۔

جناب سپیکر: جی، اس معاملے کو ہیلتھ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! محکمہ صحت نے ابھی تک کتنے لوگوں کے خلاف ایسی کارروائی کی ہے جو چیزوں میں ملاوٹ کرتے ہیں اور رنگ ڈالتے ہیں اور ان کے خلاف کتنے کیسز درج ہوئے ہیں جبکہ جواب میں لکھا گیا ہے کہ عدالتوں کو ہم نے بھیج دیئے ہیں اس کی تفصیل پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الہی): جناب سپیکر! محکمہ فوڈ اور محکمہ صحت دونوں مل کر یہ کام کرتے ہیں ان کی تفصیل ہمارے پاس موجود نہیں ہوتی لیکن اگر آپ آج کی تاریخ میں بتائیں گی تو ہم کل exact number of cases یعنی کتنے کیسز ٹرائل میں ہیں، کتنے کو سزا اور کتنے کو جرمانہ ہوا ہے کل پیش کردیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اگر ہر چیز کل پیش ہو گی تو آج محکمہ صحت کے سوالات کیوں رکھے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اگر محترمہ سوال پہلے بتاتیں تو ہم جواب لے آتے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اگر آج کا کام کل پر چھوڑا جائے تو پھر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کا جواب۔۔۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں جب انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے کیسز عدالتوں میں بھیج دیئے تو کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ اگر محکمہ فوڈ اور محکمہ صحت بھی کام کر رہے ہیں۔ کل آپ نے ایک ایسی قرارداد پاس کی ہے کہ جس کے مطابق پٹرول میں ملاوٹ ہوتی ہے تو وہ بھی آپ کے لوگوں نے چیک کرنی تھی اور اتنی غلط Resolution کو carry کروایا گیا ہے کیونکہ وہ بھی آپ کا سٹاف چیک کرتا ہے اور یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ کل پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، کچھ تو بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! پٹرول کا تو میرے ساتھ تعلق نہیں ہے لیکن جو پہلے انہوں نے سوال کیا ہے تو گزارش یہ ہے کہ figures ہر روز change ہوتی ہیں یعنی کل کیسز 2 ہزار تھے تو آج 2001 ہو جاتے ہیں اس لئے ہم کل update پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟ موجود نہیں ہیں۔ جی، یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترم چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

چودھری ندیم خادم: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری ندیم خادم: جناب سپیکر! سوال نمبر 3409 ہے اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کے کام کرنے کی تفصیلات

*3409: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں صرف ایک ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری لاہور میں کام کر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ایک اور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان میں قائم کرنے کی منظوری 1998 میں دی تھی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ملتان کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری نے کام شروع کر دیا ہے، اگر ہاں تو کب اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت دو ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کام کر رہی ہیں۔

(i) ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری لاہور۔

(ii) ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان۔

پنجاب کے تمام اضلاع سے ادویات کے نمونہ جات تجزیہ کے لئے درج بالا لیبارٹریوں کو بھجوائے جاتے ہیں۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ حکومت نے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان کے قیام کی منظوری 1998 میں دی تھی۔

(ج) ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان نے مورخہ 09۔01۔01 سے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے اور یہ لیبارٹری ملتان، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور ڈویژن کے اضلاع سے موصول ہونے والی ادویات کے سیمپلز کا تجزیہ کر رہی ہے۔ یکم جنوری 2009 سے 16۔جولائی 2009 تک 7084 نمونہ جات ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان میں موصول ہوئے۔ 6706 نمونہ جات ٹیسٹ کئے گئے جن میں سے 9 جعلی اور 176 غیر معیاری پائے گئے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

چودھری ندیم خادم: جناب سپیکر! میرا ایک ہی ضمنی سوال ہے اور میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہاں پر بلڈ ٹیسٹ لیبارٹری کے بارے میں کہا گیا ہے کہ صرف

دو بلڈ ٹیسٹ لیبارٹریز ہیں ایک لاہور اور ایک ملتان میں ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ Division level پر کوئی اور لیبارٹری بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں ؟

جناب سپیکر: جی، آپ Division level پر کوئی اور لیبارٹری بنانا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! فی الحال چار Laboratories ملتان اور لاہور کے علاوہ purposed ہیں۔ اس کے علاوہ ایک Epilated Lab ہوتی ہے جو دنیا کی جدید ترین اور مہنگی لیب ہے اس کی قیمت تقریباً 20 کروڑ روپے ہے۔ ہم اس کے لئے public private partnership میں بات کر رہے ہیں یہ دنیا کے تمام ممالک میں بلڈ ٹیسٹ کی بجائے Epilated Labs آتی ہیں ہم اس پر کام کر رہے ہیں کہ PPMA جو manufactures ہیں یا pharmaceutical سے یا private sector سے مل کر Epilated Labs لگائی جائیں جو accurate بھی ہیں اور پورے ملک کے لئے کافی ہوتی ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: میں نے ایک گزارش جو سب سے کی ہے اس وقت شاید آپ تشریف فرما نہیں تھے۔ اتنی گزارش ہے کہ جن صاحبان نے یہ سوالات دیئے ہوتے ہیں ان کو خواہش ہوتی ہے کہ میرے سوال کا نمبر آ جائے۔ میں آپ سے یہی گزارش کروں گا کہ جتنے بھی minimum ضمنی سوال آپ کر سکتے ہیں کریں تاکہ ان سوالات کے لئے جن دوستوں نے محنت کی ہے ان کی محنت کارآمد ہو سکے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! میرا خیال ہے اور ماضی گواہ ہے کہ میں نے کبھی irrelevant بات نہیں کی ہمیشہ short اور to the point بات کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہ میں نے سب کے لئے کہا ہے اکیلے آپ کے لئے نہیں کہہ رہا۔ شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: شکریہ۔ جناب والا! جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ لیبارٹری ملتان، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور ڈویژن کے اضلاع سے موصول ہونے والی ادویات کے samples کا۔۔۔

جناب سپیکر: کون سے سوال کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: سوال نمبر 3409 کے متعلق بات کر رہا ہوں جو اس وقت current question چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: اس سے تو ہم آگے چلے گئے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! ابھی اسی سوال پر تو میں کھڑا ہوا تھا چودھری اسداللہ صاحب والا سوال ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! صفحہ نمبر 7 پر جوابات میں ہے کہ۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: یہ لیبارٹری ملتان، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور ڈویژن کے اضلاع سے موصول ہونے والی ادویات کے سیمپلز کا تجزیہ کر رہی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جب ایک ڈرگ لیبارٹری کے لئے ایک علاقہ کا تعین کر دیا جاتا ہے تو یہ corruption کو breed کرتا ہے کیونکہ جن کے ڈرگ ٹیسٹ جاتے ہیں ان کو پتا ہوتا ہے کہ یہ کہاں پر ہیں۔ کیا حکومت کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ ڈرگ لیبارٹریاں زیادہ بنیں اور ان کا علاقہ بھی تعین نہ کیا جائے تاکہ اس کے اندر secrecy maintain ہو اور کرپشن کے کم سے کم chances ہوں۔ کیونکہ جب علاقہ کا تعین ہو جاتا ہے تو اس کو پتا ہے کہ کس لیبارٹری میں sample گیا ہے وہ پھر approach کر لیتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں secrecy maintain کرنے کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب والا! قانون میں پہلے ہی ایک شق موجود ہے کہ اگر کسی آدمی کو لیبارٹری کی رپورٹ پر شک ہو تو وہ کورٹ سے آرڈر لے کر دوسری لیبارٹری میں جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ وہ NIH میں بھی جا سکتے ہیں جو کہ ایک وفاقی ادارہ ہے جیسا کہ سوال میں بھی کہا گیا ہے کہ مزید جو تین لیبارٹریاں بنائی جا رہی ہیں وہ regional basis پر اس لئے بنائی جا رہی ہیں کہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو ان کو سفر نہ کرنا پڑے۔ پہلے بھی یہ مسئلہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے لوگوں کو لاہور آنا پڑتا ہے اسی لئے South، North اور Central میں مختلف لیبارٹریاں بنائی جا رہی ہیں تاکہ لوگوں کو مشکل نہ ہو۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! یہ ٹیسٹ کوئی آدمی نہیں بھیجتا بلکہ یہ گورنمنٹ بھیجتی ہے۔ گورنمنٹ نے جب بھیج دیا تو گورنمنٹ اس کے خلاف کیوں جائے گی۔

جناب سپیکر: ان کی بات کو غور سے سنا جائے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا:اس میں کوئی اور تو مدعی ہوتا نہیں ہے گورنمنٹ ہوتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ secrecy کو کیوں maintain نہیں کیا جاتا۔ EDO یا Director کا بھی یہ مقصد ہونا چاہئے کہ وہ چاہے اسے لاہور کو بھیج دے اور چاہے ملتان کو بھیج دے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ areas کو fix نہ کریں۔ یہ میرا سوال ہے۔ اس کے process کو complicated کیوں کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب والا! میں نے گزارش کی ہے کہ اس میں کوئی پابندی نہیں ہے ڈرگ کورٹ کے فیصلے کو اگر آپ چیلنج کریں تو area کی لیبارٹری میں بھیجی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی چودھری اسد اللہ صاحب کا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: سوال نمبر 3410۔On his behalf اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز خاتون ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے ہسپتالوں میں رات کی ڈیوٹی کرنے والی نرسز کو الاؤنس دینے کا مسئلہ

3410: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور کی سٹاف نرسز جو رات کی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں کو اضافی الاؤنس دیا جا رہا ہے، اگر ہاں تو کتنا اور کب سے دیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ الاؤنس تمام رات تقریباً 12 گھنٹے ڈیوٹی آنے پر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے تمام ہسپتالوں میں رات کی ڈیوٹی 12 گھنٹے لی جاتی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام ہسپتالوں کی سٹاف نرسز جو کہ رات کی ڈیوٹی دیتی ہیں کو بھی اضافی الاؤنس دینے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، لاہور جنرل ہسپتال، لاہور بحوالہ چٹھی نمبری 36628 بتاریخ 09۔07۔9 کے مطابق لاہور جنرل ہسپتال لاہور کی ان تمام چارج نرسز جو کہ رات کی

ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں ان کو مبلغ -/50روپے یومیہ اضافی الاؤنس یکم نومبر 2003 سے 31۔ جولائی 2004 تک دیا گیا تھا جو کہ بعدازاں اضافی بجٹ نہ ملنے کی بناء پر بند کر دیا گیا ہے۔

(ب) لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں مبلغ -/50روپے یومیہ اضافی الاؤنس دیا جاتا تھا جبکہ باقی ہسپتالوں میں اس کی روایت نہ ہے۔

(ج) جی ہاں!

(د) چونکہ سٹاف نرسز کی ڈیوٹی کی شفٹ ہر ماہ تبدیل ہوتی ہے اور نائٹ ڈیوٹی تمام سٹاف نرسز کو rotation میں کرنا ہوتی ہے جس سے کسی خاص گروپ کی حق تلفی نہ ہوتی ہے اور چونکہ LGH میں یہ عارضی طور پر جاری کردہ الاؤنس ختم کر دیا گیا ہے لہذا اس کے جاری کئے جانے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ نرسیں بارہ بارہ گھنٹے کھڑی ہو کر ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں کیا اس سے ان کی صحت خراب نہیں ہو جاتی اور حکومت کے پاس اگر نرسوں کی کمی ہے تو کیا حکومت مستقبل میں نئی نرسیں بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دن کو 8 گھنٹے اور رات کو 12 گھنٹے نرسوں کی ڈیوٹی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف ہسپتال جو autonomous ہو چکے ہیں وہ اپنی نرسوں کو اپنے profit میں سے share دے سکتے ہیں اور ان کے پاس یہ اختیار موجود ہے۔ اس کے علاوہ نرسوں کی کمی کی بھی انہوں نے بات کی ہے میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ ساڑھے پانچ ہزار نرسیں جو پچھلے پندرہ سال سے contract پر کام کر رہی تھیں ان کو regularize کر دیا گیا ہے اور ان کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جس میں ان کی تنخواہوں کو بڑھانے کے لئے اور ان کی ترقیوں کے لئے خودکار نظام کو تشکیل دیا جا رہا ہے اور اس کے لئے 30 دن کا وقت مقرر کیا گیا تھا جو کہ تین دن بعد decide ہونے والا ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک ہزار نرسوں کی بھرتی کے لئے orders کئے تھے اس میں سے تقریباً پانچ چھ سو بھرتی ہو چکی ہیں اور باقی کے لئے بھی process جاری ہے اور اگلے سالوں میں بھی اسی طرح نرسوں کی بھرتی ہوتی رہے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ لاہور کی ان تمام چارج نرسز کو جو رات کی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں ان کو مبلغ -/50 روپے یومیہ اضافی الاؤنس یکم نومبر 2003 سے 31۔جولائی 2004 تک دیا گیا تھا جو کہ بعد ازاں اضافی بجٹ نہ ملنے کی بناء پر بند کر دیا گیا ہے۔ میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ اگر باقی تمام محکموں کے لوگوں کو ان کی duties کی بنیاد پر اضافی معاوضہ دیا جاتا ہے تو یہ night duties کرنے والی خواتین نرسوں کے لئے -/50 روپے fix کرنا مناسب نہیں ہے دوسری میری تجویز ہے کہ کیا حکومت کے اس الاؤنس کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، حکومت ان کو -/50 روپے بھی نہیں دے سکتی کیا یہ نرسوں کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب والا! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ہسپتالوں کو خود مختاری دی گئی ہے جس میں نرسوں، ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل سٹاف کو ہسپتال اپنے profit میں سے پیسے دے سکتے ہیں اور کئی ہسپتالوں کے بورڈوں نے اور ایم ایس صاحبان نے رات کی ڈیوٹی کے عوض اضافی تنخواہیں دی ہیں۔اس کے علاوہ نرسوں کی تنخواہوں میں جو pay protection کی گئی ہے اس کے تحت ہر نرس کی تنخواہ تین سے پانچ ہزار بڑھ گئی ہے۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ ان کی تنخواہیں پچاس کی بجائے تین سے پانچ ہزار روپے ماہانہ بڑھ گئی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! اگر یہی situation تھی تو جواب میں لکھ دیتے۔ یہ جواب جو لکھ کر دیا گیا ہے اس کو سچ مانیں یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ صحیح ہے۔ Rules of Procedure کے تحت تمام سوالات کے جوابات fresh آنے چاہئیں۔ اب یہ جواب جو انہوں نے 18۔اکتوبر 2011 کو دیا ہے اس کے اندر یہ categorically انکار کر رہے ہیں اور جو story انہوں نے ابھی سنائی ہے وہ اس سوال کے جواب میں کہیں درج نہیں ہے۔ دوسری میری بات یہ ہے کہ خود مختاری کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ یہ پنجاب حکومت کے ambit سے بالکل باہر آ چکے ہیں اگر ایسا ہے تو پنجاب حکومت اس سلسلے میں ایک notification جاری کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب والا! یہ سوالات چونکہ پہلے ہی پرنٹ ہو جاتے ہیں اور printing کے لئے ٹائم چاہئے ہوتا ہے۔ جن تین ہسپتالوں کے متعلق میں نے پہلے بھی

گزارش کی ہے جنرل ہسپتال، میو ہسپتال اور جہاں جہاں یہ دیئے جا رہے تھے یہ سارے autonomous ہیں یہ اپنے فیصلے کرنے میں خود مختار ہیں۔ یہ اپنی آمدن کے مطابق funds دے سکتے ہیں اور بجٹ کی کمی کی صورت میں بند کر سکتے ہیں اس لئے میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ یہ سوال چونکہ پہلے ہی چھپ گیا تھا اس لئے میں نے آپ کو آج کی صورتحال سے آگاہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے latest position بتائی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ خود مختار ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ پنجاب حکومت کے ambit سے باہر آ گئے ہیں پنجاب حکومت نرسوں کے حوالے سے اپنی پالیسی بیان کر دے اور notification جاری کرے کہ تمام خود مختار ادارے اپنے اپنے funds میں سے ہی allocation کریں گے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت پنجاب کوئی ایسا notification جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب والا! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ہم ہر سال خود مختار ہسپتالوں کے بجٹ میں اضافہ کرتے ہیں اور پچھلے پانچ سالوں میں بھی ان ہسپتالوں کے بجٹ میں اضافہ ہوا ہے اس لئے یہ فیصلہ کرنا ان کا کام ہے حکومت پنجاب کا یا محکمہ صحت کا کام نہیں ہے کہ وہ اضافی بجٹ دیں گے، اضافی تنخواہ دیں گے رات کو کام کرنے کے against کوئی extra salary دیں گے یا نہیں دیں گے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا میں اس کا مطلب یہ سمجھوں کہ حکومت نرسوں کے متعلق کچھ کرنا نہیں چاہتی؟

جناب سپیکر: جی، وہ بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس کے متعلق پہلے ہی بتا دیا ہے۔ اگلا سوال۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال کر لیں لیکن related to this question

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: اسی سوال سے متعلقہ ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! یہاں جیسا کہ autonomous body کا ذکر ہوا اور ان کے funds کے متعلق بھی بات ہوئی اسی طرح میو ہسپتال میں Kidney transplant

کے لئے مریضوں کو ادویات مفت فراہم کی جاتی تھیں جو پچھلے پندرہ دنوں سے نہیں مل رہیں اور آئندہ بھی ان کے ملنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا کہ وہ کب ملیں گی۔ حکومت اس بارے میں کوئی اقدامات کر رہی ہے؟

جناب محمد معین وٹو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس وقت ضمنی سوالات چل رہے ہیں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔

جناب محمد معین وٹو: جناب والا! پھر میں ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال بعد میں کریں پہلے ادھر سے آ گیا ہے۔

جناب محمد معین وٹو: جناب والا! میں اُس وقت سے کھڑا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کی باری آ جائے گی لیکن اب اس سوال پر نہیں اگلے سوال پر آئے گی۔ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! جو سوال کیا گیا ہے اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ حکومت پنجاب تمام ہسپتالوں میں مریضوں کو free treatment provide کر رہی ہے جس کے نتیجے میں مریضوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا ہے، سندھ، بلوچستان اور سرحد سے بھی سینکڑوں مریض یہاں آ رہے ہیں اس وجہ سے allocated budget وقت سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اور جب ختم ہوتا ہے تو محکمہ اضافی بجٹ کے لئے لکھ کر بھیجتا ہے اور دو سے تین ہفتے میں process مکمل کرنے کے بعد ان کو اضافی بجٹ فراہم کر دیا جاتا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! یہ بڑا serious matter ہے اور میو ہسپتال میں کئی دنوں سے مریضوں کو ادویات نہیں مل رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! سروسز اور میو ہسپتال میں serious patients کے لئے ان کے پاس local purchase کے لئے 76 لاکھ روپے کی amount موجود ہوتی ہے اس لئے یہاں serious patients کے لئے local purchase، سوشل ویلفیئر اور بیت المال کے فنڈز موجود ہیں اور ان سے انہیں ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: سوال نمبر 3686 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ہاسپیٹل ویسٹ کی فروخت / دوبارہ استعمال کا معاملہ

*3686: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں اکثر ہسپتال waste کو یا تو فروخت کر رہے ہیں یا دوبارہ استعمال میں لا رہے ہیں حالانکہ یہ غیر قانونی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو جو ہسپتال اس مذموم دھندا میں ملوث ہیں ان کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ ہسپتالوں کا کوڑا کرکٹ، خراب و بیکار ادویات اور طبی آلات کو غیر محفوظ اور غلط طریقہ سے ضائع کیا جاتا ہے یا دوبارہ استعمال کیا جارہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت Pakistan Environmental Protection Act 1997 (xxxiv of 1997) پر سختی سے عمل پیرا ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کے تحت حکومت پاکستان نے Hospital Waste Management Rules, 2005 بنائے جس کی روشنی میں محکمہ صحت نے ہسپتالوں کی باقاعدہ کمیٹیاں تشکیل دے رکھی ہیں یہ Hospital Waste Management Committees ہسپتال کے کوڑا کرکٹ کی مناسب تلفی کے لئے سخت اقدامات اور مانیٹرنگ کرتی ہیں۔ Hospital Waste کی مناسب طریقے سے تلفی کے بارے میں اہم اقدامات اٹھا رکھے ہیں اور اس ضمن میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کے تعاون سے 19 ضلعی ہسپتالوں میں ہسپتال ویسٹ کے Incinerators مہیا کئے ہیں اور ویسٹ اکٹھا کرنے اور اس سے متعلقہ سامان ہسپتالوں کو مہیا کیا گیا جس میں مختلف رنگوں کی بالٹیاں، سیفٹی بکس، سرنج کٹرز وغیرہ شامل ہیں۔

ہسپتال کے ویسٹ کی تلفی اور آگاہی کے لئے ہیلتھ ایجوکیشن کے معلوماتی پمفلٹ اور پوسٹ بھی مہیا کئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں ایک مبارکباد والی بات ہے اور دو پوچھنے والی باتیں ہیں۔ مبارکباد والی بات یہ ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کے تعاون سے 19 ضلعی ہسپتالوں میں ہسپتال ویسٹ کے Incinerators مہیا کئے ہیں۔ شاید یہ پہلی دفعہ historical جملہ ہے کہ صوبے اور مرکز کے درمیان تعاون کی ایک بات کی گئی ہے جو کہ بڑی خوش آئند ہے اور اس پر مبارکباد بھی دی جاسکتی ہے اور امید ہے کہ اس کو acknowledge کرتے رہیں گے کیونکہ اسی سے ہی smooth running ممکن ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! جہاں تعریف بنتی ہو وہاں ضرور کرنی چاہئے چونکہ ہم criticize بھی بہت زیادہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ اب آپ اسے چھوڑیں اور آگے چلیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! انہوں نے 19 ہسپتالوں میں دے دیئے ہیں اور 17 اضلاع کے ہسپتالوں میں Incinerators provide کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ کیا پنجاب حکومت از خود یہ Incinerators provide کرلے گی یا پھر دوبارہ مرکز کے ساتھ تعاون ہی ہو گا اور باقی جو 17 اضلاع رہ گئے ہیں جہاں Incinerators ہیں ہی نہیں۔ اس طرح آدھا کوڑا چلا گیا ہے 35 اضلاع ہیں ان میں سے 17 رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ 36 اضلاع ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: ان اضلاع کا کوڑا اور ویسٹ کے لئے حکومت پنجاب کب تک Incinerators provide کرے گی؟

جناب سپیکر: محترمہ! 36 اضلاع ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! چلیں بقیہ 18 اضلاع میں Incinerators لگانے کے لئے پنجاب حکومت از خود کوئی اقدامات اٹھانے کے لئے تیار ہے یا تعاون کا ہی انتظار ہو گا کہ مرکز کب اس سے تعاون کرے گا؟

جناب سپیکر: آپ مدد کر سکتے ہیں تو ضرور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(ڈاکٹر سعید الہی):جناب سپیکر!میں پہلے توupdateکر دوں کہ پنجاب کے35 نہیں بلکہ 36 اضلاع ہیں- جو Incineratorsآئے ہیں وہ مختلفinternational donorsوفاقی حکومت کو دیتی ہے اور پھر وفاقی حکومت مختلف صوبوں میںdistributeکرتی ہے۔ باقی 17 اضلاع کے لئے incineratorsمنگوائے جا رہے ہیں ابھی recently وزیراعلیٰ صاحب نے ترکی کے ساتھ پانچagreementsکئے ہیں اس میں بھی شامل ہے کہ ہسپتالوں کا جو فاضل مادہ تلف کرنا ہے اس کے لئے ہم ترکی سے lessonلے رہے ہیں ان سےequipmentsبھی لے رہے ہیں۔Agreements sign ہو چکے ہیں اور ان پر implementation time 45 days ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سامیہ امجد:شکریہ۔جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے45دنوں کیcommitment دی ہے اس لئے میں45دنوں کے بعد پوچھنے کا حق رکھوں گی کہ اس میں کیا ہوا ہے اور کیا نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(ڈاکٹر سعید الہی):جناب سپیکر!میرے خیال میں محترمہ نے خود ہی interpretکر لیا ہے۔45 daysمیں ہماریimplementation of agreementsہونی ہے اگرIncineratorsآئیں گے تو ان کوsupplyکرنے کے لئے45دن مقرر نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر:جی،ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!وضاحت کا شکریہ۔میں نے دوسری یہ بات پوچھنی ہے کہ بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ ویسٹ کو صرفdisposeکیا جاتا ہے۔میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر:ایوان کی طرف تو میری توجہ پہلے بھی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!آپ کی وساطت سے تمام لوگوں اور میڈیا کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر:اچھا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:گائناکالوجی میںdeliveryکے وقتplacenta deliverہوتا ہے اگر اسے اسی وقتcold chainمیںfreezeکر لیا جائے تو اس سے انتہائی اہم ویکسین بنائی جا سکتی ہے لیکن اسے

کوڑا کرکٹ میں پھینک دیا جاتا ہے جنہیں کتے اور بلیاں کھاتے ہیں اور پھر ان کتوں اور بلیوں سے بہت ساری بیماریاں پھیلتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! کیا ان کی توجہ اس طرف ہے اور اگر نہیں تو کیا اسے incorporate کرنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ نے جو بات کی ہے اس طرف آپ کی توجہ ہونی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ بہتر جانتی ہیں چونکہ ان کا اپنا ہسپتال ہے وہاں گائنی کے آپریشن ہوتے ہیں ان کو بہتر پتا ہوگا کہ اس کے ساتھ کیا کرتی ہیں لیکن میں نے گزارش کی ہے کہ اس Incinerator میں ساری چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔یہ ڈاکٹر ہیں اور سمجھتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔اگلا سوال۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ جواب تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب میں نے اگلا سوال بول دیا ہے۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ اگلے سوال پر آجائیں۔گجر صاحب! بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ یہ سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کیا سننے کو تیار نہیں ہیں؟ اب ان کے بعد آتے ہیں۔جی، خان صاحب!

MR. SHER ALI KHAN: Mr. Speaker! Question No. 3836 Answer may be taken as read.

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بی ایچ یو کوٹلہ سیداں ضلع جہلم میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3836: جناب شیر علی خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بی ایچ یو کوٹلہ سیداں تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس بی ایچ یو میں کتنے ڈاکٹرز اور کتنے ڈسپنسرز کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
(ج) مذکورہ بی ایچ یو میں درجہ چہارم کی کل کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
(د) کیا اس سنٹر میں ایمبولینس موجود ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):
(الف) بی ایچ یو کوٹلہ سیداں، تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم دو بیڈز پر مشتمل ہے۔
(ب) مذکورہ بی ایچ یو میں اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد اسامی	کل تعینات	خالی شدہ
1	ڈاکٹر	1	0	1
2	سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر	1	1	0
3	ڈسپنسر	1	0	1
4	میڈیکل ٹیکنیشن	1	1	0
5	سینٹری انسپکٹر	1	1	0
6	کمپیوٹر آپریٹر	1	1	0
7	ایل ایچ وی	1	1	0
8	مڈوائف	2	0	2

(ج) مذکورہ بالا بی ایچ یو پر درجہ چہارم کی کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔
(د) حکومتی پالیسی کے تحت بنیادی مرکز صحت پر ایمبولینس مہیا نہیں کی جاتی بہر حال قریبی دیہی مرکز صحت (RHC) للہ پر ایمبولینس موجود ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (ب) میں کہا ہے کہ اس BHU میں ڈاکٹر کی اسامی خالی ہے اور ڈسپنسر کی اسامی بھی خالی ہے۔ کیا یہ BHU صرف درجہ چہارم کے ملازمین چلا رہے ہیں؟ انہوں نے ادھر ایک کمپیوٹر آپریٹر بھی رکھا ہوا ہے کیا اس BHU میں کمپیوٹر ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! BHUs سے ڈاکٹروں کی تین وجوہ پر transfer ہوتی ہے---

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر پلیز۔ ڈاکٹر صاحب! آپ ذرا مائیک کے نزدیک ہو جائیں۔ اس سے دور کیوں ہوتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! معزز ممبر جو ڈاکٹر کی بات کر رہے ہیں میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ مختلف BHUs میں ڈاکٹر تین وجوہات پر تبدیل ہوتے ہیں

ایک تو وہاں اس کی شکایت ہوتی ہے، پروموشن ہوتی ہے یا پھر وہ پوسٹ گریجویشن کے لئے چلا جاتا ہے اس لئے جو تازہ صورتحال ہوتی ہے اس کے مطابق بتادیا جاتا ہے کہ یہ سیٹ خالی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سیٹ تاحیات خالی رہے گی۔ہم نے note کر لیا ہے سیکرٹری صحت کو ہدایت کر دی گئی ہے اور وہاں MO کی تعیناتی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ سوال 2009 میں کیا گیا تھا اور 2011 میں اس کا جواب آیا ہے۔اس تمام عرصے میں یہاں پر ڈاکٹر نہیں ہے بلکہ یہاں ڈسپنسر بھی نہیں ہے تو BHU کیسے چل رہا ہے؟

جناب سپیکر: معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ وہاں ڈاکٹر ہے نہ ڈسپنسر ہے تو BHU کیسے چل رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! انہوں نے صحیح کہا ہے لیکن جب سے یہ ہمارے علم میں آیا ہے تو ہم نے سیکرٹری صحت کو یہ directions دی ہیں انشاء اللہ پندرہ دنوں میں دونوں کی کمی پوری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال فیصل آباد سے متعلقہ ہے اس لئے میں on his behalf (معزز ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: چلیں آپ کر لیں بہتر ہے۔آپ کا ایک ضمنی سوال تو ہو گیا ہے آگے دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 3840 ہے میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میڈیکل کالج اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں طبی مشینری کی تفصیلات

*3840: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میڈیکل کالج اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) موجودہ مشینری میں کون کون سی مشین کب سے بند پڑی ہے اس کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت بند مشینری کو چالو کرنے اور ان کی ضرورت کے مطابق مزید طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مریضوں کے ٹیسٹوں کے لئے مختلف اقسام کی مشینری موجود ہے تاہم اس میں سے بعض اہم مشینوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

MRI مشین ایک عدد، CT Scan مشین ایک عدد، انجیو گرافی مشین ایک عدد، الٹرا ساؤنڈ مشین 5 عدد، ایکسرے مشین 4 عدد، ECG مشین 4 عدد، پی سی آر ایک عدد، ای ٹی ٹی مشین ایک عدد، Colonoscopy دو عدد، Linear Electric Ultra Scanner ایک عدد، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(i) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں جو مشینری خراب ہے اس کی مرمت ہو رہی ہے، لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) ناکارہ مشینری کو کنڈم کرنے کے لئے باقاعدہ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جو کہ قواعد و ضوابط کے مطابق میٹنگز کے بعد ان کو ناکارہ قرار دے رہی ہیں جس کے بعد ان کی نیلامی کروائی جاتی ہے۔

کمیٹی مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

(i)	ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (ایڈمن)	چیئرمین
(ii)	انچارج سروسز	ممبر
(iii)	نرسنگ سپرنٹنڈنٹ	ممبر
(iv)	انچارج ورکشاپ	ممبر

(ج) حکومت پنجاب نے مریضوں کے ٹیسٹوں کے لئے جو مشینری مہیا کی ہے اس کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے گورنمنٹ نے ایک کروڑ 46 لاکھ 30 ہزار روپے کی رقم مختص کی ہے جو وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق استعمال کی جاتی ہے۔

(ii) حکومت پنجاب نے بند مشینری کو چالو کرنے کے لئے ایک کروڑ 2لاکھ 41ہزار روپے کی رقم مختص کی ہے۔ ہسپتال ہذا نے بند مشینری کی مرمت اور پرزہ جات کی خریداری کے لئے آرڈر جاری کر دیئے ہیں مینو فیکچرنگ فرم کو سپیئر پارٹس باہر سے منگوانے پڑ رہے ہیں۔

(iii) حکومت پنجاب ایک نئی سی ٹی سکین اور چھ نئی ایمبولینسز کے لئے فنڈز مہیا کر رہی ہے جو کہ مستقبل قریب میں خرید لئے جائیں گے اور دس نئے ڈائلسیز یونٹس بھی مہیا کئے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: میرا ضمنی سوال ہے کہ جواب کے آخری پیرے میں دیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب ایک نئی سی ٹی سکین اور چھ نئی ایمبولینسز کے لئے فنڈز مہیا کر رہی ہے۔ میری اطلاع کے مطابق حکومت پنجاب نے دو سال پہلے سی ٹی سکین خریدنے کے لئے 9 کروڑ روپیہ release کیا تھا لیکن فلڈ کی وجہ سے وہ پیسا withdraw کر کے فلڈ والوں کو دینا پڑا جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن آج حکومت یہاں پر ہمیں بتائے کہ اس مشینری کے لئے پیسے کب تک release ہو جائیں گے۔ میں یہ بتا دوں کہ اس وقت فیصل آباد میں ایک مشین الائیڈ ہسپتال میں اور ایک DHQ میں ہے اور ان پر سرگودھا، ٹوبہ، جھنگ اور چنیوٹ کا load ہے اور مریض خوار ہو رہے ہیں پھر پرائیویٹ آدمی لوٹتے ہیں جب وزیر اعلیٰ صاحب انسپکشن پر گئے تو انہوں نے وہاں پر وعدہ کیا تھا کہ میں ایک ہفتے کے اندر پیسا release کر دوں گا لہذا آج بتا دیا جائے کہ یہ پیسا کب release ہو گا اس کے لئے کوئی confirm date دے دیں چونکہ اس کی ہر چیز PC-1 and everything منظور ہوئی پڑی ہے لہذا ہمیں صرف وہ پیسا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کے پیسوں کا بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! ان کا پیسا ان کو مل جائے گا۔ یہ ضمنی سوال ہے انشاء اللہ کل اس کا جواب دیں گے کہ اس مشین کی تنصیب کب تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! ہم کل confirm کریں گے کہ یہ مشین کب تک وہاں لگ جائے گی اور کب تک کام شروع کرے گی۔ چونکہ یہ ضمنی سوال ہے اس لئے اس میں اس کا ذکر نہیں تھا۔

جناب سپیکر: I am not satisfied with this reply۔ آپ کل بتائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ کوئی additional چیز نہیں ہے۔ میں نے تو بہت pertinent سوال پوچھا ہے۔ یہ چیز اسی کے اندر ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پہلے ان کی یہ رقم release ہوئی تھی پھر due to flood یہ رقم withdraw ہو گئی وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارا حق ہے اور آپ نے یہ release کر دی تھی لیکن پھر واپس کر لی۔ اب ہمارا وہ حق ہمیں کب تک مل جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ یہ ضمنی سوال ہے میں اس بارے میں محکمے سے information لیتا ہوں کہ یہ مشین کب تک ملے گی اور جو فنڈز divert ہوئے ہیں وہ ان کو کب ملیں گے۔ میری کوشش ہو گی کہ 30۔ جون تک ان کا حق انہیں مل جائے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: یہ کل تک بتا دیں لیکن confirm date دے دیں چونکہ ابھی بھی انہوں نے wide statement دی ہے۔

جناب سپیکر: کروائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کل ضرور اس ہاؤس میں commitment دیں۔

جناب سپیکر: وہ House کی بجائے آپ سے رابطہ کر لیں گے۔ آپ مہربانی کر کے اب تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 3849 (معزز خاتون ممبر نے محترمہ آمنہ الفت کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جی، ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت کی تفصیلات

*3849: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر حضرات کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے اگر ہاں تو کس قانون کے تحت سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ پریکٹس کی وجہ سے پروفیسر حضرات صبح کے اوقات میں مریضوں کو خود چیک نہیں کرتے اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر پرائیویٹ مریضوں کے آپریشن کے لئے سرکاری ہسپتال کے آپریشن تھیٹر استعمال کرتے ہیں اگر ہاں تو کیا ڈاکٹر ہسپتال کو آپریشن کی فیس سے کمیشن ادا کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر حضرات کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہیں ہے تاہم پرائیویٹ مریض کو سائیڈ روم یا فیملی / پرائیویٹ وارڈز میں داخل کرنے کی اجازت ہے جو پرائیویٹ مریض کہلاتے ہیں۔مزید برآں خود مختار میڈیکل انسٹیٹیوٹس میں بمطابق سیکشن 12آف پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز ایکٹ نمبر2003 کے تحت ان اداروں کے پروفیسر،ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر و دیگر کنسلٹنٹس کو سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔پروفیسر حضرات صبح کے اوقات میں مختص کردہ دنوں اور اوقات کے مطابق آؤٹ ڈور میں مریضوں کو چیک کرتے ہیں اور انہیں علاج تجویز کرتے ہیں جن مریضوں کو وارڈ میں داخلے کی ضرورت ہوتی ہے انہیں وارڈ میں داخلہ بھی پروفیسر حضرات ہی تجویز کرتے ہیں۔مزید برآں پروفیسر حضرات OPD میں میڈیکل کالج کے طلباء کا باقاعدہ تدریس کا سلسلہ بھی سرانجام دیتے ہیں۔

(ج) پرائیویٹ مریض جو ہسپتال میں داخل ہوتے ہیں ان کے آپریشن سرکاری ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹر میں کئے جاتے ہیں اور بمطابق سرکاری نوٹیفکیشن SO(H&D)8-19/1989

کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، گورنمنٹ کو بل کا45فیصد حصہ خزانہ میں جمع کروایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں صرف ایک لائن کا سوال کرنا چاہتی ہوں، ڈاکٹر صاحب ایمانداری سے اس کا جواب دے دیں کہ کیا وہ خود اس جواب سے مطمئن ہیں اور کیا ڈاکٹرز پرائیویٹ پریکٹس نہیں کر رہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جی، بالکل میں اس جواب سے مطمئن ہوں اور کسی کی private practice بند نہیں کی جا سکتی۔ قوانین و ضوابط کے تحت جس طریقے سے ان کو allow کیا گیا ہے اسی کے مطابق ان کو private practice کی اجازت ہے۔ ان قواعد و ضوابط سے ہٹ کر اگر کوئی private practice کرتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ معزز ممبر نے private practice کو ban کرنے کا کہا ہے تو میں عرض کروں گا کہ دنیا کے کسی بھی ملک میں private practice ban نہیں ہے۔ گورنمنٹ ملازمین ڈاکٹروں کو under certain rules private practice کی اجازت ہے۔ وہ گھر کے تیس فیصد حصے، ہسپتال کے خاص اوقات یا مخصوص حصوں میں private practice کر سکتے ہیں جس میں ان کے share کا تعین کیا گیا ہے۔ اس کا formula جواب میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں سے 35فیصد آمدنی ڈاکٹر کو ملے گی، 30فیصد پیرا میڈیکل سٹاف اور باقی آمدنی ہسپتال کو ملے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب چونکہ خود ڈاکٹر ہیں اس لئے باقی ڈاکٹروں کو defend کرنا ان کی مجبوری ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ صبح کے وقت سرکاری ہسپتالوں میں پروفیسروں اور ڈاکٹروں کی ضرورت ہوتی ہے اگر اس وقت کوئی ڈاکٹر private practice کرتا ہے تو کیا اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی؟ میں صرف یاد دلانا چاہوں گی کہ ڈینگی کے دنوں میں ڈاکٹر اور پروفیسر حضرات کو ان کے گھروں اور private Clinics سے پکڑ کر لایا گیا یعنی صورتحال اتنی اچھی نہیں جس طرح کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں۔ ڈاکٹر اور پروفیسر حضرات ہسپتالوں میں وقت پر نہیں آتے جبکہ ان کو حکومت کی طرف سے ایک اچھی خاصی amount تنخواہ کے طور پر دی جاتی ہے۔ اس کے باوجود اگر یہ اپنی ڈیوٹی کے حوالے سے negligence کریں تو

حکومت پنجاب کے پاس کیاتدابیر ہیں کہ ان کی حاضری کو ensure کیا جائے اور ان کی کارکردگی کو بھی monitor کیا جا سکے؟

جناب سپیکر: ان کو بروقت آنے کے لئے پابند کر دیں گے اور اس کا واقعی کوئی طریق کار طے کیا جانا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الہی): جناب سپیکر! محترمہ نے چار پانچ سوال اکٹھے ہی کر دیئے ہیں بہر حال میں جواب دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ ڈاکٹروں کا وقت پر ہسپتال پہنچنے کے بارے میں عرض کروں گا کہ ڈینگی کے دنوں میں جب وزیراعلیٰ صاحب نے میٹنگ کا آغاز صبح ساڑھے چھ بجے کرنا شروع کیا تو اس کے بعد سے ٹھیک آٹھ بجے ہسپتالوں میں تمام ڈاکٹرز اور پروفیسرز آتے ہیں اور round کرتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ غیر قانونی practice کرتے ہیں ان کو ہم support کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے لئے ہماری کوئی ہمدردی ہے۔ اس حوالے سے اگر کوئی specific شکایت ہے تو لکھ کر دی جائے اس پر سخت کارروائی کی جائے گی۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت پنجاب نے Teaching Institutes کے پرنسپل صاحبان پر کوئی قدغن لگائی ہے کہ وہ daily visit کیا کریں؟ انہوں نے فیصل آباد سے رحیم یار خان میں جو پرنسپل اور پروفیسرز shift کئے ہیں وہ دونوں سزا یافتہ ہیں۔ جب سے وہ پرنسپل رحیم یار خان میں تعینات ہوئے ہیں اس وقت سے تمام پروفیسرز گیارہ بجے کے بعد ہسپتال میں آتے ہیں۔ پہلے وہ اپنے private Clinics یا ہسپتالوں میں visit کرتے ہیں اور بعد میں اس ہسپتال میں جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ایسا کیوں ہے؟ اس کا notice لیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الہی): جناب سپیکر! معزز ممبر کی شکایت note کر لی گئی ہے۔ ابھی میں سیکرٹری صحت کو direction دوں گا کہ اس پر کارروائی کریں اور اس بات کو ensure کیا جائے کہ وہاں ہسپتال میں ڈاکٹرز ٹھیک آٹھ بجے پہنچیں، صبح کا round کریں، ہسپتال کے وقت میں پرائیویٹ پریکٹس نہ کریں اور اگر کوئی ایسا کر رہا ہے تو اس کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ میاں رفیق صاحب! آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں لکھا گیا ہے کہ "کیا ڈاکٹر ہسپتال کو آپریشن کی فیس سے کمیشن ادا کرتے ہیں؟ اس میں "کمیشن" کا لفظ استعمال ہوا ہے جو کہ بڑا بدنام ہے اور کمیشن مافیا نے تو اس ملک کے تمام اداروں کو برباد کر دیا ہے۔ لفظ "کمیشن" کی جگہ اگر "حصہ" لکھا جائے تو بہتر ہوگا۔ مجھے اس لفظ پر اعتراض ہے لہذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی وضاحت فرمادیں کہ کیا وہ کمیشن کے لفظ کو حصہ میں بدلنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اس لفظ سے میاں صاحب کو تکلیف ہوئی ہے تو ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں کہ جس سے کسی کو تکلیف پہنچے۔ اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے، اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ کا ہے۔۔۔وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ سیمل کامران صاحبہ کا ہے۔۔۔اس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! سوال نمبر 4038، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد کے ہسپتالوں میں ریڈی ایشن اور ایم آر آئی کی سہولت نہ ہونے کی تفصیلات

*4038: **محترمہ رفعت سلطانہ ڈار:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کے الائیڈ و ڈی ایچ کیو ہسپتالوں اور جنرل ہسپتال غلام محمد آباد میں ریڈی ایشن کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں ایم آر آئی کی سہولت بھی دستیاب نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں مذکورہ بالا سہولتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اور جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں ریڈی ایشن کی سہولت نہ ہے کیونکہ یہاں کینسر وارڈ نہیں ہے تاہم کینسر وارڈ، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہے اس لئے وہاں ریڈی ایشن کی سہولت موجود ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ایم آر آئی کی سہولت دستیاب نہ ہے۔ تاہم الائیڈ ہسپتال میں ایم آر آئی کی سہولت دستیاب ہے۔

(ج) الائیڈ ہسپتال و ڈی ایچ کیو ہسپتال دونوں ٹیچنگ ہسپتال ہیں، دونوں ہسپتال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے منسلک ہیں اس لئے جو سہولتیں ڈی ایچ کیو ہسپتال میں نہیں ہیں وہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں موجود ہیں جن مریضوں کو ریڈی ایشن اور ایم آر آئی کی ضرورت ہوتی ہے ان کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں اپنے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنے لگی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ صرف آپ کے نہیں بلکہ پورے پنجاب کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: چلیں، غلطی ہو گئی۔ جناب سپیکر! الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ایک بہت بڑا ہسپتال ہے۔ اس میں صرف ایک ایم آئی آر کی مشین ہے۔ کیا بڑھتی ہوئی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پر ایک اور مشین مہیا کی جاسکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس وقت پنجاب میں تقریباً سات نئے DHQ بن رہے ہیں اور مختلف Teaching Hospitals کی facilities کو double کیا جارہا ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ایک ایم آئی آر مشین کام کر رہی ہے اور امید ہے کہ ہم وہاں پر ایک اور مشین بھی نصب کریں گے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! الائیڈ ہسپتال کی کینسر وارڈ میں Radiation اور دوسری سہولتیں میسر نہیں ہیں کیا حکومت ان سہولتوں کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ دنیا کے تمام ملکوں میں Cancer Centres ہوتے ہیں اور ہر ہسپتال میں کینسر کے علاج کی سہولت

میسر نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود پاکستان کے تمام Teaching Hospitals میں Oncology Wards موجود ہیں جہاں پر Chemotherapy اور Radiotherapy ہو رہی ہے۔اس وقت تقریباً اٹھارہ جگہوں پر صوبائی حکومت،وفاقی حکومت اور کچھ autonomous ادارے یہ سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!یہ مسئلہ بڑا اہم ہے کیونکہ فیصل آباد سے کینسر کی خواتین مریضوں کو عمران خان کے کینسر ہسپتال لاہور میں آنا پڑتا ہے۔یہ غریب عورتیں اپنی غربت کے باعث یہاں آکر علاج کرانے کی سکت نہیں رکھتیں۔

کیا حکومت اس کے لئے کچھ اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر!میں نے گزارش کی ہے کہ Oncology Wards میں Chemotherapy کی سہولت لوگوں کو free میسر ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز،محترمہ کی بات سنیں کیونکہ وہ بڑا اہم سوال کر رہی ہیں اور آپ گپ شپ میں مصروف ہیں۔جی،ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر!میں نے گزارش کی ہے کہ ہمارے Oncology Wards میں کم قیمت کی Chemotherapy تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں میسر ہے۔وہاں پر مریضوں کو رجسٹر کیا جاتا ہے اگر Chemotherapy کی ضرورت ہو تو یہ مریضوں کی free کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ ریڈیو تھراپی کے لئے بھی مراکز قائم ہیں جن مریضوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے انہیں وہاں refer کیا جاتا ہے اور جو لوگ refer ہوتے ہیں وہ اپنی مرضی سے اپنے ہسپتال کا انتخاب کرتے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!اگر کوئی مریض کینسر کا آپریشن فیصل آباد کرواتا ہے تو اگر اُس مریض کو مزید Radiation کی ضرورت ہے تو اُس مریض کو کہاں refer کیا جاتا ہے۔جس طرح میو ہسپتال لاہور میں Radiation Department ہے اسی طرح فیصل آباد کے اتنے بڑے شہر میں یہ سہولت کیوں نہیں دی گئی۔اگر گنگا رام ہسپتال سے کسی مریض نے آپریشن کروایا ہے تو اُس مریض کی Radiation شوکت خانم ہسپتال نہیں کرائے گا اور اُس مریض کو انمول ہسپتال میں refer کر دیا جاتا ہے تو اس

حوالے سے رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کا یہ سوال بہت اہم ہے۔حکومت پنجاب Radiation کا یہ مسئلہ کب تک حل کرے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! الائیڈ ہسپتال فیصل آباد جو ٹیچنگ ہسپتال ہے وہاں پر Radiation کا انتظام موجود ہے، وہاں پر qualified Professors موجود ہیں اور وہاں پر Radiation ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4039 ہے۔

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں بائی پاس کی سہولت فراہم کرنے کا مسئلہ

*4039: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ہارٹ سرجن کی کتنی پوسٹیں ہیں، تعینات پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسر اور سرجنوں کے نام، تاریخ تعیناتی اور ان کے گریڈ کی مکمل تفصیل بیان کریں اور کتنی پوسٹیں تاحال خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں بائی پاس کی سہولت نہ ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ہارٹ سرجن کی مندرجہ ذیل پوسٹیں ہیں۔

پروفیسرز:۔05 اسسٹنٹ پروفیسرز 06

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں تعینات پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ہارٹ سرجن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ ڈاکٹر عبدالوحید، پروفیسر آف کارڈیک سرجری، گریڈ 20 تاریخ تعیناتی 2007-09-19

2۔ ڈاکٹر محمد جاوید اقبال، اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیالوجی، گریڈ 18 تاریخ تعیناتی 2009-05-20

3۔ ڈاکٹر حامد سعید،اسسٹنٹ پروفیسر آف کارڈیالوجی،گریڈ18تاریخ تعیناتی2009۔02۔18

4۔ ڈاکٹر شہباز احمد ،اسسٹنٹ پروفیسر آف کارڈیک سرجری ،گریڈ 18تاریخ تعیناتی 2009۔02۔30

5۔ ڈاکٹر ساجدہ افتخار،اسسٹنٹ پروفیسر آف انیستھیزیا،گریڈ18،تاریخ تعیناتی2008۔08۔08

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں پروفیسرز ،اسسٹنٹ پروفیسرز اور ہارٹ سرجن کی مندرجہ ذیل پوسٹیں خالی ہیں۔

پروفیسر :۔04۔اسسٹنٹ پروفیسرز:۔02

(ب) جی ہاں!یہ بھی درست ہے۔

(ج) انشاءاللہ نومبر کے آخری ہفتہ میں بائی پاس شروع ہو جائے گا۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کارڈیالوجی ہسپتال فیصل آباد میں مریض کے داخلے کی کتنی فیس لی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر!حکومت پنجاب نے تو پرچی فیس ختم کر دی تھی لیکن کچھ ہسپتالوں نے اپنے علاقوں میں5،10یا-/15 روپے فیس مقرر کی ہوئی ہے جو انہیں اُن کے ایکٹ کے تحت allowed ہے لیکن پنجاب حکومت نے سائیکل سٹینڈ، کار سٹینڈ اور پرچی فیس ختم کر دی ہوئی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!یہ کہتے ہیں کہ پرچی فیس ختم کر دی گئی ہے جبکہ پرچی فیس ختم نہیں کی گئی۔انہوں نے مریضوں کو سزا دینے کے لئے پرچی فیس ایک روپیہ کر دی گئی ہے۔ایک روپیہ کا نوٹ ہے اور نہ ہی ایک روپیہ کا سکہ ملتا ہے اگر مریض پانچ یا دس روپیہ کا نوٹ پکڑاتا ہے تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ ہمیں سکہ دو گے تو پھر آپ کو پرچی ملے گی۔پرچی فیس پانچ روپیہ کر دیں یا ایک روپیہ بھی ختم کر دیں؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر!ہم نے تو ایک روپیہ بھی ختم کر دیا ہوا ہے اگر محترمہ کہتی ہیں تو میں پانچ روپیہ کے لئے recommend کر دیتا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!پھر دل کے مریض سے ایک روپیہ فیس کیوں لی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الہی): جناب سپیکر! انہیں بھی منع کر دیتے ہیں کہ ایک روپیہ بھی نہ لیں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں نے اُس دن بھی سوال کیا تھا کہ کارڈیالوجی ہسپتال میں سینئر ڈاکٹر شام کے وقت اُسی ہسپتال میں اپنی پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں تو اُنہیں کس قانون کے تحت سرکاری ہسپتال میں پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الہی): جناب سپیکر! کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹس میں سرکاری مریض دیکھنے اور پرائیویٹ مریض دیکھنے کا وقت مقرر ہے۔ قانون کے مطابق اس کو institutionalized practice کہتے ہیں جو ان اداروں میں یہ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے اس میں سے ان کو share ملتا ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ڈاکٹروں کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں جا کر پریکٹس کرنے سے روکنے کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے تاکہ وہ شام کے وقت ہسپتال کے اندر پریکٹس کریں جس سے ہسپتال کو بھی اُس فیس میں سے share ملے اور مریضوں کو بھی فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 4065 رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ dispose of ہوا اور اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! .Question No. 4074, on her behalf (معزز خاتون ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

سیلف فنانس سکیم کے تحت پڑھنے والے سٹوڈنٹس کی فیس ختم کرنے کا معاملہ

*4074: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے سیلف فنانس سکیم کو اس سال سے ختم کرنے کا اعلان کیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سیلف فنانس سکیم میں پڑھنے والے سٹوڈنٹس کی فیس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سٹوڈنٹ کو ڈاکٹر بننے کے لئے حکومت کا پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے جبکہ حکومت مذکورہ سکیم کے تحت طلباء سے پندرہ لاکھ روپے وصول کر رہی ہے کیا یہ تعلیم کے نام پر سٹوڈنٹس کے ساتھ تجارت نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سیلف فنانس سکیم کے بحوالہ آرڈر نمبر SO(ME)E8-2/04 بتاریخ 08-07-3 ختم کر دی ہے۔

(ب) سیلف فنانس سکیم کے تحت پہلے سے داخل طلباء چونکہ اوپن میرٹ پر نہیں آئے اس لئے ان کی فیس معافی کا جواز نہیں بنتا۔ مزید برآں اس سلسلہ میں عدالت عالیہ پہلے ہی ان طلباء کی رٹ پٹیشن مسترد کر چکی ہے لہذا اس فیصلہ کی روشنی میں ایسے طلباء اپنی داخلہ شرائط کے مطابق فیس دینے کے پابند ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے نوٹیفیکشن کے مطابق پرائیویٹ میڈیکل کالج سرکاری میڈیکل کالجوں کے مقابلے میں کم تر سہولیات کے باوجود پانچ لاکھ فیس لے رہے ہیں جس کے مقابلے میں سرکاری میڈیکل کالجز کی فیس تقریباً اڑھائی لاکھ سالانہ تھی اس طرح 2008 تک داخل ہونے والے طلباء کی فیس کافی حد تک subsidized تھی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ سوال 31۔جولائی 2009 کو جمع کرایا گیا تھا اور اس کا جواب 15۔دسمبر 2011 کو آیا ہے۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا اب اس سوال کی کوئی importance رہ گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ issue اس وقت بھی fresh ہے۔ گزشتہ حکومت نے رحیم یار خان اور لاہور کے دو کالجوں میں Self-Finance Based Admissions شروع کئے تھے۔ ہمارے چیف منسٹر میاں محمد شہباز شریف نے اس کا خاتمہ کیا ہے کہ کوئی کالج Self-Finance پر داخلہ کرے گا اور نہ ہی Self-Finance Fee لے گا لیکن جو

داخلے ہو چکے ہیں انہیں اپنی فیس ادا کرنی ہو گی اور اپنا tenure پورا کرنا ہو گا۔ وہ سٹوڈنٹس اس حوالے سے ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ میں بھی گئے ہیں لیکن سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ جو لوگ Self-Finance پر داخل ہوئے ہیں وہ کورس ختم ہونے تک اپنی فیس ادا کریں گے لیکن 2008 کے بعد کوئی سٹوڈنٹ Self-Finance پر داخل نہیں کیا جا رہا۔

(اس مرحلہ پر محترمہ خدیجہ عمر ایوان میں تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر اس سوال پر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ابھی وہی ضمنی سوال ہے کہ دو سال بعد اس سوال کی اہمیت ختم ہو گئی ہے اور محکمہ کی طرف سے ہر اجلاس میں باقاعدگی سے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا؟

جناب سپیکر: جب باری آئی ہے تو انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے اس میں کیا مضائقہ ہے۔ اب Question Hour ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ صحت میں ڈی جی اور ڈائریکٹرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2279: **جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ہذا میں ڈائریکٹر جنرل اور ڈائریکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی اور کس کس گریڈ اور شعبہ جات کی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تجربہ، تعلیمی قابلیت اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعینات آفیسرز کے نام، ولدیت، ڈومیسائل، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان میں سے کتنے آفیسرز مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے حامل ہیں اور کون کون سے ان ریکوائرمنٹ پر پورا نہیں اترتے؟

(ہ) کیا حکومت متعلقہ تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ کے حامل افراد کی تعیناتی ان اسامیوں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت میں ڈائریکٹر جنرل کی ایک اور دیگر ڈائریکٹرز کی کل 8 اسامیاں ہیں، گریڈ اور شعبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ تمام اسامیوں کے لئے MBBS,DPH/PHA/MPH اور بطور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ / ڈی ایچ او / ای ڈی او ہیلتھ کام کرنے کا تجربہ جبکہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ڈینٹل کے لئے بی ڈی ایس بمع پوسٹ گریجویشن ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر تعینات آفیسرز کے نام، ولدیت، ڈومیسائل، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان تمام اسامیوں پر مطلوبہ قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے حامل افسران تعینات ہیں اور مطلوبہ ریکوائرمنٹ پر پورا اترتے ہیں۔

(ہ) تمام اسامیوں پر متعلقہ تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ کے حامل افراد کو تعینات کیا گیا ہے اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور اغراض و مقاصد و دیگر تفصیلات

*2999: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور کب قائم ہوا، اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ج) کتنی کب سے خالی ہیں؟

(د) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بیان کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور 1949 میں قائم ہوا اس کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

1) بذریعہ تعلیم، تحقیق اور تکنیکی مشاورت لوگوں کی صحت کے معیار کو بہتر بنانا۔

2) ہیلتھ پالیسی بنانے اور عملدرآمد میں مدد دینا۔

3) ملکی اور بین الاقوامی سطح پر پبلک ہیلتھ کی ترقی میں سنٹر آف ایکسیلینسی کا رول۔

4) تعلیمی سرگرمیاں:۔ جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) IPHلاہور میں پروفیسرز،ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
i	پروفیسرز	9
ii	ایسوسی ایٹ پروفیسرز	8
Iii	اسسٹنٹ پروفیسرز	12

(ج) آئی پی ایچ لاہور میں خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
i	پروفیسرز	7
ii	ایسوسی ایٹ پروفیسرز	2
Iii	اسسٹنٹ پروفیسرز	5

تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام ،عہدہ ،گریڈ ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کا سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*3841: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کو سال 2007تا2009 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) اس ہسپتال کو ان سالوں کے دوران کتنی رقم ادویات کی خرید کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) کیا جو رقم ان سالوں کے دوران ادویات کی خرید کے لئے فراہم کی گئی تھی وہ اس ہسپتال میں داخل ہونے والے مریضوں کی ضروریات کے مطابق تھی،اگر کم تھی،تو حکومت موجودہ سال کے دوران اس ہسپتال کو مزید فنڈز بسلسلہ خرید ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کو مالی سال 07۔2006 کے دوران 361.985 ملین روپے، مالی سال 08۔2007 کے دوران 307.89 ملین روپے اور مالی سال 09۔2008 کے دوران 806.642 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) اس ہسپتال کو 08۔2007 میں 103.152 ملین روپے مالی سال 09۔2008 کے دوران 270 ملین روپے جبکہ مالی سال 10۔2009 کے دوران 300 ملین روپے ادویات کی خرید کے لئے فراہم کئے گئے جبکہ ڈائلیسز کی مد میں 9.600 ملین روپے کی رقم علیٰحدہ سے مختص کی گئی ہے تاکہ گردوں کے امراض میں مبتلا مریضوں کو مفت علاج کی سہولت میسر آسکے۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد کو مالی سال 09۔2008 میں گزشتہ سال سے 160 فیصد زائد جبکہ مالی سال 10۔2009 کے دوران 11 فیصد زائد رقم مریضوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ادویات کی خرید کے لئے فراہم کئے گئے ہیں اور مزید یہ کہ ڈائلیسز کی مد میں 9.600 ملین روپے کی رقم علیٰحدہ سے مختص کی گئی تاکہ گردوں کے امراض میں مبتلا مریضوں کو مفت علاج کی سہولت میسر آسکے۔

بحیثیت ڈی ڈی او ہیلتھ بورے والا میں تعینات آفیسرز سے متعلقہ تفصیلات

*3854: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ڈی او (ایچ) کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے؟

(ب) ڈی ڈی او (ایچ) بورے والا کی پوسٹ پر یکم جنوری 2000 سے آج تک کتنے افراد تعینات رہ چکے ہیں؟

(ج) کتنے آفیسرز کے خلاف دوران تعیناتی بحیثیت ڈی ڈی او ہیلتھ کرپشن اور دیگر الزامات کے تحت انکوائریاں ہوئیں اور کن کن آفیسرز کے خلاف باقاعدہ ایف آئی آرز درج ہوئیں؟

(د) کتنے آفیسرز کے خلاف انکوائریوں کے بعد کیا کیا سزا دی گئی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ ڈی ڈی او ایچ بورے والا عرصہ دس سال سے زائد اسی پوسٹ پر کام کر رہا ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے خلاف کرپشن اور زنا کے مقدمات درج ہیں، اگر ایسا ہے تو اس افسر کو بار بار اسی سیٹ پر تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ڈی او (صحت) کی پوسٹ گریڈ 19 کی ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل آفیسرز ڈی ڈی او صحت بورے والا تعینات رہ چکے ہیں۔

(i) ڈاکٹر مسعود نثار رانا 1999۔12۔30 سے 2002۔02۔19

(ii) ڈاکٹر محمد یعقوب 2002۔02۔20 سے 2008۔09۔8

(iii) ڈاکٹر محمد اکرم 2009۔09۔9 سے تاحال

(ج) ڈی ڈی او (صحت) بورے والا کی پوسٹ پر اب تک جتنے آفیسرز تعینات رہ چکے ہیں ان میں کسی پر بھی کرپشن یا دیگر کسی الزام کے تحت انکوائری نہ ہوئی ہے اور نہ ہی باقاعدہ ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔

(د) تفصیل (ج) پر درج ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔

مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008، پی پی۔233 وہاڑی کے ہسپتالوں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز کا سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*3913: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران پی پی۔233 وہاڑی کے ہسپتالوں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کو کتنی رقم سالانہ کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران ان ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں اور کتنے فنڈز ہسپتال اور سنٹر وائز فراہم کئے گئے؟

(ج) کیا یہ ادویات اور فنڈز ان سنٹروں اور ہسپتالوں کی ضرورت کے مطابق تھیں اگر کم تھیں تو کیا حکومت موجودہ مالی سال میں ان کی ضروریات کے مطابق فنڈز اور ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 08-2007اور09-2008کے دوران پی پی-233ضلع وہاڑی میں موجود ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا اور چھ بی ایچ یو (چک نمبر325EB، چک نمبر148/EB، چک نمبر305/EB، چک نمبر455/EB، چک نمبر495/EBاور چک نمبر515/EB) کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران ان ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کو فراہم کی گئی ادویات کی مالیت اور فنڈز کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ ادویات اور فنڈز ان ہسپتالوں اور سنٹروں کی ضرورت کے مطابق تھیں اور مزید اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔

نرسوں کی ٹریننگ کے لئے سیمینار و ورکشاپس کروانے کی تفصیلات

*3952: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نرسوں کی ٹریننگ کے لئے مختلف سیمینار اور ورکشاپس منعقد کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نرسوں کی بہترین ٹریننگ کے لئے بیرون ملک بھی وظائف پر نرسیں ٹریننگ لینے کے لئے جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نرسوں کو ان کی کارکردگی کی بنیاد پر ترقی دی جاتی ہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں تو مذکورہ بالا تمام معاملات پر حکومت کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب نرسوں کی استبداد کار بڑھانے کے لئے مختلف قسم کے پروفیشنل سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کرواتی رہتی ہے، مختلف امراض اور مریضوں کی بہتر نگہداشت کے حوالے سے کئی طرح کے ٹریننگ و ریفریش کورسز بھی کروائے جاتے ہیں، (ہیپاٹائٹس، ایڈز وغیرہ)

(ب) بیرون ممالک میں اعلیٰ پروفیشنل تعلیم کے حصول کے لئے نرسز حکومتی اور ذاتی حیثیت میں جاتی ہیں، حکومتی سطح پر بی ایس سی نرسنگ، ایم ایس سی نرسنگ اور مختلف قسم کی ٹریننگ حاصل کی جاتی ہے حال ہی میں ڈینگی مرض کے علاج اور کلینکل مینجمنٹ کی تربیت کے لئے نرسوں کو بیرون ملک بھیجا گیا ہے۔

(ج) نرسز کی ترقی ان کی Seniority-cum-fitness کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

(د) نرسنگ کے شعبہ کی مزید ترقی کے لئے تعلیمی معیار برائے داخلہ ایف ایس سی کیا گیا ہے، بی ایس سی نرسنگ جیسے ڈگری پروگرامز پاکستان میں شروع ہو چکے ہیں، اس مقصد کے لئے پبلک پارٹنر شپ کے تحت فاطمہ میموریل ہسپتال لاہور میں یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے جبکہ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے کالج آف نرسنگ میں بھی یہ پروگرام کامیابی سے جاری ہے۔

صوبہ پنجاب ہیپاٹائٹس سی کے علاج کے لئے مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیلات

*3955: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس سی کی تشخیص اور اس کے علاج کی سہولیات فراہم نہیں کی جا رہیں؟

(ب) 09-2008 اور 10-2009 کے بجٹ میں اس مرض پر قابو پانے کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور اس مرض پر قابو پانے کے لئے حکومت کس حکمت عملی پر عملدرآمد کر رہی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ پنجاب کے سرکاری ہسپتال بشمول تمام ٹیچنگ اور ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کی تشخیص و علاج کی سہولیات میسر ہیں ان سہولیات میں ELISA,PCR اور LFT ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں مستحق مریضوں کے لئے ہیپاٹائٹس B اور C کے علاج کے لئے مفت ادویات فراہمی شامل ہے۔

(ب) 09-2008 میں 10 کروڑ 80 لاکھ روپے مختص کئے گئے اور 10-2009 میں 10 کروڑ ایک لاکھ 90 ہزار روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس مرض پر قابو پانے کے لئے حکومت نے جامع

حکمت عملی اپنائی ہے جس میں عوام میں مرض کی آگاہی و شعور کے لئے ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے آگاہی مہم ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکہ جات کی فراہمی ہسپتال میں ہسپتال کے فضلہ کو ٹھکانے لگانے کے اقدامات، ہیپاٹائٹس بی اور سی کی تشخیص کے لئے سہولیات کی فراہمی ہیپاٹائٹس بی اور سی کی علاج کی سہولیات کی فراہمی جن میں مفت ادویات کی فراہمی شامل ہے۔

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*4065: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کس کس گریڈ کی ہیں؟

(ب) ڈاکٹر کی کس کس گریڈ کی کون کون سی اسامیاں ہسپتال ہذا میں خالی پڑی ہیں؟

(ج) شعبہ گائنی، کارڈیک اور ایمرجنسی میں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت ہسپتال ہذا میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں جلد از جلد پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈ	تعداد اسامی
1	20	06
2	19	10
3	18	24
4	17	52

(ب) ہسپتال ہذا میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈ	تعداد اسامی
1	20	04
2	19	04
3	18	05
4	17	09

(ج) شعبہ گائنی، کارڈیک اور ایمرجنسی میں ڈاکٹرز کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن پر کرنے کے لئے حکومت پنجاب کوشش کر رہی ہے۔

پنجاب رورل سپورٹ پروگرام کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز کو مستقل کرنے کی تفصیلات

*4107: میاں شفیع محمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈاکٹر حضرات کو مستقل کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب رورل سپورٹ پروگرام (پی آر ایس پی) کے انڈر کام کرنے والے ڈاکٹرز کو بھی مستقل کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب نفی میں ہے تو حکومت (پی آر ایس پی) میں کام کرنے والے ڈاکٹر حضرات کو کب تک مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ صحت، حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے تمام میڈیکل آفیسرز کو مستقل کر دیا ہے۔

(ب) محکمہ صحت نے پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز کو مستقل کرنے کے لئے سمری حکام اعلیٰ کو بھجوائی تھی جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک چھ رکنی کمیٹی زیر صدارت خواجہ محمد آصف ایم این اے تشکیل دی ہے۔ جونہی کمیٹی کی سفارشات موصول ہوں گی ان پر عمل کیا جائے گا۔

(ج) تفصیل جز(ب) میں درج ہے۔

آر ایچ سی میانی ضلع سرگودھا میں وومن گائناکالوجسٹ کی تعیناتی کا مسئلہ

*4133: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں وومن میڈیکل آفیسر خاص کر گائناکالوجسٹ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گائناکالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس حلقہ کی خواتین کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ہسپتال میں جلد از جلد گائناکالوجسٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آر ایچ سی میانی ضلع سرگودھا میں گائناکالوجسٹ کی سیٹ نہ ہے تاہم وومن میڈیکل آفیسر کی سیٹ ہے اور وومن میڈیکل آفیسر تعینات ہے۔

(ب) پنجاب کے کسی بھی آر ایچ سی میں گائناکالوجسٹ کی سیٹ منظور نہ ہے اس وجہ سے آر ایچ سی میانی پر بھی گائناکالوجسٹ کو تعینات نہیں کیا جاسکتا۔

(ج) آر ایچ سی میانی میں گائناکالوجسٹ کی سیٹ منظور نہ ہے لہذا وہاں پر گائناکالوجسٹ تعینات نہیں کی جاسکتی۔

سروسز ہسپتال، میوہسپتال کے لئے خریدی گئی ادویات کی تفصیلات

*4142: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا محکمہ صحت میں ادویات خریدنے کا کوئی طریق کار طے کیا گیا ہے اگر ہاں تو وہ کیا ہے؟

(ب) کیا پنجاب کے ہسپتالوں کو بھی ادویات خریدنے کی اجازت ہے اگر ہاں تو وہ کس طرح؟

(ج) کیا پنجاب کے تمام ہسپتالوں کے لئے ادویات خریدنے کے لئے علیحدہ رقم مختص کی جاتی ہے؟

(د) سال 08-2007 اور 09-2008 میں سروسز ہسپتال اور میوہسپتال لاہور میں کتنی رقم کی ادویات خریدی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! محکمہ صحت ادویات خریدنے کے لئے پنجاب پرچیز مینول میں وضع کردہ طریق کار اور قوانین پر سختی سے کاربند رہتے ہوئے ریٹ / رننگ کنٹریکٹ کرتا ہے طریق کار کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! پنجاب کے ہسپتالوں کو بھی ادویات خریدنے کی اجازت ہے پنجاب کے ہسپتال محکمہ صحت کے ریٹ / رننگ کنٹریکٹ میں منظور کردہ ریٹس کے مطابق متعلقہ فرمز کو پنجاب

پرچیز مینول کے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے پرچیز آرڈرissue کرتے ہیں اور ادویات خریدتے ہیں۔

مزید برآں پنجاب کے ہسپتال مریضوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر مطلوبہ ادویات بذریعہ لوکل پرچیزلوکل کنٹریکٹر سے خرید لیتے ہیں،اور وہ ادویات جن کی ضرورت زیادہ مقدار میں ہواور محکمہ صحت کے ریٹ / رننگ کنٹریکٹ میں شامل نہ ہوں خریدنے کے لئے اپنی سطح پر پنجاب پرچیز مینول کی پیروی کرتے ہوئے ریٹ کنٹریکٹ کرتے ہیں اورادویات خریدتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! پنجاب گورنمنٹ کے زیر انتظام تمام ہسپتالوں کے لئے ادویات خریدنے کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ سے بجٹ مختص کیا جاتا ہے۔

(د) سروسز ہسپتال لاہور میں سال 08۔2007 میں مبلغ 161349533روپے کی ادویات خریدی گئیں اور سال09۔2008 میں مبلغ 287298439روپے کی ادویات خریدی گئی ہیں۔

میو ہسپتال لاہور میں سال 08۔2007 میں مبلغ-/283105000روپے کی ادویات خریدی گئیں اور سال 09۔2008 میں -/330325,000روپے کی ادویات خریدی گئیں۔

ضلع راولپنڈی،لاہور،ملتان میں منشیات کے شکار لوگوں کے لئے ہسپتال بنانے کا مسئلہ

*4143: محترمہ طلعت یعقوب:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیاحکومت ضلع راولپنڈی،لاہوراور ملتان میں منشیات کے شکارلوگوں کے علاج کے لئے کوئی علیٰحدہ ہسپتال قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگرہاں توکب تک ؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

اس وقت راولپنڈی،لاہور اور ملتان کے تدریسی ہسپتالوں میں منشیات کے شکار / نفسیاتی مریضوں کے لئے علیٰحدہ شعبہ جات قائم ہیں جہاں منشیات کے شکارلوگوں کے لئے خاطر خواہ انتظامات موجود ہیں،اس کے علاوہ محکمہ سوشل ویلفیئر نے تدریسی ہسپتالوں میں میڈیکل

سوشل ویلفیئر آفیسر تعینات کیا ہوا ہے جس کا مقصد منشیات کے شکار لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچانا ہے ان سہولیات کی موجودگی میں منشیات کے شکار لوگوں کے لئے علیحدہ ہسپتال بنانے کی سکیم زیر غور نہ ہے۔

چیچہ وطنی (ساہیوال) کے دیہات میں گیسٹرو کی وباء کی تفصیلات

*4150: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 17۔اگست2009 کو چیچہ وطنی (ساہیوال) کے نواحی چک 31/14ایل میں گیسٹرو کی وباء پھیلنے سے دو ہزار کے قریب افراد پیٹ اور دیگر بیماریوں میں مبتلا ہو گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت کی ٹیم نے دو خواتین کو ویکسین پلائی اور اس کے فوراً بعد یہ دونوں خواتین وفات پا گئیں؟

(ج) کیا حکومت اس واقعہ کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اصل صورتحال یوں ہے کہ چک نمبر14L/31میں مورخہ 09۔08۔8کو گیسٹرو کے چند کیس سامنے آئے تھے جن کی اطلاع محکمہ صحت کو دی گئی تھی۔ محکمہ صحت نے فوری طور پر مؤثر اقدامات کرتے ہوئے، صورتحال پر قابو پالیا ای ڈی او (ہیلتھ) اور ڈی او (ہیلتھ) کی زیر نگرانی فوری طور پر متعلقہ گاؤں میں کیمپ لگایا گیا جس کا انچارج میڈیکل آفیسر بی ایچ یو 14L/28 کو بنایا گیا۔ مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولیات موقع پر فراہم کی گئیں اور مرض کو وبائی شکل میں پھیلنے سے روکنے کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کئے گئے جس سے مرض صرف چک نمبر14L/31تک محدود رہا۔

(ب) یہ درست نہ ہے متعلقہ دونوں خواتین مورخہ 09۔08۔10 کو فوت ہوئی تھی جبکہ انہیں کوئی ویکسین نہیں دی گئی تھی۔ وفات کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) نوراں بی بی زوجہ اللہ دتہ نے دو دن تک کوئی دوائی نہ لی اس کے بعد وہ میاں چنوں پرائیویٹ ہسپتال لے گئے وہاں کے ڈاکٹر صاحب نے حالت خراب ہونے کی وجہ سے نشتر ہسپتال ملتان ریفر کر دیا جہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ وفات پا گئی۔

(ii) مافیہ بی بی دختر امیر علی عمر13 سال کو Gastro کی شکایت 10اور11۔اگست کی درمیانی شب کو ہوئی لیکن اس نے کسی ڈاکٹر سے رجوع کیا نہ کوئی علاج معالجہ کروایا مورخہ 09۔08۔11کو وفات پا گئی۔

مذکورہ بالا دونوں خواتین نے کوئی ویکسین استعمال نہ کی تھی۔

(ج) محکمہ صحت کے بروقت اقدامات کی وجہ سے گیسٹرو کے مرض پر فوری طور پر قابو پالیا گیا تھا اور ان اقدامات کے نتیجے میں مزید کوئی وفات نہ ہوئی۔ جس کی رپورٹ محکمہ صحت کی زیر نگرانی ای ڈی او (ہیلتھ) اور ڈی او (ہیلتھ) نے تمام متعلقہ محکموں کو کر دی تھی۔ مرض وبائی شکل اختیار نہ کر سکا۔

ای ڈی او ہیلتھ کے آفس لاہور میں قومی خزانے کو نقصان پہنچانے کی تفصیلات

*4158: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت لاہور ای ڈی او آفس کے لئے 16لاکھ روپے فی جنریٹر کے حساب سے 8جنریٹر خریدے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ میں مذکورہ جنریٹر کی قیمت 8لاکھ روپے ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جنریٹر بائیو ٹیک نامی کمپنی سے خریدے گئے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا خریداری کے لئے باقاعدہ ٹینڈر کال کئے گئے تھے اگر ہاں تو جس جس کمپنی نے ٹینڈر دیئے، ان کے نام اور ریٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ہ) مذکورہ بے ضابطگی اور قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والے اہلکاران اور افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ دفتر ہذا نے 8عدد جنریٹر Health facilities کے لئے 16لاکھ روپے مالیت کے حساب سے خریدے تھے بلکہ دفتر ہذا نے اپنی مطلوبہ Health facilities کے لئے 9عدد جنریٹر خریدے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(i)	30KVA	6عدد	13لاکھ روپے
(ii)	50KVA	1عدد	15لاکھ روپے
(iii)	100KVA	2عدد	20لاکھ روپے

(ب) مذکورہ بالا جنریٹرز کی قیمت مارکیٹ میں متفرق ہے۔

(ج) جی نہیں یہ جنریٹر M/s Creative نامی کمپنی سے خریدے گئے۔

(د) جی ہاں! جنریٹروں کی خریداری کے لئے باقاعدہ ٹینڈر کال کئے گئے تھے اور جن کمپنیوں نے ٹینڈر میں حصہ لیا تھا ان کے نام اور ریٹ کی Comparative Statement ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) متعلقہ آفیسر کے خلاف ریگولر انکوائری محکمہ صحت میں جاری ہے۔

ضلع قصور۔ میڈیکل سٹورز پر نشہ آور ادویات کی فروخت کی تفصیلات

*4338: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں اکثر میڈیکل سٹورز پر سرعام نشہ آور دوائیاں فروخت ہو رہی ہیں اور متعلقہ انتظامیہ خاموش ہے؟

(ب) کیا متعلقہ انتظامیہ مذکورہ مسئلے کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈرگ ایکٹ 1976 اور ڈرگ رولز 2007 کے تحت نشہ آور ادویات کی فروخت مستند ڈاکٹر کے نسخہ کے بغیر ممنوع ہے۔ ضلع قصور میں تعینات ڈرگ انسپکٹر میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کے دوران ادویات کی خرید و فروخت کا تمام ریکارڈ باقاعدگی سے چیک کرتے ہیں اور ادویات غیر قانونی خرید و فروخت میں ملوث میڈیکل سٹورز مالکان کے خلاف ضروری کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔

(ب) محکمہ صحت ڈاکٹر نسخہ کے بغیر نشہ آور ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کر رہا ہے، اس سلسلہ میں 2009 کے دوران ضلع قصور میں ڈرگ انسپکٹروں نے نشہ آور ادویات کی غیر قانونی فروخت میں ملوث 156 میڈیکل سٹوروں کے چالان کرکے متعلقہ عدالتوں میں بھجوائے۔

لاہور شہر اور ضلع قصور میں ضلعی فوڈ سکواڈز کے چھاپوں کی تفصیلات

*4339: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر اور ضلع قصور میں ضلعی فوڈ سکواڈ نے جنوری2009 سے آج تک کتنی مشروب ساز و دیگر فیکٹریوں پر چھاپے مارے، کتنی فیکٹریوں، دکانوں کو ملاوٹ کرنے کی وجہ سے جرمانے کئے گئے اور کتنی مشروب ساز فیکٹریوں کو سیل کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی فوڈ سکواڈز کے مشروب ساز فیکٹریوں اور مختلف خوردنی اشیاء کی دکانوں پر چھاپوں کے باوجود ملاوٹ کرنے والوں پر کنٹرول نہیں کیا جا سکا، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ملاوٹ کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان کے خلاف سخت سزا کی پالیسی بنانے کو تیار ہے تاکہ معصوم لوگوں کو ملاوٹ شدہ اشیاء کھانے سے بچایا جا سکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور کی ضلعی فوڈ سکواڈ نے جنوری2009 سے آج تک ملاوٹ شدہ اشیائے خوردونوش تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف382ا سپیشل فوڈ ریڈز کیں جن کے دوران ان کی اشیاء خوردونوش کے نمونہ جات حاصل کر کے فوڈ لیبارٹری کو تجزیہ کے لئے ارسال کئے گئے اور جو نمونہ جات معیار پر پورا نہ اتر سکے ان کے خلاف کیس تیار کر کے متعلقہ عدالتوں کو مزید قانونی کارروائی کے لئے ارسال کر دیئے گئے اس کے علاوہ فوڈ سے متعلقہ 100اداراجات کو اشیائے خوردونوش کا معیار برقرار نہ رکھنے پر سیل کر دیا اور عدالتوں میں ارسال کئے گئے کیسز پر عدالتوں نے سال 2011 میں 10لاکھ 75ہزار 40روپے جرمانہ کیا اس کے علاوہ صحت و صفائی کا معیار برقرار نہ رکھنے پر ضلعی فوڈ سکواڈ لاہور نے PLGO,2005 کے تحت سال 2011 میں موقع پر 26لاکھ 75ہزار 5سو روپے جرمانہ ادا کیا۔

ضلع قصور میں محکمہ صحت نے جنوری2009 سے اب تک 796 مشروبات حاصل کئے جن میں سے 610 سیمپلز فیل ہوئے اور 86 سیمپل پاس ہوئے اور کل مشروبات ساز فیکٹریوں میں 128 چھاپے مارے گئے، 364 مشروب فروش دکانوں پر چھاپے مارے گئے جنوری 2009 سے تاحال کسی مشروبات ساز فیکٹری کو سیل نہیں کیا گیا۔

(ب) ضلعی فوڈ سکواڈ مشروب ساز فیکٹریوں اور مختلف خوردنی اشیاء کی دکانوں پر چھاپوں کے ذریعے چیزوں کے نمونے حاصل کر کے لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے بھیجتے ہیں ان چھاپوں کے ذریعے ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کافی حد تک کنٹرول پانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

(ج) پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کی سیکشن 2سب سیکشن 15اور سیکشن 15 کے تحت لوکل گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علاقے میں بننےاور فروخت ہونے والی تمام خوراک کی ملاوٹ سے پاک فراہمی کو یقینی بنائے۔

جہاں تک سخت سے سخت سزاؤں کا تعلق ہے تو اس پر عملدرآمد کے لئے فوڈ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جس میں قانون کی بالادستی کے لئے اس معزز ایوان نے فوڈ سیفٹی اینڈ سٹینڈرڈ ایکٹ 2011 کو منظور کیا ہے جس میں سخت سے سخت سزاؤں کا قانون رکھا گیا ہے تاکہ عوام الناس کو ملاوٹ سے پاک اشیائے خورد و نوش فراہم کرائی جا سکیں۔

پی پی۔125 موضع ہندل میں ڈسپنسری کے قیام کا مسئلہ

*4428: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال حلقہ پی پی۔125 موضع ہندل سیالکوٹ میں ڈسپنسری کے لئے رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسری کے لئے دو کنال زمین بھی فراہم کر دی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ بالا ڈسپنسری کب تک تعمیر کر دی جائے گی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) غیر متعلقہ ہے کیونکہ جز (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

ایس ایس پی کے تحت سلیکٹ نہ ہونے والے ڈاکٹرز کو بھرتی کرنے کی تفصیلات

*4443: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میڈیکل کالجز کی ایس ایس پی کے تحت جو ڈاکٹر سلیکٹ نہیں ہو سکے، وہ اوور ایج ہو چکے ہیں، اب وہ کسی بھی سرکاری جاب کے لئے apply نہیں کر سکتے؟

(ب) کیا حکومت ایسے ڈاکٹرز کو صوبہ میں میڈیکل آفیسر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جنرل سپیشلسٹ اینڈ مسلینیس سروسز رولز 1981 کے نوٹیفکیشن نمبرSOR-III-I-30بتاریخ1995-08-02کے مطابق میڈیکل آفیسر کی تقرری کے لئے عمر کی حد 22سال تا35سال ہے اور اس کے علاوہ سرکلر نمبر SOR-I(S&GAD)9-36/08 مورخہ 06-11-04کے تحت پانچ سال عمر میں رعایت دی گئی ہے۔مزید رعائیت کی گنجائش نہ ہے۔

راولپنڈی ڈویژن، ٹیلی میڈیسن کے منصوبے کی تفصیلات

*4484:انجینئر قمرالاسلام راجہ:کیاوزیرصحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیامحکمہ صحت راولپنڈی ڈویژن میں ٹیلی میڈیسن کے کسی منصوبے پر کام کررہاہے اگر ہاں تو ایسے مراکز کی کل کتنی تعداد ہے اور وہ کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان مراکز پر مریضوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں اوران مراکز کے آغاز سے اب تک کتنے لوگ ان سے مستفید ہوئے ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پاکستان بھر میں اس وقت 17علاقوں میں ٹیلی میڈیسن صحت کے متعلقہ شعبہ جات کی ضروریات کوپورا کررہاہے ہولی فیملی کے ساتھ پانچ ادارے,DHQ Hospital Attock, THQ Hospital, Pindi Gheb, District Attock, Aziz Bhatti Shaheed Hospital, Gujrat, DHQ Hospital, Khushab & DHQ Hospital, Dera Ismail Khan منسوب ہیں جن کی صحت کی ضروریات کو ہولی فیملی ہسپتال ٹیلی میڈیسن کی مدد سے پورا کررہاہے۔2009میں آئی ڈی پیز،دہشت گردی سے متاثرہ،کے لئے بھی ٹیلی میڈیسن نے کافی کام کیاہے اور ٹیلی میڈیسن کی تیار کردہ گاڑی جس میں مریضوں کے معائنہ کی ہر قسم کی سہولت موجود ہے،کی مدد سے ان کے گھروں میں اورخیموں میں صحت کی سہولت دی۔

2010 کے سیلاب میں ٹیلی میڈیسن نے کافی کام کیا اور دور دراز علاقوں میں جہاں سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے لوگوں تک ڈاکٹرز کی ٹیم نہیں جا سکی وہاں پر میڈیسن سے ان کی کمی کو پورا کیا اور 3593 مریضوں کو راجن پور اور ڈی جی خان میں سہولیات بہم پہنچائیں۔

(ب) ٹیلی میڈیسن ہولی فیملی ہسپتال کے سرجیکل یونٹ۔II میں 2005 سے پروفیسر آصف ظفر ملک کی زیر نگرانی (T.E.T.C) کے نام سے مریضوں کو صحت کی سہولت دے رہا ہے۔ 2005 کے زلزلے میں ٹیلی میڈیسن نے کافی کام کیا اور مریضوں کو ان کے علاقہ میں صحت کی ضروریات فراہم کیں اس کے علاوہ 100 سے زائد لوگوں کو صحت کے طور طریقے سکھائے۔

2008 میں اس منصوبے کی کامیابی اور مریضوں کو دور دراز علاقوں میں اچھی اور کامیاب صحت کی سہولیات فراہم کرنے کی وجہ سے محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تعاون سے ہولی فیملی میں دوبارہ ٹیلی میڈیسن کا منصوبہ (M.O.I.T) کے نام سے شروع کیا اور آج تک کامیابی کے ساتھ 7745 مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کر چکا ہے جس میں میڈیسن کے 211، دل کے 84، ہڈی و جوڑ کے 708، جلد کے 1700، ناک، کان، گلہ کے 2039، بچوں کے 110، جنرل سرجری کے 94، زچہ بچہ کے 272، دماغ کے 39، جلے کے 13، X-ray کے 668، گردہ اور مثانہ کے 29، الٹراساؤنڈ کے 1549، خون کی بیماری کے 6 اور ذہنی امراض کے 9 مریض شامل ہیں۔

ضلع بہاولپور میں ہسپتالوں، آر ایچ سیز، بی ایچ یوز کی تفصیلات

*4485: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں کل کتنے ہسپتال، RHCs اور بی ایچ یوز ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 10-2009 کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بی وی ہسپتال کے لئے مختص رقم انتہائی کم ہے؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال کے لئے مزید فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولپور میں ایک ٹیچنگ ہسپتال، چار تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، دس RHCs اور 71 BHUs ہیں۔

(ب) مالی سال 10-2009 کے دوران ان ہسپتالوں کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	تفصیل رقم
1	BV ہسپتال، بہاولپور	ایک ارب، 32 کروڑ، 11 لاکھ، 11 ہزار 7 سو روپے
2	THQ ہسپتال	3 کروڑ 68 لاکھ 3 ہزار روپے
3	RHCs ہسپتال	2 کروڑ، 63 لاکھ، 49 ہزار، 9 سو روپے
4	BHUs ہسپتال	3 کروڑ، 8 لاکھ، 89 ہزار روپے

(ج) بی وی ہسپتال کے لئے 10-2009 کے دوران ایک ارب، 32 کروڑ، 11 لاکھ، 11 ہزار 7 سو روپے مختص کئے گئے ہیں، جو کہ ہسپتال کی ضروریات کے لئے کافی ہیں۔

(د) جب بھی بی وی ہسپتال کے لئے مزید فنڈز کی ضرورت ہوئی تو حکومت مہیا کرے گی۔

جناب سپیکر: سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ مجھ سے بات کریں۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب! (قطع کلامیاں)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جس دن اجلاس شروع ہوا تھا اس دن رانا مشہود صاحب ڈپٹی سپیکر کی زیر صدارت بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہوا تھا کہ ہم Cane Commissioner کو بلا کر آپ کو بریفنگ بھی دلوا دیں گے اور کسانوں کے ساتھ اگر کسی قسم کی زیادتی ہو رہی ہے تو وہ نہیں ہو گی۔ اس بات پر آج تک عمل نہیں ہو سکا۔ اس کے بعد آپ کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہم بدھ والے دن عام بحث رکھیں گے لیکن بغیر اطلاع کے اسے سوموار کے لئے رکھ دیا گیا، اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے میں شرکت نہیں کر سکا۔ میری گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر Cane Commissioner کو بلایا جائے اور ہمارا مسئلہ حل کرایا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ Cane Commissioner کو بلا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ صحیح صورتحال اس معزز ایوان اور آپ کے سامنے رکھی جانی چاہئے۔ یہ بات بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہوئی تھی۔ اس بنیاد پر اگلے دن سیکرٹری خوراک اور Cane Commissioner یہاں سارا دن آ کر بیٹھے رہے لیکن میرے اپوزیشن کے بھائیوں نے اس بات کو مناسب ہی نہیں سمجھا کہ بیٹھ کر کوئی بات کریں بلکہ انہوں

نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا اور چلے گئے۔ اس کے بعد سوموار کو باقاعدہ بحث کے لئے وقت رکھا گیا۔Cane Commissioner، سیکرٹری خوراک اور ان کا تمام عملہ یہاں پر موجود تھا۔ میں نے اس دن درخواست کی کہ بقیہ بزنس کو ملتوی کیا جائے، آپ نے اپوزیشن سے پوچھا تو قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود تھے انہوں نے اس بات سے اتفاق کیا اور کہا کہ ٹھیک ہے کہ تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار کو ملتوی کر دیں۔ اس وقت تمام لوگ یہاں پر موجود تھے اس کے بعد ایک دفعہ کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا اور پھر دوسری دفعہ کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا۔ آج حسن مرتضیٰ صاحب اس بات کا وعدہ فرمالیں کہ یہ اس معاملہ پر بات کرنے کے لئے سنجیدہ ہیں تو آپ وقت مقرر کر دیں، ہم نے بدھ اور جمعرات کے دن قانون سازی کے لئے رکھے ہیں۔ آپ جمعہ یا سوموار کا دن اس معاملہ پر بحث کے لئے مقرر کر دیں لیکن اس دن پوری سنجیدگی سے بات سنی بھی جائے اور کی بھی جائے۔

جناب سپیکر: سوموار کا دن رکھ لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ راناصاحب میرے سینئر ہیں اور بھائیوں کی طرح بھی ہیں۔ میں ان کا انتہائی احترام کرتا ہوں۔ یہ کبھی بھی یہ ثابت نہیں کر سکے کہ میں نے ان کی ذات کے حوالے سے کوئی غلط بات کی ہو۔

جناب سپیکر: سب کا احترام کرنا چاہیے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اس معاملہ میں بہت سنجیدہ ہوں کیونکہ میرا روزگار اس سے وابستہ ہے۔ میرے پاس اس کا کوئی اور متبادل نہیں ہے۔ ہماری معیشت کی بنیاد کاشتکاروں پر ہے میں اُن کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ وہ میرے طبقے کے ہیں، راناصاحب کبھی بھی مجھے نہ سمجھیں کہ میں اس معاملے پر غیر سنجیدہ ہوں۔ یہ جس دن کا بھی وقت رکھ لیں ہم بات کریں گے۔ یہ کسی پارٹی کا مسئلہ نہیں، یہ پیپلز پارٹی یا مسلم لیگ (ن) کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ مسئلہ تمام کاشتکاروں کا ہے اور اس ہاؤس میں بیٹھنے والے ممبران کی اکثریت کا ہے۔ اس کو اگر ہم افہام و تفہیم سے حل کر سکتے ہیں تو کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: ہم سوموار کو وقت رکھیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوموار بہت دیر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: نہیں تو جمعہ ہو سکتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کاشتکاروں کی اکثریت ایک یا دو ایکڑ کے مالکان کی ہے۔ ان کا گنا اگر چلا جائے اور اس کے بعد ہم فیصلہ کرتے رہے تو اس میں دیر ہو جائے گی۔ اس issue پر کوئی ضد نہیں کرے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر میرے بھائی حسن مرتضیٰ صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ بہت جلد زیر بحث آنا چاہئے تو آپ پرسوں کا وقت رکھ لیں اور اس دن وقفہ سوالات کے بعد فوری طور پر اس معاملہ پر بحث شروع کرا دی جائے۔

جناب سپیکر: جمعۃ المبارک کو وقفہ سوالات کے فوری بعد اس معاملہ پر بحث کرائی جائے گی۔

جناب امجد علی میو: جناب سپیکر! حسن مرتضیٰ صاحب نے احتجاجاً اپنے جوتے اتارے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ان کی آج کی عادت نہیں بلکہ پرانی ہے۔ شاہ صاحب! اب آپ جا کر جوتا پہن آئیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جوتا پہن آتا ہوں لیکن آپ کم از کم اس issue پر تو مذاق نہ اڑائیں۔

جناب سپیکر: کس کا؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے جوتوں کے حوالے سے کہا ہے کہ اس کی پرانی عادت ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کسی کا نام نہیں لیا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کس دن میں اور آپ اکٹھے ننگے پیر پھرے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ مسجد اور امام بارگاہ میں جاتے ہیں تو کیا جوتا اتار کر نہیں جاتے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! لاہور میڈیکل کالج کے چالیس بچے لاہور میں ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے اڑھائی گھنٹے دیر سے امتحان دینے کے لئے سنٹر میں پہنچے۔ ان کو امتحان دینے کے لئے تین گھنٹوں کی بجائے صرف آدھ گھنٹہ دیا گیا۔ کیا چالیس بچے صرف اس لئے فیل ہو جائیں کہ ٹریفک جام ہو گئی، ٹریفک جام بھی سڑکوں کے بنانے کی وجہ سے ہوئی۔ ان بچوں نے درخواست کی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب تک یہ بات پہنچا دی جائے کہ ان چالیس بچوں کا ایم بی بی ایس کا پروفیشنل امتحان تھا جس کا ہرج ہوا ہے۔

بس رک گئی تھی اور ٹریفک میں پھنسنے کی وجہ سے لاہور میڈیکل کالج کے چالیس بچوں نے تین گھنٹوں کا پیپر صرف آدھ گھنٹہ میں دیا ظاہر ہے کہ انہوں نے تین گھنٹوں کا پیپر آدھ گھنٹہ میں دیا اس لئے وہ اس پیپر میں فیل ہی ہوں گے اور کیا ہو گا۔ میری گزارش ہے کہ ان کے لئے کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کو note کر لیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! مجھے لاء منسٹر صاحب commitment دیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میں ان کی تائید کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا میں نے آپ سے پوچھا ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے جو بات کی ہے off hand اس کے متعلق مجھے کوئی information نہیں ہے۔ اسی اجلاس کے فوراً بعد اس معاملے کا پتا کروا لیں گے۔ اگر اس میں کوئی زیادتی ہوئی ہو گی تو اس کو resolve کرا لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ ڈاکٹر صاحبہ بھی آپ سے مل لیں گی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جمعہ کے دن وقفہ سوالات کے بعد بحث کے لئے وقت رکھا گیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ جن لوگوں نے اس دن بات کرنی ہے ان کے نام لے لئے جائیں اور یہ فیصلہ بھی ہو جائے کہ اس بحث کے دوران پوائنٹ آف آرڈر ہو گا اور نہ کورم پوائنٹ آؤٹ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جو صاحبان بولنا چاہتے ہیں وہ اپنا نام سیکرٹری صاحب کو کل لکھوا دیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کورم بھی پوائنٹ آؤٹ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ نہیں ہو گا۔ آپ کی بات سنی جائے گی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں کہ جمعہ کو آپ نے گنے پر بحث کے لئے وقت مقرر کیا ہے۔ 80 فیصد کاشتکاروں کا صرف گنے کا مسئلہ نہیں ہے۔ میں بھی کاشتکاروں کی نمائندگی کرتا ہوں۔ چھوٹے کاشتکار اور کھیت مزدور کی inputs کو بھی اس بحث میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بحث میں حصہ لینے کے لئے اپنا نام لکھوائیں۔ آپ اس میں بات کریں۔ آپ اس بحث میں اپنی بات کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب رخصت کی درخواستیں ہیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلی درخواست سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے ڈبلیو-352 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"This is to inform you that I could not attend the Session from 13th to 16th on 2011 and then on 21st and 23rd June 2011 due to some personal issues. It is requested that my absence may be excused."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست بھی سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے ڈبلیو-352 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"It is kindly requested that my absence from the Assembly Session dated 22nd July 2011 may kindly be excused."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

چودھری سرفراز افضل

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست چودھری سرفراز افضل، ایم پی اے پی پی۔6 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Sir, I have to go to Dubai for some domestic affairs and I would like to request you to kindly sanction Ex-Pakistan leave from 14th September 2011 till the end of the Session and exempt from the present Assembly Session."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ شمسہ گوہر

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ شمسہ گوہر، ایم پی اے ڈبلیو۔319 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Sir, I am out of country to meet my family members. Keeping in view of the above kindly grant me leave w.e.f. 9th September 2011 up to completion of the current Session."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب اویس قاسم خان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب اویس قاسم خان، ایم پی اے پی پی132 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Sir, I have to go to USA from 9th to 17th September 2011. It is requested that my leave from the Assembly Session for the said period may kindly be approved.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ عائشہ جاوید

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے ڈبلیو۔355 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میری کچھ نجی مصروفیات ہیں جس کے باعث میں رواں سیشن میں جو 9۔ ستمبر 2011 سے جاری ہے، میں شرکت نہیں کر سکتی۔ پورے اجلاس کے دوران میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب اعجاز احمد کاہلوں

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب اعجاز احمد کاہلوں، ایم پی اے پی پی۔34 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ بندہ عمرہ کرنے کے سلسلے میں سعودی عرب جا رہا ہے۔ مہربانی فرما کر بندہ کی 9تا13۔ ستمبر 2011 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

رانا محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست رانا محمد افضل خان، ایم پی اے پی پی-66 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"On Friday 16th September 2011, I was unable to attend the Assembly Session due to another engagement. You are requested to kindly allow me one day leave."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے ڈبلیو-352 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Sir, this is to inform you that I could not attend the Assembly Session from 13th to 16th September 2011."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 73 حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، پیش کریں۔

ایس ایچ او تھانہ شور کورٹ سٹی کا معزز ممبر اسمبلی سے تضحیک آمیز رویہ

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 18-دسمبر 2011 کو تقریباً ایک بجے دوپہر میں نے ایک عوامی کام کے

سلسلے میں ایس ایچ او شور کوٹ سٹی ملک وارث کو ٹیلی فون کیا کہ آپ نے ایک بے گناہ آدمی کو پکڑا ہے اور اس بارے میں ہائیکورٹ بھی آرڈر دے چکی ہے کہ پہلے بھی اس آدمی سے زیادتی کی گئی ہے، اب آئندہ کبھی بھی اسے disturb نہ کیا جائے تو ایس ایچ او مذکور نے کہا کہ آپ کے پاس جو آدمی بھی آتا ہے آپ اُس کی سفارش کر دیتے ہیں لیکن یہ میری صوابدید ہے کہ میں کسی کا کام کروں یا نہ کروں۔ جہاں تک آپ مجھے ہائیکورٹ کے آرڈروں کا بتا رہے ہیں تو ہائیکورٹ روزانہ آرڈر کرتی رہتی ہے۔ اگر ان پر عمل کرنے بیٹھ جاؤں تو میں نے نوکری کر لی۔ جب میں نے پھر ایس ایچ او سے کہا کہ یہ بندہ بے گناہ ہے اور آپ اسے بار بار تنگ کرتے ہیں اور اس پر بے بنیاد مقدمات بنا کر اسے رسوا کر رہے ہیں لہذا آپ مہربانی کریں اور اسے چھوڑ دیں تو ایس ایچ او نے کہا کہ میرے خیال میں آپ کو میری بات کی سمجھ نہیں آئی۔ جب مجھے ہائیکورٹ کے آرڈروں کی پروا نہیں تو آپ مجھے بار بار insist کرنے والے کون ہوتے ہیں، پہلے تو میں اس کے خلاف کارروائی کرتا یا نہ کرتا لیکن اب میں اسے بتاؤں گا کہ آپ کا سفارشی کتنا طاقتور ہے؟ ساتھ ہی اس نے اس غریب آدمی کو تھانے کی حوالات سے نکال کر اس پر تشدد کیا اور اس کے خلاف پرچہ درج کر دیا۔ پھر پتا نہیں موصوف کو کیا مجبوری بنی یا کوئی سفارش پہنچی کہ اس نے رات کو مذکورہ شخص کو حوالات سے نکال کر گھر بھیج دیا اور کہا کہ صبح آ جانا۔۔۔

جناب سپیکر: کاٹھیا صاحب! آپ نے اپنی تحریک میں کیا لکھا ہے؟

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! جو تحریر ہے وہی پڑھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کاٹھیا صاحب! آپ نے اپنی تحریک کے اندر ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو غیر پارلیمانی ہیں۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: میں پڑھ دیتا ہوں اور اسے withdraw کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو ایسے نہیں پڑھنے دوں گا۔ آپ اس کو دوبارہ لکھیں۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: میں کل دوبارہ دے دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ اسے دوبارہ لکھ کر لائیں اور کل پڑھ لیجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست حکم فرمایا ہے۔ کاٹھیا صاحب اس تحریک کو re-write کریں پھر submit کریں لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ کا جو متعلقہ سٹاف ہے اُس کی بھی ذمہ داری ہے لہذا آپ اس کا بھی notice لیں۔

جناب سپیکر: جنہوں نے یہ تحریک استحقاق لکھی اور جنہوں نے پاس کی ہے وہ دونوں میرے پاس پیش ہوں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 1415/11 چودھری ظہیر الدین صاحب کی طرف سے جو محکمہ مال کے متعلقہ ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! مجھے کاپی دی جائے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب کو کاپی دی جائے۔ رانا صاحب! یہ تحریک التوائے کار پہلے پڑھی جا چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: ابھی اس کا جواب نہیں آیا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے بہر حال اگلے ہفتے تک کے لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1454/11 محترمہ سیمل کامران صاحبہ اور چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر یہ پڑھی جا چکی ہے تو کیا میں اس کا جواب عرض کر دوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ یہ پہلے پڑھی جا چکی ہے آپ اس کا جواب سنیں۔

لاہور میں محکمہ صحت کی عدم دلچسپی کی وجہ سے آوارہ کتوں کی تعداد میں اضافہ سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جولائی 2011 سے ڈینگی کے خوفناک وباء کی وجہ سے تمام تر سٹاف دن رات سپرے، آئی آر ایس اور Larvicide's activity میں 24 گھنٹے مصروف رہا تاہم اس دوران آوارہ کتوں کی تلفی کا سلسلہ باقاعدہ چلتا رہا اور آوارہ کتوں سے متعلق تمام شکایات پر فوری action لیا جاتا رہا۔ اب ڈینگی کے کنٹرول ہونے کے بعد آوارہ کتوں کی تلفی کے لئے پروگرام میں مزید تیزی کر دی گئی ہے اور ٹاؤن کی سطح پر پروگرام بنا کر اس پر عملدرآمد جاری ہے جو مارچ 2012 تک مسلسل پوری force کے ساتھ چلتا رہے گا تاکہ لاہور کے شہریوں کو آوارہ کتوں سے محفوظ رکھا جاسکے۔ ماہ دسمبر کے پروگرام کی کاپی جواب کے ساتھ لف کی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ جب سے پنجاب میں ڈینگی آیا تھا تو ہسپتالوں میں سوائے ڈینگی کے مریضوں کے کسی---

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں یہ تحریک التوائے کار ہے اس پر آپ کو روز سمجھاؤں یہ اچھا نہیں لگتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1467/11 بھی محترمہ سیمل کامران صاحبہ اور عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔ رانا صاحب! اس کا جواب آنا ہے۔

سانگلہ ہل کے چک نمبر 111ر۔ب میں محکمہ کی ملی بھگت سے 71 کنال اراضی کی کوڑیوں کے بھاؤ جعلی الاٹمنٹ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 1467/11 کا جواب میرے پاس ہے "بمطابق رپورٹ تحصیلدار و اسسٹنٹ کمشنر سانگلہ ہل اراضی تعدادی 71 کنال 6 مرلے مربع نمبر 25 کلہ نمبران 11,10,2,1,20,12 مربع نمبر 48 کلہ نمبران 10 اور ایک واقع چک نمبر 111ر،ب تحصیل سانگلہ ہل زیر سکیم بے دخل مزارعین خیر دین ولد بوٹا کو الاٹ شدہ تھی جو کہ الاٹی کی وفات کے بعد اس کے وارثان راصب محمود وغیرہ کو منتقل ہوئی۔ اس اراضی کے حقوق ملکیت مطابق

پالیسی بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور وارثان الاٹی کو بحکم ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو ننکانہ صاحب بذریعہ بیع نامہ نمبری 49 منتقل ہوئی جس کا انتقال نمبر 1574 تبدیل ملکیت بحق ہوا۔ اس طرح وارثان خیر دین الاٹی مالکان قرار پائے۔ مالکان نے اس اراضی میں سے 9 کنال دو مرلے پر ذاتی مکانات، حویلی کی بنیادیں رکھی ہوئی ہیں۔ بمطابق رپورٹ عملہ مال مالکان نے بذریعہ رجسٹری انتقال اراضی کسی کو فروخت نہ کیا ہے"۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1494 محترمہ سیمل کامران، محترمہ قمر عامر چودھری اور چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے پڑھی جا چکی ہے۔ اس کا جواب رانا صاحب! پڑھ دیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک نمبر 308۔گ ب میں سرکاری اراضی کی پانچ اور سات مرلہ سکیم کی الاٹمنٹ میں اقرباء پروری کے باعث حقدار محروم

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! 1494/11 کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ آف دی پنجاب نے بے گھر افراد کے لئے پانچ مرلہ پلاٹس کا اعلان کیا جس کے تحت چک نمبر 308 گ، ب میں مربع نمبر 42 اور 45 میں کل 66 کنال 14 مرلے رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت چراگاہ کو reserve کر کے نقشہ جناح آبادی پانچ مرلہ سکیم تیار کیا گیا اور مزید حقداران سے پالیسی کے مطابق درخواستیں بذریعہ اشتہار مانگی گئیں اور مزید برآں اطلاع کے لئے دفاتر تحصیلدار، ڈی ڈی او اور پرنٹ شدہ بینز آویزاں کئے گئے۔ مقررہ تاریخ تک 255 درخواستیں موصول ہوئیں جن کی جانچ پڑتال کے لئے حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق چیئرمین ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) نمائندہ ایم پی اے (چودھری فقیر محمد) ممبر ریونیو آفیسر حلقہ، ممبر سیکرٹری یونین کونسل نمبر 48 پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جنہوں نے تمام درخواستوں کی سکروٹنی کر کے 255 افراد میں سے 84 افراد کو مستحق قرار دیا۔ گورنمنٹ آف دی پنجاب کی مقررہ تاریخ 28-02-2011 کو جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر کے میٹنگ روم میں جناب ڈی سی او صاحب، جناب ڈی او آر صاحب، جناب ڈی ڈی او آر صاحب، چیئرمین جناب محمد آصف قریشی صاحب، ٹی ایم اے محمد اشرف، نمائندہ ایم این اے ممبر (لالہ محمد اقبال)، نمائندہ ایم پی اے ممبر (سردار مسعود خان)، برادر ایم پی اے چودھری فقیر محمد، نمائندہ ایم پی اے، تمام ریونیو

افسران، تمام سیکرٹریز یونین کونسلز اور میڈیا کے نمائندگان کی موجودگی میں کمپیوٹر پر قرعہ اندازی کرتے ہوئے مستحق افراد کو پلاٹس کی تقسیم کی گئی۔ مورخہ 28-05-2011 کو حکومت پنجاب کی ہدایت پر متعلقہ ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان نے مستحق الاٹیوں کو اسناد تقسیم کیں جس کے مطابق انتقالات درج کئے جاچکے ہیں۔مزید برآں 255 میں سے 171افراد کو غیر مستحق قرار دیا گیااوران میں سے کسی بھی فرد نے پالیسی کے مطابق اپنے آپ کو مستحق ثابت نہیں کیااور جن 84افراد کو پلاٹ الاٹ کئے گئے انہیں انتہائی جانچ پڑتال سے اہل قرار دیا گیا۔ان میں سے کوئی ایسافرد نہ ہے جس نے سات مرلہ سکیم کے تحت پلاٹ لیاہواور چک نمبر308گ۔ب میں زرعی اراضی کامالک ہو۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرے پاس اس بات کے ثبوت ہیں کہ جن 84لوگوں کو پلاٹس دیئے گئے ہیں ان میں سے 24پلاٹس ایسے مالکان کوالاٹ کئے گئے ہیں جن کے پاس پہلے سے پلاٹ تھے اوران کے متعلق وزیراعلیٰ شکایات سیل میں بھی درخواست دی گئی ہے جہاں پر تمام ثبوت دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تمام ثبوت لاء منسٹر صاحب کو دے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اسے kindly dispose of نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے ہم اس کانوٹس لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1522/11 سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لیکن یہ پڑھی جاچکی ہے اس لئے راناصاحب اس کا جواب اگر ہے تو پڑھ دیں۔

محکمہ تحفظ ماحولیات ودیگر محکموں کی ملی بھگت سے حلقہ پی پی۔233 مجاہد کالونی بورے والا میں غیر قانونی قائم ہونے والی فلور ملوں اور ماربل فیکٹریوں سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ ضلعی آفیسر ماحولیات وہاڑی کے سروے کے مطابق مجاہد کالونی بورے والاشہر کے گردونواح سڑکوں کے کنارے مندرجہ ذیل فیکٹریاں ہیں جن کی پوری ایک لسٹ دی گئی ہے۔ محکمہ ماحولیات پنجاب نے ماحولیاتی ایکٹ مجریہ 1997کے تحت مذکورہ فیکٹریوں اور تحصیل میونسپل آفیسر بورے والا کے خلاف کارروائی کی

ہے۔ فروبل اور ماربل فیکٹریز کو احکامات جاری کئے گئے ہیں کہ وہ فوری طور پر اپنا گندہ پانی نزدیکی جوہڑ میں ڈالنا بند کرلیں اور گندے پانی کو ماحولیاتی معیار کے مطابق treatment کرکے disposal کریں۔ اس طرح تحصیل میونسپل آفیسر بورے والا کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر مذکورہ جوہڑ سے گندے پانی کی نکاسی کرے اور علاقہ میں مناسب سیوریج و ڈرینج سسٹم تعمیر کرے جبکہ باقی فیکٹریوں بشمول تحصیل میونسپل آفیسر بورے والا محکمہ کی جانب سے دیئے گئے احکامات پر عملدرآمد کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے لیکن ان کی request آئی ہے کہ اسے 27۔دسمبر تک pending کر دیا جائے۔ ٹھیک ہے اسے 27۔دسمبر تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1738 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے۔ رانا صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا اس لئے اسے آئندہ ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے pending till next week اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1761/11 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے اور اس کا بھی جواب آنا ہے۔ جی، رانا صاحب!

تعلیمی بورڈ گوجرانوالہ کے عملہ کی جانب سے انٹر میڈیٹ پارٹ۔I کے نتائج میں غلط مارکنگ اور رزلٹ کارڈ میں ردوبدل کرنے پر طلباء وطالبات کا شدید احتجاج

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس موجود ہے کہ انٹر میڈیٹ پارٹ۔I سالانہ 2011 کا رزلٹ مورخہ 17-10-2011 کو شائع کیا گیا جس میں غلطیوں کی نشاندہی ہونے کی بنا پر طلبا نے مورخہ 20-10-2011 کو احتجاج کیا جس پر چیئرمین نے انٹر میڈیٹ سالانہ رزلٹ 2011 کے پرچوں کی فری ری چیکنگ کا اعلان کیا مگر 22-10-2011 کو دوبارہ احتجاج کیا اور مشتعل طلبا نے بورڈ آفس کے مین گیٹ کو توڑ کر مین بلڈنگ کی مختلف برانچوں میں توڑ پھوڑ کرتے ہوئے کمپیوٹر برانچ کو مکمل طور پر نذر آتش کر دیا جبکہ سٹور برانچ اور ملٹی اپرہال کو بھی جزوی طور پر

نقصان پہنچا۔ متذکرہ بالا واقعہ کی اطلاع پر وزیر تعلیم پنجاب نے میڈیا کے سامنے انٹر میڈیٹ پارٹ ون سالانہ 2011 کے پہلے رزلٹ کی دوبارہ چیکنگ اور غلطیوں سے مبرا رزلٹ تیار کر کے شائع کرنے کے بارے میں احکام جاری کئے۔ وزیر تعلیم پنجاب کی ہدایت کی روشنی میں سینئر اساتذہ کرام سے مذکورہ بالا امتحان کے جوابی پرچہ جات دوبارہ چیک کروائے گئے ہیں جس کے مطابق اب دوبارہ غلطیوں سے پاک رزلٹ شائع کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ انٹر میڈیٹ پارٹ ون سالانہ 2011 کا نتیجہ کمپیوٹر کنسلٹنٹ ڈاکٹر ماجد نعیم کے online system میں خرابیوں کی وجہ سے متاثر ہوا۔ اس بارے میں پنجاب حکومت نے جوڈیشل کمیشن تشکیل دیا اور اس وقت اس کی انکوائری مکمل ہو چکی ہے۔ انکوائری میں جو سفارشات جوڈیشل کمیشن نے کی ہیں ان پر حکومت پنجاب عملدرآمد کر رہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمارے لاکھوں طلباء کا مستقبل جس طرح داؤ پر لگا اور اس سلسلے میں خودکشیاں بھی ہوئیں۔ ڈاکٹر ماجد نعیم کو اس ڈیپارٹمنٹ میں لانے والے کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ہم نے تو یہی سنا تھا کہ کنٹرولر امتحانات اور چیئرمین بورڈ کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انکوائری سے پہلے کارروائی کی جائے، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ باقاعدہ جوڈیشل کمیشن نے جو انکوائری کی ہے اس انکوائری میں یہ پوائنٹ بھی زیر انکوائری تھا کہ ڈاکٹر ماجد نعیم کو کس طرح سے hire کیا گیا؟ اس کی تمام تر ذمہ داری چیئرمین بورڈ پر fix ہوئی ہے۔ انٹر میڈیٹ بورڈز کے چیئرمین کا ایک بورڈ بنا ہوا ہے اس بورڈ کی منظوری سے ڈاکٹر ماجد نعیم ہائیر کیا گیا تھا۔ اِس میں ڈی سی او یا کسی official کا کوئی اور تعلق واسطہ ثابت نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ وضاحت زیر قاعدہ 83(d) مماثلت تحریک التوائے کار۔ اس سے پہلے کہ تحریک التوائے کار پر کارروائی آگے بڑھائی جائے معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 83(d) کے تحت ایسی تحریک التوائے کار جن کا مضمون بنیادی طور پر ایک ہی ہو وہ صرف ایک تحریک کے ذریعے ایوان میں اٹھائی جا سکتی ہے۔ دیگر مماثلت تحاریک dispose of تصور ہوں گی لہذا بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے معاملے پر تحریک التوائے کار نمبر 1761 پیش کی جا چکی ہے۔ باقی تمام تحاریک ملتوی کی جاتی ہیں۔ ان میں تحریک التوائے کار نمبر 1759,1770,1776, منجانب اعجاز کاہلوں صاحب

کی ہیں۔اسی طرح نرسز کے معاملے پر جمع کرائی گئی تحاریک التوائے کار کے بارے میں بھی تحریک التوائے کار نمبر1734 منجانب محترمہ ثمینہ خاور حیات کی ہے جو پڑھی جا چکی ہے اور dispose of ہو چکی ہے لہذا اس سے مماثلت دوسری تحریک التوائے کار نمبر 1773 منجانب محترمہ خدیجہ عمر بھی dispose of تصور کی جائے گی۔ ممبران کی اطلاع کے لئے یہ وضاحت کرتا چلا جاؤں کہ ایک جیسے مسئلے پر متعدد تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش کئے جانے کے لئے ایجنڈا پر لائی جاتی ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی ایک معاملے پر تحریک پیش کرنے کا حق تمام معزز ممبران کو حاصل ہے۔تاہم اگر کوئی معزز ممبر اپنی تحریک پیش نہ کرنا چاہے یا غیر حاضر ہو تو دیگر ممبران کا حق ختم نہ ہو جائے اسی وجہ سے تمام تحاریک کو ایجنڈے پر لانا ضروری ہوتا ہے اور حسب قاعدہ کسی ایک تحریک کے پڑھے جانے کے بعد دیگر مماثلت تحریک dispose of ہو جاتی ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی ہے جس کا نمبر1777/11 ہے۔

ای اے،ڈی اے زراعت اوکاڑہ کی غفلت کی وجہ سے مارکیٹ کمیٹیوں کے ریٹائرڈ ملازمین پنشن سے محروم اور فاقوں پر مجبور

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "ضلع اوکاڑہ کی مارکیٹ کمیٹیوں سے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین عرصہ دراز سے اپنی پنشن سے محروم، فاقوں پر مجبور، کوئی پرسان حال نہیں۔"تفصیل یہ ہے کہ ضلع اوکاڑہ کی مارکیٹ کمیٹیوں سے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین عرصہ پانچ پانچ، چھ چھ ماہ سے پنشن نہ ملنے پر سراپا احتجاج ہیں اور اس وجہ سے وہ اور ان کے بچے فاقوں پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس بارے میں متعدد بار متعلقہ ای اے ڈی اے اور ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت کو شکایت زبانی و تحریری طور پر دے چکے ہیں لیکن اس کے باوجود ان افسران پر کلام نرم و نازک بے اثر ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ جب سے ای اے ڈی اے اوکاڑہ اور ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت لاہور موجودہ اسامیوں پر تعینات ہوئے ہیں مذکورہ ضلع میں ہی نہیں پورے پنجاب کی مارکیٹ کمیٹیوں میں بدنظمی کی انتہا ہو گئی ہے اور پنجاب کی 80 سے زائد مارکیٹ کمیٹیاں مسلسل خسارے میں جا رہی ہیں۔ان افسران کی غیر سنجیدگی اپنی انتہا کو چھو رہی ہے۔ صورتحال یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ریٹائرڈ ملازمین اور ان کے بچے پنشن نہ ملنے کی وجہ سے بھوکوں مر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا صورتحال کے پیش نظر صوبہ کے

عوام میں حکومت کے خلاف شدید نفرت وغصہ پایا جارہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک فقرے کا اضافہ چاہوں گا۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ مارکیٹ کمیٹیوں میں losses کی وجہ سمجھ نہیں آتی۔ مارکیٹ کمیٹیاں بھی اپنے خرچ پورے نہیں کر سکتیں جو کہ gold mines ہیں؟ شکریہ

جناب سپیکر: راناصاحب! اس کا جواب آگیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس موجود ہے۔ ضلع اوکاڑہ کی چھ مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جن میں مارکیٹ کمیٹی اوکاڑہ، رینالہ خورد، دیپالپور، حجرہ شاہ مقیم، حویلی لکھا اور بصیر پور شامل ہیں۔ ریکارڈ پنشن بل کے مطابق تمام مارکیٹ کمیٹیوں کے ریٹائرڈ ملازمین کو گریجویٹی کی رقم ادا کی جاچکی ہے اور پنشن کی ادائیگی باقاعدہ سے ہر ماہ کی جارہی ہے۔ ماسوائے ایک ریٹائرڈ ملازم محمد اسلم سب انسپکٹر مارکیٹ کمیٹی بصیر پور۔

جناب سپیکر! جو پنشن کے بل کی ہر ماہ ادائیگی ہو رہی ہے صرف محمد اسلم کی گریجویٹی کی رقم جو کہ 3 لاکھ 35 ہزار روپے تھی اس میں due to some clerical mistake تھوڑا سا delay ہوا ہے لیکن محکمے نے وعدہ کیا ہے کہ دسمبر کے دوران اس کو گریجویٹی دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اگر دسمبر میں گریجویٹی دے دیں گے پھر یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 1788/11 شیخ علاؤالدین کی ہے۔

لاہور کے گنجان آباد علاقوں میں ریلوے حکام کی ملی بھگت سے ریلوے کی زمینوں پر تجاوزات اور مارکیٹیں تعمیر ہونے سے ٹریفک میں رکاوٹ

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور میں یوں تو تجاوزات کی وجہ سے ٹریفک کا نظام عوامی غم وغصے کی وجہ بنتا ہے۔ تجاوزات کے خلاف تمام آپریشنز جو LDA یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کئے ان کے نتائج بہت Short Period تھے لیکن اس وقت محرک معزز ایوان کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہے جو اس طرح ہے کہ ریلوے کی وہ زمینیں جو لاہور شہر کے انتہائی گنجان آباد علاقوں سے ریلوے لائنز کے کناروں پر پڑی تھیں ریلوے

حکام نے ملی بھگت سے یہ تمام زمینیں Short Term Lease پر چند سو روپے سالانہ پر دی ہوئی ہیں۔ لاہور کے طول و عرض میں ریلوے کی یہ زمینیں ٹریفک کی تباہی کا باعث بنی ہوئی ہیں لیکن حیران کن امر یہ ہے کہ ریلوے لینڈ پر صرف پانچ یا چھ فٹ کے کھوکھے بنا کر بقیہ پوری بیس پچیس فٹ کی دکانیں سڑکوں پر بنا دی گئی ہیں اور اس کی ایک اہم مثال شیر پاؤ برج کے نیچے قائم ریلوے لینڈ پر کھوکھا مارکیٹ کی وجہ سے یہ اہم سڑک ٹریفک کے لئے ہمیشہ کے لئے متروک ہو چکی ہے۔ دونوں طرف قائم ہوٹل مالکان نے سڑک پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا ہے اور اب موقع پر سڑک نام کی کوئی چیز نہ ہے۔ یہ اہم سڑک جو لاہور کینٹ کو گلبرگ۔II سے ملاتی ہے انتہائی اہمیت کی مالک ہے۔ لاہور شہر کی ایسی تمام آبادیاں جو ہر بنس پورہ سے لے کر میاں میر صاحب کے سٹیشن تک اور کینٹ سٹیشن سے کوٹ لکھپت سٹیشن تک، اسی طرح رائیونڈ سٹیشن تک جس طرف بھی نگاہ دوڑائی جائے ایک عجب منظر ہے۔ ریلوے کی یہ زمینیں اصل میں اس وقت لاہور کی بیشتر ٹریفک کی smooth running میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ ایسی تمام زمینوں پر قائم ان مارکیٹوں کا فوری حل کئے بغیر لاہور میں ٹریفک کا نظام کسی صورت درست نہیں ہو سکتا۔ یہ اہم نکتہ بھی ایوان کے لئے غور طلب ہے کہ آخر بغیر commercialization process جس کے تحت کم از کم (set back) بیس فٹ ہے کس طرح یہ دکانیں ریلوے کی زمینوں پر بنائی گئیں اور ان کی کمرشل فیس جو اربوں روپے بنے گی آخر کس کی جیب میں گئی۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کا جواب ہے یا اسے pending کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسے next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی آپ کی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! جی، اجازت ہو تو پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: دیکھ لیں کہ ڈیڑھ منٹ ہے، پڑھ لیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو کل پر رکھ لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ جلدی سے پڑھ لیں۔

قبضہ مافیااور عملہ مال، بلدیہ اور ٹی ایم اے کی ملی بھگت سے چونیاں کے روہی نالہ پر قبضہ سے عوام کو مسائل کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب میں قبضہ مافیانے جو مسائل کے انبار عوام کے لئے پیدا کئے ان میں سے کچھ تو روزانہ اخبارات کی زینت بن ہی رہے ہیں لیکن اب ان قبضہ مافیا کے خلاف مؤثر کارروائی نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے عملہ مال، بلدیہ اور TMA وغیرہ کی ملی بھگت سے ان تمام زمینوں جن کو عرف عام میں (Dingy) / روہی نالے کہا جاتا ہے جو کبھی ان دریاؤں کی گزرگاہ تھے جو سندھ طاس معاہدے کے ظلم کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں کے اطراف میں مسلسل قبضوں کی وجہ سے یہ روہی نالے اب ایک باریک پتلی نالی کی شکل اختیار کر چکے ہیں جس کی ایک واضح مثال چونیاں شہر جس کا ہزار ہا سال سے سیوریج کا سارا نظام روہی نالہ کی بنیاد پر رواں دواں تھا حالیہ سیلاب جب بھارت نے دریائے بیاس کی پرانی گزرگاہ جو چونیاں شہر کے ساتھ سے گزرتی ہے جس کے اطراف قبضے ہو چکے ہیں بے پناہ پانی چھوڑنے اور روہی نالہ تنگ ہونے کی وجہ سے نقصان کا باعث بنا۔ اس پر مزید المیہ یہ کہ برادر شوگر مل کا تمام کیمیکل زدہ پانی بھی اس روہی نالہ میں عرصہ دراز سے ڈالا جا رہا ہے۔ محرک نے اس معزز ایوان کے سامنے برادر شوگر مل کی چمنیوں سے نکلنے والی راکھ جو چونیاں شہر اور ارد گرد کے دیہات کے مکینوں کے لئے سانس کی تکالیف کا باعث ہیں متعدد بار توجہ دلائی ہے لیکن آج تک کچھ نہ بن سکا ہے کچھ ایسا ہی حال ان سابقہ دریائی گزرگاہوں کی وجہ سے متعلقہ حکومتی اداروں کی مجرمانہ چشم پوشی کے نتائج سامنے آنا شروع ہو چکے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک فقرہ add کروں گا کہ پورے پنجاب میں صرف تین شوگر ملیں ہیں جنہوں نے اب تک یہ فلٹر لگائے ہیں باقی تمام پنجاب کی آبادی جس میں میرا اور آپ کا حلقہ بھی آتا ہے یہ تمام سانس کی بیماریاں ان ملوں کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! تحریک التوائے کار نمبر 1791 کا جواب آگیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، روہی نالہ پر کسی قسم کی تجاوزات نہ ہیں یہ جگہ پرائیویٹ لوگوں کی ملکیت ہے برادر شوگر مل چونیاں کی وجہ سے فضاء میں پھیلانے والی

آلودگی کے خلاف محکمہ تحفظ ماحولیات کو کارروائی کرنے کے لئے direction دے دی گئی ہے لیکن جن encroachments کا ذکر محترم شیخ صاحب نے کیا ہے وہ encroachments تو ہیں لیکن وہ جگہ پرائیویٹ لوگوں کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس پر کمیٹی بنادیں اور آپ کے بھی علم میں ہے کہ میں نے جو یہ بات کہی ہے اس کو ثابت کروں گا اگر نہیں کر سکا تو آپ مجھے penalty لگائیں گے جو آپ چاہیں۔ آپ اس پر کمیٹی بنادیں کیونکہ جو جواب لاء منسٹر صاحب کے پاس آیا ہے ظاہر ہے کہ ---

جناب سپیکر: رانا صاحب! وہ جواب سے مطمئن نہیں ہیں اب اس کا کیا کیا جائے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں، ابھی بندے بلا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہم تینوں ہی بیٹھتے ہیں پھر اس پر بات کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ قصور کی طرف سے یہ جواب ہے اگر آپ اجازت دیں تو DCO قصور کو کہتے ہیں کہ وہ verify کر کے آئے کہ آیا وہ حکومت پنجاب کے کسی بھی سرکاری ادارے کی ملکیت ہے یا کسی پرائیویٹ ادارے کی ملکیت ہے اور اگر پرائیویٹ پراپرٹی ہے پھر تو وہاں سے encroachment ختم کرنے کا حکومت کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے ---

جناب سپیکر: Monday کو 2 بجے DCO قصور، AC چونیاں اور TMO چونیاں کو بلا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، Monday کو 2 بجے DCO قصور، AC چونیاں اور TMO چونیاں کو بلا لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہاں پر Environment کا چیئرمین بنا ہوا ہے اور لوگوں کی صحت کا بیڑہ غرق کر رہا ہے کیونکہ اول تو آپ کے علم میں ہے ---

جناب سپیکر: اور کس کو بلائیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Environment والوں کو بھی بلائیں۔

جناب سپیکر: جی، وہاں کے چیئرمین Environment کو بھی بلائیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!آپ جن لوگوں کو بھی بلانا مناسب سمجھتے ہیں اجلاس کے بعد آپ کا سٹاف مجھے note کروادے اور Monday کو انشاء للہ وہ سب لوگ حاضر ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی،آپ اجلاس کے بعد میرے پاس آجائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! thank you پھر یہ pending کردیں۔

جناب سپیکر: جی،یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!ڈی سی او قصور سے یہ بھی وضاحت لی جائے کہ عمران خان کے جلسے کے بعد جو کرسیاں اٹھائی گئی ہیں وہ کس نے اٹھائیں؟

جناب سپیکر: جی،آپ کا اس بات سے کیا تعلق ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!عمران خان صاحب کے جلسے سے کرسیاں کسی نے نہیں اٹھائیں وہ تو سونامی آئی تھی اور تقریباً 25ہزار کرسیوں کو بہا کر چلی گئی۔

جناب سپیکر: جی،وہ ساتھ ہی لے کر جاتے ہیں اور ساتھ ہی لے کر آتے ہیں۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب طاہر احمد سندھو صاحب مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر!شکریہ۔میں

"The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2011.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین صاحب اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں ایک issue آپ کے notice میں بھی لانا چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے جناب لاء منسٹر صاحب کے notice میں بھی لانا چاہتا ہوں۔ ابھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو تحاریک التوائے کار جن کی مماثلت آپس میں ہوتی ہے وہ درخور اعتنا نہیں سمجھی جاتیں وہ بجا لیکن اس کے علاوہ بھی کچھ issues ہیں، تحاریک التوائے کار کی اتنی زیادہ تعداد صرف اس point پر reject ہوتی ہے کہ یہ عوامی مفاد کے حامل نکات نہیں۔ اگر لاء منسٹر صاحب یا آپ بذات خود ان کو منگوا کر دیکھ لیں اور ان میں سے قرعہ اندازی نکال کر دیکھ لیں اگر عوامی مفاد سے متصادم ہوں تو ٹھیک ہے لیکن کچھ بھی نہیں ہے بلاوجہ اپوزیشن کی تحاریک اور سوالات reject کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میرے دفتر والے کر دیتے ہیں؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ ہماری تحاریک reject ہو جاتی ہیں اور دوسری بات یہ کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جو بھی قواعد و ضوابط کے مطابق ہو گی اس کو کوئی reject کر ہی نہیں سکتا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہم آپ کو پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، میرے پاس لے کر آئیں، آپ مجھے بتائیں؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں اور بات یہ ہے کہ یہاں پر تحاریک التوائے کار ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو صفحات کی پڑھی جاتی ہیں جبکہ لکھا گیا ہے کہ یہ مختصر ترین ہونی چاہئے اور فوری نوعیت کے حامل معاملات پر ہونی چاہئے۔ ہمارے کچھ ایسے معزز ممبران ہیں جن کی اتنی لمبی تحریک ہوتی

ہیں، کم از کم shortcut کیا جائے کیونکہ سارا ٹائم ان پر خرچ ہو جاتا ہے۔ ہماری ایک تحریک التوائے کار جو محمد محسن خان لغاری کی طرف سے 25۔ نومبر کو دی گئی تھی جو کہ وہ آج تک نہیں آئی۔ اس میں یہ بات تھی کہ پنجاب حکومت نے 41 بلین کا جو overdraft لیا ہے۔ یہ اتنا اہم معاملہ تھا کہ جس میں ایک طرف تو بلوچستان نے اپنے debt کو write off کر دیا ہے انہوں نے وہ سارا واپس کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: میں چیک کرتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! ایک ماہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ کہتے ہیں کہ میں clerical کام کروں تو میں وہ بھی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! نہیں ایسا نہیں ہے۔ ہم آپ کی ذات سے تو مطمئن ہیں لیکن ہم نے اپنی گزارشات بھی تو آپ کے حضور ہی پیش کرنی ہوتی ہیں۔ یہ جو بہت لمبی چوڑی تحاریک التوائے کار ہیں ان کو discourage کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پرسوں بھی یہ گزارش کرنا چاہ رہی تھی لیکن آپ سنے بغیر غصے میں آ جاتے ہیں۔ میں نے تو آپ کا شکریہ ادا کرنا تھا، میں نے بی ایس سی (آنرز) والا جو issue raise کیا تھا اسی دن مجھے ان کی کاپی مل گئی تھی کہ ان کو add کر دیا گیا ہے اور یقیناً یہ ایک welfare کا کام ہے۔ اگر ہم نے یہاں صرف ڈنگ ٹپاؤ والی پالیسی چلانی ہے تو اور بات ہے۔ ہم یہاں پر بہت سے issues raise کرتے ہیں لیکن صرف وہ issues take up ہوتے ہیں جس پر آپ مہربانی فرماتے ہیں اور جس میں آپ concern show کرتے ہیں۔ ایک تحریک التوائے کار نمبر 243 جو آٹھ ماہ پہلے pending ہوئی تھی، یہ شیخ علاؤالدین صاحب اور جناب اعجاز کاہلوں صاحب کی طرف سے پیش ہوئی تھی۔ میں نے اس بارے میں point of order raise کیا تھا اور کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے اندر 5 سو کروڑ روپے کے گھپلے کا انکشاف کیا تھا۔ میرے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں جو کہ fake مختار نامے اور بیع نامے بنا کر اراضی فروخت کی گئی۔ میں نے وہ House میں بھی show کئے تھے اس وقت ڈپٹی سپیکر صاحب کرسی صدارت پر براجمان تھے۔ میں پچھلے آٹھ مہینے سے یہ گزارش کر رہی ہوں۔ اس پر ایک کمیٹی بھی بنائی گئی شیخ علاؤالدین صاحب بھی اس میں شامل تھے۔ اس کی ایک میٹنگ ہوئی اس کے بعد اس کو take up ہی نہیں کیا گیا حالانکہ اس وقت جو سیکرٹری

کوآپریٹو تھے ان کو بعد میں اینٹی کرپشن والوں نے بھی پکڑ لیا ہے۔ میں دوبارہ آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ اگر تو کوئی رفاہ عامہ کا کام کرنا ہے اور عوام کو کوئی relief دینا ہے پھر تو ٹھیک ہے ورنہ تو بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو چودھری صاحب نے کی ہے میں بھی جناب on record protest کرنا چاہتی ہوں۔ ویسے میں نے تو اب House کا business لینا بھی چھوڑ دیا ہے۔ میں مفاد عامہ کے خلاف کوئی بات کرتی ہوں اور نہ ہی "دو جمع دو چار" کے پہاڑے بھیجتی ہوں۔ میں تو مفاد عامہ کے متعلق بات کرتی ہوں لیکن اس کو بھی reject کر دیا جاتا ہے اور اگر یہ discouraging behaviour ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے گزارش کی ہے کہ قواعد وضوابط کے مطابق اگر کوئی بھی آپ کی تحریک التوائے کار ہو گی یا آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہو گا ضرور entertain ہو گا۔ آپ مجھے بھی اس کے بارے میں بتا سکتی ہیں میں اس کا نوٹس لے سکتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کے بعد اب یہی کریں گے لیکن یہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی والا معاملہ انتہائی اہم ہے۔

جناب سپیکر: پہلے آپ کو اس بات کا بھی جواب دینا ہو گا کیونکہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی والی کمیٹی کی آپ بھی ممبر ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں آپ کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس کے بعد واقعی اس کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی لیکن میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں ابھی میرے بھائی چودھری ظہیر الدین صاحب نے اور محترم محسن لغاری صاحب نے جو بات کہی ہے وہ میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ 41 بلین روپے کا deficit ہے جو پنجاب حکومت نے سٹیٹ بنک سے قرضہ لیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: نہیں، جناب ہم نے یہ نہیں کہا۔ ہم نے تو یہ کہا ہے کہ 41 بلین کا overdraft ہے۔

شیخ علاؤالدین:overdraft قرضے کو ہی کہتے ہیں۔محسن لغاری صاحب بہت پڑھے لکھے آدمی ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:مہربانی فرما کر آپ لوگ آپس میں بحث نہ کریں۔میں نے اس کا نوٹس لے لیا ہے اور میں خود اس کو دیکھتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!محسن لغاری صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں overdraft قرضہ ہی ہوتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری:حکومت پنجاب نے کہا ہے کہ یہ قرضہ نہیں ہے۔انہوں نے اخبارات میں clarification کی ہے کوئی press release جاری کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!لغاری صاحب سے کہیں وہ آپ سے بات کریں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین:جناب والا!میرا صرف ایک فقرہ سن لیں۔

جناب سپیکر:ایک فقرے کے علاوہ میں نہیں سنوں گا۔

شیخ علاؤالدین:اب وہ فقرہ بھی پانچ منٹ کا ہوگا۔

جناب سپیکر:نہیں،نہیں۔

شیخ علاؤالدین:چلیں میں مختصراً عرض کرتا ہوں کہ جہاں بھی عوام کی بہتری کے لئے deficit financing ہوتی ہے بلکہ پوری دنیا میں deficit financing ہوتی ہے۔جب federal kitty سے پیسا آئے گا تو پنجاب حکومت ایک ایک پیسا pay کرے گی اور ہم نے پہلے بھی سارا پیسا pay کیا ہے۔

جناب سپیکر:مہربانی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ):پوائنٹ آف آرڈر۔میں نے بھی گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر:چودھری صاحب!مجھے آگے بڑھنے دیں آپ کی مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

چودھری ظہیر الدین خان:جناب والا!میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہماری طرف سے جو بات کی جاتی ہے ویسے تحریک التوائے کار کے وقت یہ بحث ہو جاتی تو اچھا تھا۔مناسب یہ ہے کہ ایسی باتوں کا جواب وزیر خزانہ یا وزیر قانون دیں۔اب (ن) لیگ کے اندر جو نوازے گئے لوگ ہیں

ہم ان کا بھی بہت احترام کرتے ہیں لیکن یہ بات درست نہیں ہے کہ آپ کسی کا مائیک لے کر، کسی کی ڈیوٹی لے کر آپ لوگوں کی باتوں کو road roleکریں مناسب نہیں ہے۔ ہم اس سے belittle ہوتے ہیں۔ معزز وزیر قانون سے ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہماری بات کا جواب دیں گے اور ہم سننے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی والی میری گزارش کا بھی جواب دینا ہے۔اس کی میٹنگ نہیں ہوئی اور اگر میں اس میں ثبوت پیش نہ کرسکوں کہ وہاں پر 5 سو کروڑ سے زیادہ کا گھپلا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ محترمہ! آپ ایسے کرلیں ابھی میں جب یہاں سے فارغ ہوں گا تو دو منٹ کے لئے آپ تشریف لے آئیں میں آپ کی بات غور سے سنوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! ابھی ہم نے House میں لوکل گورنمنٹ کے متعلق رپورٹ پیش کی ہے۔ میری آپ کے توسط سے وزیر قانون صاحب سے گزارش ہے کہ three clear days والی جو provision ہے مہربانی فرما کر اس کو bypass کرکے اس کو فوراً ہی نہ کر لیجئے گا۔اس پر ہمیں تین دن دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! میری بھی ایک منٹ کی گزارش ہے۔

جناب سپیکر: یااللہ خیر۔ میں نے اگر اجازت نہ دی تو پھر انہوں نے کہنا ہے کہ۔۔۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! میں ایک منٹ میں relevant بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں کل سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں لیکن مجھے ٹائم نہیں ملا۔

جناب سپیکر: جی، relevant بات ہونی چاہئے۔

چودھری ندیم خادم: میں کل سے دیکھ رہا ہوں لیکن مجھے ٹائم نہیں ملا۔ میری request ہے۔

جناب سپیکر: جناب والا! دہری شہریت کے حوالے سے جو باتیں ہو رہی ہیں کہ وہ الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتے۔ میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کی سپریم کورٹ میں جا کر writ کریں۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! writ کی بات نہیں ہے۔ kindly آپ ایک دن اس House میں بحث کے لئے رکھ دیں۔

جناب سپیکر: بحث کس طرح سے ہو سکتی ہے؟

چودھری ندیم خادم: جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ اس پر بحث ہونی چاہئے میں خود dual national ہوں میرے پاس dual nationality ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! میں انہی لوگوں کی یہاں پر نمائندگی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ کے پاس remedy available ہے آپ سپریم کورٹ میں جائیں۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! آپ یہاں پر بحث کیوں نہیں کرواتے۔

جناب سپیکر: یہ یہاں کا issue ہی نہیں ہے۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! آپ اس بارے میں ruling دے دیں میں بیٹھ جاؤں گا۔ کوئی بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میں نے کہا ہے کہ۔۔۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! میرا right بنتا ہے۔ میں منتخب نمائندہ ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا بعد میں بات کر لیں گے۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! میں منتخب نمائندہ ہوں، جتنے بھی overseas ہیں میں ان کی نمائندگی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب سے بات کر لیں۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! اس House کے اندر ہم دو ہی ممبران ہیں ایک چوہان صاحب ہیں جو یہاں پر موجود ہی نہیں ہیں وہ انگلینڈ ہیں۔ میں یہاں پر موجود ہوں میں نے نمائندگی کرنی ہے۔

جناب سپیکر: مجھے افسوس ہوا ہے۔

چودھری ندیم خادم: جناب والا! آج دوسرا دن ہے کہ ہمیں بیرون ملک سے فون آرہے ہیں۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ House میں overseas کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی۔ میرا right ہے آپ مہربانی فرما کر ایک گھنٹہ اس پر بحث کے لئے رکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ اور رانا صاحب مل کر بیٹھیں پھر اس کے بعد طے کریں گے۔

چودھری ندیم خادم: ٹھیک ہے۔ شکریہ

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب والا! میری بھی تھوڑی سی گزارش ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون پنجاب رانا ثناء اللہ خان نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1993 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ بلوچستان کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ بلوچستان کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ بلوچستان کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ بلوچستان کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

بلوچستان میں ہونے والے ظلم کا ازالہ اور اس کے حقوق کے لئے ٹھوس اور عملی اقدامات کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس نمائندہ ایوان کی رائے ہے کہ وطن عزیز کو درپیش مسائل کے حل کے لئے تمام صوبوں کو ان کے جائز حقوق دینے کا وقت آ گیا ہے۔ یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے اس بیان کو سراہتا ہے کہ بلوچستان کے ساتھ ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کا ازالہ کرنا ہوگا اور بلوچستان کا مقدمہ اب مسلم لیگ (ن) لڑے گی۔ بلوچستان کے ساتھ زیادتیاں کرنے والوں کا محاسبہ ضروری ہے بلوچ رہنما نواب محمد اکبر خان بگٹی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے زخموں پر مرہم رکھا جا سکے۔ یہ ایوان بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل کے اس بیان کا خیر مقدم کرتا ہے کہ اگر بلوچستان کے ساتھ ماضی میں ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ کر دیا جائے تو وہ قومی دھارے میں شرکت کے لئے بات چیت کو تیار ہیں۔ بزرگ بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد اور صدر میاں نواز شریف پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اگر میاں محمد نواز شریف بلوچستان کے عوام کو حقوق دلانے کے لئے آگے آئیں تو ان کی خدمات اور تعاون بھی حاضر ہے۔ یہ ایوان اس بیان کو نہ صرف سراہتا ہے بلکہ اسے وفاق پاکستان کی مضبوطی کے لئے ایک روشن امید تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ بلوچستان کے حقوق کے لئے فوری طور پر ٹھوس اور عملی اقدامات کئے جانے بہت ضروری ہیں تاکہ بلوچ عوام کی محرومیوں کو دور کیا جا سکے اور انہیں قومی دھارے میں شامل کیا جا سکے۔"

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! I oppose it

شیخ علاؤالدین: یہ oppose نہیں کر سکتیں۔

جناب سپیکر: ابھی انتظار کریں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس نمائندہ ایوان کی رائے ہے کہ وطن عزیز کو درپیش مسائل کے حل کے لئے تمام صوبوں کو ان کے جائز حقوق دینے کا وقت آ گیا ہے۔ یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے اس بیان کو سراہتا ہے کہ بلوچستان کے ساتھ ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کا ازالہ کرنا ہو گا اور بلوچستان کا مقدمہ اب مسلم لیگ (ن) لڑے گی۔ بلوچستان کے ساتھ زیادتیاں کرنے والوں کا محاسبہ ضروری ہے بلوچ رہنما نواب محمد اکبر خان بگٹی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے زخموں پر مرہم رکھا جا سکے۔ یہ ایوان بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل کے اس بیان کا خیر مقدم کرتا ہے کہ اگر بلوچستان کے ساتھ ماضی میں ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ کر دیا جائے تو وہ قومی دھارے میں شرکت کے لئے بات چیت کو تیار ہیں۔ بزرگ بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد اور صدر میاں محمد نواز شریف پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اگر میاں محمد نواز شریف بلوچستان کے عوام کو حقوق دلانے کے لئے آگے آئیں تو ان کی خدمات اور تعاون بھی حاضر ہے۔ یہ ایوان اس بیان کو نہ صرف سراہتا ہے بلکہ اسے وفاق پاکستان کی مضبوطی کے لئے ایک روشن امید تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ بلوچستان کے حقوق کے لئے فوری طور پر ٹھوس اور عملی اقدامات کئے جانے بہت ضروری ہیں تاکہ بلوچ عوام کی محرومیوں کو دور کیا جا سکے اور انہیں قومی دھارے میں شامل کیا جا سکے۔"

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! .I oppose it

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! .I oppose it

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اس میں یہ clear کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک بات کریں، اسے oppose کریں یا support کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اس کی مخالفت نہیں کرتا لیکن اپنے point کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔چھوٹے صوبوں کے حقوق کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی already اٹھارہویں اور انیسویں ترمیم کے ذریعے وہ کام کر چکی ہے جو 1997 کے اندر heavy mandate اڑھائی سال اقتدار رہنے کے باوجود بلوچستان کے بلوچوں کے لئے نہ کر سکا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کو یہ credit جاتا ہے کہ انہوں نے پاکستان کی تاریخ کے اندر سب سے پہلے 1973 کا متفقہ آئین دیا اور اس کے بعد موجودہ مرکزی حکومت۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس قرارداد کے بارے میں بات کریں کہ اس کی مخالفت کرتے ہیں یا اس کی حمایت کرتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ہم نے بلوچستان کے حقوق کو 7th Financial Award کے ذریعے مستحکم کیا ہے۔ ہم نے بلوچستان کے حقوق کو اٹھارہویں اور انیسویں ترمیم کے ذریعے provincial independence دی ہے۔ہماری حکومت نے ایک special package کے ذریعے بلوچستان میں ڈویلپمنٹ کا آغاز کیا ہے لیکن 1997 کے heavy mandate کو یہ آج تک نصیب نہ ہو سکا۔ پیپلز پارٹی وہ واحد حکومت ہے جس نے پاکستان کی تاریخ کے اندر چھوٹے صوبوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مراعات کا آغاز کیا۔جب پاکستان پیپلز پارٹی اقتدار میں آئی تو اسے two-third majority نہ ملی اور two-third majority نہ ہونے کے باوجود تمام اتحادی پارٹیوں کے ساتھ مفاہمت کی پالیسی پر عملدرآمد کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی نے وہ متفقہ ترامیم دیں جن کے ذریعے آج سے پہلے 42 فیصد finances صوبوں کو دیئے جاتے تھے اور 57 فیصد سے زیادہ مرکز کو دیئے جاتے تھے۔ یہ ہماری حکومت کا صلہ ہے کہ انہوں نے 56 فیصد سے زیادہ finances صوبوں کو دیئے۔ جب ہم اقتدار میں آئے تو چھوٹے صوبے علیحدگی کی بات کر رہے تھے اور ایک وہ وقت آیا کہ لاہور کے اندر کھڑے ہو کر پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی قیادت کو چھوٹے صوبوں نے خراج تحسین پیش کیا اور انہوں نے یہ کہا کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے بڑا صوبہ ہونے کے باوجود ہمارے اختیارات کو ensure کیا ہے۔

جناب سپیکر! وہ متفقہ ترمیم آئی تھی اگر مسلم لیگ (ن) کے اندر ظرف ہوتا اگر وہ بلوچستان کے حقوق کو تحفظ دینا چاہتے تو جس طرح اٹھارہویں ترمیم اور فنانشل ایوارڈ متفقہ آیا ہے یہ قرارداد بھی

متفقہ آسکتی تھی۔ پیپلز پارٹی نے ہمیشہ مفاہمت کے ساتھ چھوٹے صوبوں کو اختیارات دینے کی بات کی ہے لیکن مسلم لیگ (ن) نے ہمیشہ solo flight کے ذریعے چھوٹے صوبوں کے اختیارات غصب کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں رانا ثناء اللہ اور مسلم لیگ (ن) سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ چھوٹے صوبوں کے حقوق ensure کرنے کے لئے یہی قرارداد متفقہ طور پر لائی جائے تو ہم اس کا ساتھ دیں گے لیکن یہ چور بازاری کہ rules کو suspend کیا جائے، اس کے اندر ان قائدین کا نام نہ ڈالا جائے، ان پارٹیوں کا تذکرہ نہ کیا جائے جنہوں نے بلوچستان کو حقوق دیئے ہیں تو یہ ایک شرارت سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی آپ کی طرف سے بات آ گئی ہے اب مسلم لیگ (ق) کی طرف سے بات آئے گی۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حقوق بلوچستان بل قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر پاس ہوا تھا اس وقت بلوچستان کے تمام منتخب نمائندگان وہاں موجود تھے اور انہوں نے متفقہ طور پر اسے پاس کیا۔ اگر اب اس کے کسی حصے پر عملدرآمد نہیں ہوا تو اسے زیر بحث لانا چاہئے اور اسے زیر بحث لائے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں اپنا نکتہ بیان کرنے سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ کوئی چیز بھی out of turn لینے کے لئے طے ہوا تھا کہ پہلے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ متفقہ طور پر بات کی جائے گی اور اس کے بعد out of turn ہو گا۔ ہمارے کئے گئے متفقہ فیصلے کو flout کیا گیا ہے۔ میں پھر بھی یہ توقع رکھتا ہوں کہ اگر آج کیا ہے تو ہم ضد نہیں کرتے کہ لاء منسٹر صاحب کی مرضی کے بغیر ہمارا بزنس بھی out of turn لیا جائے۔ پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر موجود تھے میں بھی یہاں پر حاضر تھا اور دوسرے ساتھی بھی یہیں تھے لاء منسٹر صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ ہم سے بات کرتے۔ میں دوسری یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بلوچ سرداروں کا بہت احترام کرتے ہیں لیکن بلوچ سرداروں سے زیادہ بلوچ عوام کا احترام کرتے ہیں۔ جب تک بلوچ سردار صحیح حقیقی نمائندگی کرتے ہوئے صرف ایک کام نہیں چھوڑ دیں گے اور ہم کسی صورت بھی اس نکتے پر compromise نہیں کر سکتے کہ فوج کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ہم اس کا حصہ نہیں بن سکتے کہ فوج کو target کیا جائے۔ پرانے زمانے سے بھی اور modern age میں بھی کوئی ملک ایسا نہیں ہے جس کے اندر فوج کو اپنی binding force کے طور پر ذمہ داریاں سنبھالنے سے باز رکھا جائے، اسے target کیا جائے۔ کیا آج یہ ممکن ہے کہ فوج کو ایک طرف رکھ کر کوئی میاں، رانا یا ملک اپنے بندے لے جا کر ملک کے کسی حصے کو ساتھ رکھ سکتا ہے؟ یہ کبھی

نہیں ہو سکتا اس کے لئے ساری دنیا کے اندر ایک مسلمہ ادارہ ہوتا ہے اور اسے اس کی due respect دی جاتی ہے۔ میں اس قرارداد کی اسی وجہ سے مخالفت کرتا ہوں۔ بلوچستان کے عوام کو حقوق دلانے کے لئے ہم کسی بھی حد تک جانے کے لئے تیار ہیں لیکن کسی سردار کی بانسری میں سے نکلے ہوئے راگ کے اُوپر سُر شامل کرنا نہیں چاہتے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! آج کی قرارداد کا متن خود یہ ثابت کر رہا ہے کہ بلوچستان کے عوام کو جس قومی leadership support کی ضرورت ہے اس کو وزیر قانون نے ایک خاص سیاسی جماعت تک محدود کر کے بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ ایک اور ناانصافی کی ہے۔ ہم اس قرارداد سے اختلاف نہیں کر سکتے لیکن بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنے کے لئے جس spirit کی ضرورت ہے وہ اس قرارداد میں موجود نہیں ہے۔ وزیر قانون اس قرارداد کو House سے پاس کروا کر اگر واقعتاً بلوچستان کے لوگوں کو یکجہتی کا message دینا چاہتے ہیں تو انہیں چاہئے تھا کہ وہ یہ قرارداد Business Advisory Committee میں لے کر آتے اور ساری جماعتوں کی طرف سے یہ ایک متفقہ قرارداد کے طور پر پیش کی جاتی۔ اس قرارداد کے اوپر سیاست کر کے وزیر قانون نے ایک اور ناانصافی میں اضافہ کیا ہے۔ وزیر قانون اگر اس کے لئے متفق ہیں تو آپ مہربانی کر کے اسے کچھ دیر کے لئے pending فرما دیں، پارلیمانی لیڈروں کو بلائیں اور پھر اس پورے House کی ownership اس قرارداد کو دیں۔ اس قرارداد کی ownership پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ق) بھی لینا چاہتی ہے۔ مسلم لیگ (ن) اس کی ownership آگے بڑھ کر لے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہمیں اس کی ownership سے محروم کرنا در اصل بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ ایک اور ناانصافی ہو گی۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں نے بھی اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔ میں نے اسے بروقت oppose کیا تھا اس لئے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جنہوں نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے پہلے ان کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا میاں نصیر صاحب اس قرارداد کو oppose کر رہے ہیں؟ اس وقت تو صرف اس قرارداد کو oppose کرنے والے ہی بول سکتے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ جو بول رہے ہیں انہوں نے oppose نہیں کیا تھا اس لئے مجھے بھی بات کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ابھی تشریف رکھیں۔ پہلے جنہوں نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے ان کو بات کر لینے دیں۔ فوزیہ بہرام صاحبہ! آپ بھی تشریف رکھیں سیمل کامران صاحبہ کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ معزز ایوان صوبہ پنجاب کی 9کروڑ عوام کا نمائندہ ایوان ہے۔ میں کسی سیاسی جماعت کی بات نہیں کرتی بلکہ پنجاب کے رہنے والے تمام لوگ خواہ ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہو، پاکستان مسلم لیگ(ق) یا مسلم لیگ(ن) سے ہو وہ سب بلوچستان کے حقوق کی بات کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر قانون صاحب کچھ لوگوں کی statements کے اوپر ایک قرارداد لے کر آ گئے ہیں۔ وزیر قانون صاحب سیاست چمکائے بغیر اگر واقعی بلوچستان کے عوام کے حقوق کے لئے fight کرنا چاہتے تھے تو ایک متفقہ قرارداد لے کر آتے جس میں تمام جماعتوں کا ذکر ہوتا کیونکہ بلوچستان کے لئے اپنے اپنے level پر ہر سیاسی پارٹی کی اپنی اپنی efforts رہی ہیں۔ پیپلز پارٹی کی دو تین دفعہ حکومت رہی ہے، مسلم لیگ(ن) کی دو دفعہ حکومت رہی ہے۔ ان دونوں پارٹیوں نے اپنے اپنے دور حکومت میں بلوچستان کے لئے کچھ نہیں کیا تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ وہ issues نہیں ہیں کہ جن کو صرف اپنی سیاست چمکانے کے لئے استعمال کیا جائے اور تیسری دفعہ پھر وزیر اعظم ہاؤس جانے کا راستہ اس کو سمجھا جائے۔ وزیر قانون مینگل صاحب کے حوالے سے بہت سی باتیں یہاں کرتے رہے ہیں تو پھر ان کو بھی اس قرارداد کا حصہ بنایا جاتا۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چار سال پہلے کوئٹہ میں جا کر Cardiac Hospital کا لارا لگا کر آئے تھے۔ آج بھی جب ہمیں کوئی بلوچی ملتا ہے تو وہ پوچھتا ہے کہ وہ دل کا ہسپتال کہاں ہے؟ وزیر اعلیٰ پنجاب کے ہاتھوں تو ہمارے دل چھلنی چھلنی ہو گئے ہیں۔ پنجاب کے عوام کو آپ چار سال سے گمراہ کر رہے ہیں، لارا لپّا اور ڈنگ ٹپاؤ پالیسی پر چلا رہے ہیں۔ میں پنجاب کے حکمرانوں سے کہتی ہوں کہ مہربانی کر کے ہمارے پنجاب کے نام کو اس طرح سے misuse نہ کریں۔ دوسرے صوبے جن کے لئے واقعی پنجابیوں کے دل میں درد ہے ان کا اس طرح سے تمسخر نہ اڑایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں انتہائی مختصر وقت لوں گی کیونکہ جو باتیں میں نے کرنی تھیں وہ زیادہ تر میرے ساتھی کر چکے ہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آج سیاست چمکانے کا نہیں بلکہ ملکی یکجہتی کا وقت ہے۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جب اس قسم کی قرار داد اسمبلی میں پیش کی جائے تو تمام سیاسی جماعتوں کو اس میں مشترکہ طور پر شامل کیا جائے اور سب لوگوں کو اکٹھا ہو کر یہ کام کرنا چاہئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ صرف ایک جماعت کے لیڈر کا نام لے کر قرار داد پیش کر دی جائے۔ یہ بہت غلط بات ہے کہ ایک لیڈر کا نام لے کر ایسی بات کو پیش کیا جائے۔ میں اس قرار داد سے کوئی عداوت نہیں رکھتی، میں اس سے اتفاق کرتی ہوں لیکن اس بات سے disagree کرتی ہوں کہ باقی تمام جماعتوں کو چھوڑ دیا جائے اور بلوچستان کو ایسا تاثر دینے کی کوشش کی جائے کہ یہ تمام باتیں صرف ایک لیڈر چاہتا ہے۔ اگر وہ ایک لیڈر نہ ہو گا تو کیا ملک نہیں چلے گا؟ مینگل صاحب نے اسی لیڈر کے بارے میں کہا کہ کہیں وہ سعودی عرب نہ بھاگ جائیں۔ کیا یہ بات بھی شامل کی گئی ہے؟ میں سمجھتی ہوں کہ یکجہتی کے تقاضے کے تحت یہ ضروری ہے کہ تمام جماعتوں کی طرف سے مشترکہ طور پر ایک قرار داد لائی جائے۔ آج ضروری ہے کہ ملک کی یکجہتی کی خاطر ایسے معاملات میں سب اکٹھے ہو کر چلیں۔ بہت شکریہ

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا اس لئے اب مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میاں صاحب نے اس قرار داد کو oppose نہیں کیا اس لئے وہ اس پر بات نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے oppose نہیں کیا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! معزز ممبران نے یکجہتی کی باتیں کی ہیں، سیاسی استحکام کی بات کی ہے لیکن دس سال سے کسی سیاسی لیڈر کو بلوچستان جانے کی توفیق نہیں ہوئی آج اگر میاں محمد نواز شریف وہاں پر تشریف لے گئے ہیں اور بلوچستان کے حقوق کی بات کر رہے ہیں تو آج ان کو بھی credit لینا یاد آ گیا ہے۔ میاں صاحب کے جانے کے بعد آج ان کو یہ یاد آ گیا ہے کہ ہم نے بھی بلوچستان کے استحکام کی بات کرنی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میاں نصیر صاحب نے اس قرارداد کو oppose نہیں کیا اس لئے یہ بات نہیں کر سکتے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحبہ آپ بھی تشریف رکھیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ لوگ ان کی support کرتے رہے جنہوں نے یہ کہا کہ ہم بلوچوں کو وہاں سے ماریں گے کہ ان کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ آج یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے بچوں کو نوکری دینے کی بات کرتے ہیں۔ آج اگر میاں محمد نواز شریف صاحب نے یہ اقدام اٹھایا ہے تو یہ credit پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اس کی قیادت کا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں کیونکہ House میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، سوہنا صاحب!

قرارداد

(۔۔۔جاری)

بلوچستان میں ہونے والے ظلم کا ازالہ اور اس کے حقوق کے لئے ٹھوس اور عملی اقدامات کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! جن محترمہ نے کورم point out کیا تھا میں نے اُن سے گزارش کی ہے وہ کہہ رہی ہیں کہ میرا کورم point out کرنے کا مقصد یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ معزز ممبران ایوان میں موجود ہوں اور زیادہ سے زیادہ معزز ممبران اس قرارداد کی تائید کریں لیکن میں آپ سے کہتا ہوں کہ ہم اس قرارداد کو اور زیادہ بامقصد، بامعنی اور مؤثر بنانا چاہتے ہیں اس لئے اس قرارداد

کے اندر vision کی جو کمی رہ گئی ہے اُس کو زیادہ rich کرنے کے لئے اور زیادہ بامعنی بنانے کے لئے اس کو دوبارہ consider کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس بارے میں عرض کروں گا کہ میرے معزز دوستوں کو جس بات کا گلہ ہو رہا ہے اُس بات کا تو پورے فسانہ میں ذکر ہی نہیں ہے۔ یہ ایک specific event ہوا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد نواز شریف صاحب کراچی تشریف لے گئے اور انہوں نے وہاں پر سردار عطاء اللہ مینگل صاحب کے گھر جا کر اُن سے وفاق پاکستان سے متعلق اور بلوچستان سے ہونے والے ظلم اور زیادتیوں سے متعلق بات کی، اس بات کا اعتراف کیا اور اُن سے گزارش کی کہ وہ بلوچستان کے حقوق کے لئے اور بلوچستان میں ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کے ازالے کے لئے تعاون کریں۔ سردار عطاء اللہ مینگل صاحب نے اس پر مثبت جواب دیا جبکہ اس سے پہلے اُن کے جذبات کے بارے میں سارے ملک کو پتا ہے۔ اس ایک event اور اُن کے اس good gesture کو جو انہوں نے میاں محمد نواز شریف کے ساتھ ملاقات کے دوران دیا اُس کو appreciate کرنے کے لئے یہ قرارداد ہے۔ باقی میرے بھائی بلوچستان کے حقوق سے متعلق متفقہ قرارداد جب لانا چاہیں تو میں حاضر ہوں اُسے لایا جا سکتا ہے اس لئے میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ دوستوں نے کورم point out کر کے بھی اس کو delay کرنے کی اپنی سعی کر لی ہے اس لئے مہربانی کریں اور آپ question put کریں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں آخری دفعہ لاء منسٹر صاحب کو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک واقعہ کو انہوں نے specific کہا ہے، ایک واقعہ جس میں محترم میاں محمد نواز شریف صاحب پاس کھڑے تھے اور جناب سردار عطاء اللہ مینگل صاحب نے جو کچھ کہا وہ ساری اخبارات میں آیا اور چینلز پر دیکھا گیا۔ انہوں نے جس طریقے سے فوجیوں کے بارے میں الفاظ کہے کہ وہ بچوں کو اٹھا لیتے ہیں اور کس طرح مسخ شدہ لاشیں آتی ہیں۔ انہوں نے جو threat دیا کہ اب ہم آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتے اور یہ میرے بس میں نہیں رہا۔ اس چیز کو pride کے طور پر لینے کی کیا ضرورت ہے۔ میاں محمد نواز شریف صاحب ایک قومی لیڈر ہیں اور ایسے فقرے میڈیا میں flash ہو چکے ہیں۔ وہ آرمی اور فیڈریشن کو in between the lines threats دیئے گئے۔ ان threats کو آپ pride کے طور پر قرارداد بنا

کر کیوں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بلوچستان کے حقوق کے لئے اپنی جان دینے کے لئے بھی حاضر ہیں لیکن یہ پڑھیں اور دیکھیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سنی جائے۔ Order please, order جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ فقرے جو وہاں پر ہمارے قومی لیڈر کو کھڑا کر کے کہے گئے ان کو source of pride نہ بنایا جائے۔ وہ پاکستان کی شہ رگ کے اوپر ایک قاتل والے فقرے تھے۔ خدا کے واسطے آج جہاں آرمی کو target کیا جاتا ہے وہاں اس جگہ پر میاں محمد نواز شریف کو event of pride نہ بنائیں باقی بلوچستان کے حقوق کے لئے آپ جو بھی قرارداد لے کر آتے ہیں ہم ساتھ ہیں۔ ہم نے اس قرارداد کو oppose نہیں کیا بلکہ ہم نے اپنی تجاویز دی ہیں۔ میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ ہم نے کہا ہے کہ ہم اب تجاویز دیتے ہیں کہ آپ ان چیزوں کی حوصلہ افزائی نہ کریں جن سے قومی یکجہتی کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہی ہمارا کہنا ہے۔

جناب سپیکر: ان کو جو بہتر لگا وہ انہوں نے کر دیا اور جو آپ کو بہتر لگے وہ آپ کریں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس نمائندہ ایوان کی رائے ہے کہ وطن عزیز کو درپیش مسائل کے حل کے لئے تمام صوبوں کو ان کے جائز حقوق دینے کا وقت آ گیا ہے۔ یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے اس بیان کو سراہتا ہے کہ بلوچستان کے ساتھ ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کا ازالہ کرنا ہوگا اور بلوچستان کا مقدمہ اب مسلم لیگ (ن) لڑے گی۔ بلوچستان کے ساتھ زیادتیاں کرنے والوں کا محاسبہ ضروری ہے۔ بلوچ رہنما نواب محمد اکبر خان بگٹی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے زخموں پر مرہم رکھا جا سکے۔

یہ ایوان بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل کے اس بیان کا خیر مقدم کرتا ہے کہ اگر بلوچستان کے ساتھ ماضی میں ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ کر دیا جائے تو وہ قومی دھارے میں شرکت کے لئے بات چیت کو تیار ہیں۔ بزرگ بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد اور صدر میاں محمد نواز شریف پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اگر میاں محمد نواز شریف بلوچستان

کے عوام کو حقوق دلانے کے لئے آگے آئیں تو ان کی خدمات اور تعاون بھی حاضر ہے۔ یہ ایوان اس بیان کو نہ صرف سراہتا ہے بلکہ اسے وفاق پاکستان کی مضبوطی کے لئے ایک روشن امید تصور کرتا ہے۔

اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ بلوچستان کے حقوق کے لئے فوری طور پر ٹھوس اور عملی اقدامات کئے جانے بہت ضروری ہیں تاکہ بلوچ عوام کی محرومیوں کو دور کیا جاسکے اور انھیں قومی دھارے میں شامل کیا جاسکے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "قدم بڑھاؤ نواز شریف ہم تمھارے ساتھ ہیں" کی نعرہ بازی)

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور صاحب!

وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالغفور خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف صاحب کا یہ بہت important visit تھا۔ میں اپنے قائد اور لیڈر کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں جو پاکستان کو محفوظ کرنے کے لئے آج بات کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سرکاری بزنس سے زیادہ important یہ بات کرنا ضروری ہے۔

امید ابھی کچھ باقی ہے
اک بستی بسنے والی ہے
جس بستی میں کوئی ظلم نہ ہو
جہاں رنگ اور نور برستے ہوں
سارے ہستے بستے ہوں
کاش وہ بستی تیری ہو
کاش وہ بستی میری ہو
کانے اُتے ٹنگے رہ گئے میرے ہار
لوکی اکھر وچ کے ٹُر گئے نیں

میرے شہر دا وی رتی مل پیا نئی
لوکی پُومیاں دے اِی کھکھروتیچ کے ٹُر گئے نیں

جناب سپیکر! آج میاں محمد نواز شریف کا جو stand ہے۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ گولی ہر چیز کا حل نہیں ہوتی۔ اِس ملک کے اندر کبھی بلوچستان پر فوج کشی کی گئی، کبھی اسی ملک کے نام نہاد ڈکٹیٹر نے یہ کہا کہ میں تمھیں وہاں سے hit کروں گا کہ تمھیں سمجھ بھی نہیں آئے گی، کبھی بلوچستان کے لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے، کبھی بگٹی کو قتل کیا جاتا ہے اور کبھی اس ملک کو توڑنے کی سازش کی جاتی ہے۔ جن لوگوں نے اس ملک اور قوم کی رُوح پر گہرے زخم لگائے ہیں اُن کی وجہ سے بلوچستان کے مینگل صاحب یا دوسرے لوگ آج اُن کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آج اس ملک میں صرف ایک ہی لیڈر ہے جس نے اس ملک کو اٹامک پاکستان بنایا جس نے بلوچستان کے ساحل پر گوادر بندرگاہ بنائی اور جس نے ایئرپورٹ اور موٹروے بنائی۔ آج پاکستانی قوم اسی میاں محمد نواز شریف کی بات سننا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: نہیں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

Now, the Minister for Law to lay the Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2010.

محتسب اعلیٰ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I lay the Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2010.

MR SPEAKER: The Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2010 has been laid.

ہنگامی قانون

(جو پیش ہوا)

MR SPEAKER: Now we start the Bank of Punjab (Amendment) Ordinance 2011 (II of 2011). Minister for Law to lay the Bank of Punjab (Amendment) Ordinance 2011.

ہنگامی قانون (ترمیم) بنک آف پنجاب مجریہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I lay the Bank of Punjab (Amendment) Ordinance 2011.

MR SPEAKER: The Bank of Punjab (Amendment) Ordinance 2011 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Finance with the direction to submit its report up to 31st January 2012.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, the Minister for Law to introduce the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 54 of 2011).

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce:-

> "The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011."

MR SPEAKER: The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering for report up to the 31st January 2012.

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ مصدرہ 2011

MR SPEAKER: Now, we take up resumption of Clause by Clause consideration (from Clause 6) of the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 21 of 2011). Consideration on the Bill up to Clause 5 was completed on 15th December 2011.

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011 be passed. "

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 35 of 2011) Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت ہنگامی قانون (تنسیخ) مجریہ 1963 مغربی پاکستان بس سٹینڈ اور ٹریفک کنٹرول (گوجرانوالہ) مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 35 of 2011)"

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 35 of 2011) Bill 2011"

None opposed it.

The motion moved and the question is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 35 of 2011) Bill 2011"

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Now, the first reading starts. Now Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill:

Minister for Law!

ہنگامی قانون (تنسیخ) مجریہ 1963 مغربی پاکستان بس سٹینڈ اور ٹریفک کنٹرول (گوجرانوالہ) مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 35 of 2011), as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 35 of 2011), as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 35 of 2011), as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 34 of 2011) Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت ہنگامی قانون (تنسیخ) مجریہ 1963 مغربی پاکستان بس سٹینڈ اور ٹریفک کنٹرول (لاہور) مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 34 of 2011)"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the West Pakistan Bus

Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 34 of 2011)"

None opposed it.

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011 (Bill No. 34 of 2011)

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the first reading starts. Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

ہنگامی قانون(تنسیخ) مجریہ 1963 مغربی پاکستان بس سٹینڈ اور ٹریفک کنٹرول(لاہور) مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011, be passed."

> The motion moved and the question is:

> "That the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) Ordinance, 1963 (Repeal) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011. Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011. (Bill No. 23 of 2011)"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011. (Bill No. 23 of 2011)"

None opposed it.

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011. (Bill No. 23 of 2011)

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 23 of 2011), as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 23 of 2011), as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 23 of 2011), as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Hindu Inheritance (Removal and Disabilities) (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011.(Bill No. 24 of 2011) Minister for Law!

قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ(2)225کے تحت مسودہ قانون(دوسری ترمیم)ہندو قانون وراثت مصدرہ2011کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011. (Bill No. 24 of 2011)"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011 (Bill No. 24 of 2011)."

The motion moved and the question is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011. (Bill No. 24 of 2011) "

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is:

> "That the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

|"That the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was unanimously carried)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 32 of 2011). Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت
مسودہ قانون (ترمیم) روڈ ٹرانسپورٹ ورکرز مصدرہ 2011 کے
تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997, for continuance of the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011. (Bill No. 32 of 2011)"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011. (Bill No. 32 of 2011)"

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 32 of 2011)."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) روڈ ٹرانسپورٹ ورکرز مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once.(Bill No. 32 of 2011)."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on

Labour and Human Resources, be taken into consideration at once. (Bill No. 32 of 2011)."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once. (Bill No. 32 of 2011).""

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Road Transport Workers (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Factories (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 30 of 2011). Minister for law!

قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) کارخانہ جات مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Factories (Amendment) Bill 2011. (Bill No. 30 of 2011)"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Factories (Amendment) Bill 2011. (Bill No. 30 of 2011)"

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997, for continuance of the Factories (Amendment) Bill 2011. (Bill No. 30 of 2011)"

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) کارخانہ جات مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Factories (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Lt Col(Retd) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr Shahan Malik, Rana Munawar Hussain, Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shah Jahan Khan, Mr Qasim Zia, Dr. Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mrs Neelam Jabbar Chaudhary, Mr Qaiser Iqbal Sindhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Tariq Mehmood Sahi, Mr Asif Bashir Bhagat, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Tariq Mehmood Alloana, Mr Shah Jahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad Ali Mayo, Mrs Rubina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr Ahmed

Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Mr Shahzad Saeed Cheema, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Langriyal, Sardar Attar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Ch Ehsan-Ul-Haq Ahsan Nolatia, Mr Iftikhar Ali Khitran, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col(Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam, Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javed Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Syed Abdul Qadir Gillani, Mrs Nargis Faiz Malik, Ms Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Mrs Sajida Mir, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Dr Amna Buttar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Miss Samina Naveed(Advocate), Mr Pervez Rafique and Mr Tahir Naveed. Any mover may move it.

CHAUDHARY EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I move:

> "That Clause 11 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources in proposed section 61 of the Principal Act for the word thirty occurring in line 6 the word "fifty" be substituted and the word "forty" occurring in line 9 the word "hundred" be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That Clause 11 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources in proposed section 61 of the Principal Act for the word thirty occurring in line 6 the word "fifty" be substituted and the word "forty" occurring in line 9 the word "hundred" be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! باقی چیزیں تو وہی ہیں جو 18th amendment کے تحت صوبوں کو اختیارات ملے ہیں۔اس کو تو ہم oppose نہیں کرتے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ فیکٹریز ایکٹ کے اندر یہ جو penalties ہیں جو اس ایکٹ کی مخالفت کرتے ہیں ان پر جرمانے کی ایک شرح جو پہلے مقرر کی گئی تھی تو اس میں انہوں نے پہلا جرمانہ 5 سو رکھا تھا۔ حکومت نے کہا ہے کہ اس کو اب 30 ہزار کر دیا جائے۔ میری اس میں ترمیم ہے کہ 30 ہزار کی بجائے 50 ہزار روپے کر دیا جائے۔ اسی کے اندر جو دوسری penalty ہے وہ 10 ہزار روپے سے بڑھا کر غالباً گورنمنٹ نے 40 ہزار کی ہے میری گزارش یہ ہے کہ اسے ایک لاکھ روپیہ کر دیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس مسئلے پر سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی کافی بحث و تمحیص ہوئی ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے بھی اس پر کافی غور و خوض کیا ہے اس کے بعد یہی مناسب سمجھا گیا ہے کہ یہ جو اضافہ ہے اس سے حالات کو کنٹرول کرنے میں آسانی ہو گی اور بہتری ہو گی۔ دوسرا یہ first time پر نہیں بلکہ third time پر اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That Clause 11 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources in proposed section 61 of the Principal Act for the word thirty occurring in line 6 the word "fifty" be substituted and the word "forty" occurring in line 9 the word "hundred" be substituted."

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 15 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration since there is no amendment in it, the question is:

"That the long title of the Bill do stand part of Bill.|"

(The motion was carried.)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Factories (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011. Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah): Sir, I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for continuance of the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997 for continuance of the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011."

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! 18th Amendment کے بعد مرکز سے اختیارات صوبوں کو منتقل ہوئے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر minimum wages پر کوئی کام کرنا بھی تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اس کی technicalities کو دیکھیں۔ اس کی continuance کے لئے motion move ہوئی ہے۔ آپ صرف اس کی continuity پر بات کر سکتے ہیں اور کسی چیز پر آپ نے ترمیم دی ہوئی ہے۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میں یہ کہنے والا ہوں کہ Minimum Wages Bill اگر حکومت لائی تھی تو چاہئے یہ تھا کہ صرف پاکستان کی جگہ پر پنجاب کے نام کی تبدیلی کے علاوہ، اس میں ہزاروں لاکھوں فیکٹری مزدور جو ہیں یا جو کسان مزدور ہیں ان کے بھی روزگار کا مسئلہ تھا اس لئے چاہئے یہ تھا کہ اس میں تفصیل کے ساتھ دیگر معاملات جن میں جو حقوق ان کو نہیں ملتے ان پر بھی کام کر لیا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ ماشاءاللہ بڑے law knowing ہیں یہ صرف continuance کے لئے ہے۔ اس motion کی continuity پر کوئی اعتراض ہے تو Then you can oppose. otherwise یہ والی بات تو آپ کی amendment کے اندر آتی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! amendment تو جب Clause by Clause آئے گی تو اس پر میں بات کروں گا۔ اب میں بات یہ کر رہا ہوں کہ اگر حکومت نے یہ بل لانا تھا تو اس میں صرف ایک یا دو ترامیم کر دینے سے کیا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ جب حکومت Minimum Wages Bill کے اندر amendment لانا چاہتی تھی تو اس کو چاہئے یہ تھا کہ Minimum Wages صرف فیکٹریوں کے ہی نہیں ہوتے اس میں کسان مزدور بھی ہوتے ہیں، لائیوسٹاک مزدور بھی ہوتے ہیں اس کے علاوہ ریلوے سٹیشن پر جو لوگ کام کرتے ہیں ان کے حقوق بھی

ہوتے ہیں۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ وزیر قانون کو بل لانے سے پہلے اس کو ایک Select Committee کے ذریعے آراء کو سامنے لے لیتے تو زیادہ بہتر تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے محترم یہ continuity کے لئے ایک motion ہے۔ آپ تو بالکل دوسری بات کر رہے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for continuance of the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is an amendment in it, the amendment is from: Lt.Col.(Retd) Muhammad Shabbir Awan. Raja Tariq Kiani, Mr Shahan Malik, Rana Munawar Hussain, Major(Retd)Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shah Jahan Khan, Mr Qasim Zia, Dr Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mrs Neelam Jabbar Chaudhary, Mr Qaiser Iqbal Sindhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Tariq Mehmood Sahi, Mr Asif Bashir Bhagat, Major(Retd)Zulfiqar Ali Gondal, Mr Tariq Mehmood Alloana, Mr Shah Jahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad Ali Mayo, Mrs Rubina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Mr Shahzad Saeed Cheema, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Langriyal, Sardar Attar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Ch Ehsan-Ul-Haq Ahsan Nolatia, Mr Iftikhar Ali Khitran, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col.(Retd)Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam, Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javed Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Syed Abdul Qadir Gillani, Mrs Nargis Faiz Malik, Ms Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Mrs Sajida Mir, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Dr

Amna Buttar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Miss Samina Naveed(advocate), Mr Pervez Rafique and Mr Tahir Naveed. Any mover may move it.

MAKHDOOM MUHAMMAD IRTAZA: I move:

> "That in Clause 7 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, in section 9, in the proposed new sub-section (4) of the Principal Ordinance, for the word "twenty", occurring in line 4, the word "fifty" be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 7 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, in section 9, in the proposed new sub-section (4) of the Principal Ordinance, for the word "twenty", occurring in line 4, the word "fifty" be substituted."

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو second time جرمانہ ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اسے oppose کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اسے accept کرتا ہوں چونکہ انہوں نے second time میں propose کیا ہے کہ بیس کی جگہ پچاس ہزار کر دیا جائے تو ٹھیک ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 7 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, in section 9, in the proposed new sub-section (4) of the Principal Ordinance, for the word "twenty", occurring in line 4, the word "fifty" be substituted.

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011 as recommended with an amendment be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is

"That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011 as recommended with an amendment be passed."

The motion moved and the question is

"That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011 as recommended with an amendment be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Injured Persons (Medical Aid)(Amendment) Bill 2011 (Bill No.12 of 2011). Minister for Law!

قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ (2)225کے تحت مسودہ قانون (ترمیم)(طبی امداد) زخمی اشخاص مصدرہ 2011کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997, for continuance of the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011)".

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011)."

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011)."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) (طبی امداد) زخمی اشخاص مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move

"That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is

"That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011. Minister for Law!

قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) مختار نامہ مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

“That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیرغورلایاگیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) مختار نامہ مصدرہ2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 as recommended by the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 as recommended by the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 as recommended by the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:
"That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!آج 20 Bills legislation کے لئے ایجنڈے پر تھے ان میں سے دس Bills کو ہم نے legislate کر لیا ہے۔اب میری خواہش ہے کہ rest of the business کو آپ کل تک کے لئے adjourn کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے اگر آپ باقی business take up کرنا چاہتے ہیں تو کر لیتے ہیں کیونکہ House میں کورم بھی موجود ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!اگر کورم موجود نہ ہوتا تو حزب اختلاف کی طرف سے اب تک دس مرتبہ point out ہو چکا ہوتا۔کورم موجود ہے لیکن یہ دو دن کا ایجنڈا تھا اس میں سے دس Bills آج legislate ہو گئے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ باقی دس Bills کل ہو جائیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!میں وزیر قانون کی بات کو verify کرنے کے لئے کورم کی نشاندہی کرتی ہوں کہ اس وقت ایوان میں کورم نہیں ہے۔وزیر قانون نے کہا ہے کہ ایوان میں کورم موجود ہے جبکہ کورم نہیں ہے۔اس کے باوجود اگر وزیر قانون چاہیں تو یہ legislation continue کر سکتے ہیں کیونکہ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ وزیر قانون نے already کل کا کہہ دیا ہوا ہے۔چونکہ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 22۔دسمبر2011 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔